ماہنامہ

اخبارِ احمدیہ

مغربی جرمنی

نومبر دسمبر ۸۹ء

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام

میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو

خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو

* خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ
* خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو (ازالہ اوہام)
* نیک عملی اور راستبازی اور تقویٰ میں آگے قدم رکھو۔ خدا ان کو جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا۔ (راز حقیقت)
* میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو (ملفوظات جلد دوم)
* نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو، خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست قبول کر لو تاکہ بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ (لیکچر سیالکوٹ)
* آپس میں اخوت اور محبت کرو، درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو (ملفوظات جلد اوّل)
* دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعا سے، اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے، اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ)

ایک مثبت کاوش

یوں تو ہر کام کا اپنا ایک انداز ہوتا ہے مگر الٰہی جماعتوں کے کام خواہ وہ عبادات سے متعلق ہوں، یا دنیا داری سے اپنا ایک خاص انداز رکھتے ہیں۔ ہم یہاں جس انداز کی بات کرنے چلے ہیں وہ ہے جماعت احمدیہ فرینکفرٹ کے ایک حلقہ کی طرف سے منعقد کردہ سیمینار جس کا عنوان تھا "ہمارے بچے اور ان کا مستقبل"۔ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء کو احمدیہ سینٹر بونامیس میں منعقد ہونے والے اس سیمینار میں حلقہ کے احباب کے علاوہ جماعت کے بعض عہدیداروں کو بھی مدعو کیا گیا تھا تاکہ اس بات پر غور و خوض کیا جائے کہ کس طرح ہم اس معاشرہ میں رہتے ہوئے اپنے بچوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تعلیم و تربیت کر سکتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کیسے اس یورپی معاشرہ کے بداثرات سے اپنے بچوں کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ اس سیمینار کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ نشست اوّل میں ARBEITS-AMT- BERUFBERATER کی طرف سے دو نمائندگان کو مدعو کیا ہوا تھا جنہوں نے احباب کو جرمنی میں نظام تعلیم اور بچوں کو مختلف پیشوں کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ جرمن نمائندگان نے تفصیل سے روشنی ڈالی کہ کس طرح بچہ پرائمری سے ہائی سکول اور پھر کالج میں تعلیم حاصل کر سکتا ہے اور کیسے کوئی پیشہ سیکھ سکتا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے کتنی مدت درکار ہوتی ہے۔

سیمینار کی دوسری نشست نماز عصر کے وقفہ کے بعد دوبارہ شروع ہوئی اس میں بعض صاحب علم اور تجربہ کار احباب کو مختلف عناوین کے تحت مقالہ پڑھنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ مقالہ جات کا مرکزی نقطہ یہی تھا کہ ہمارے بچوں کا مستقبل نیز یہ کہ ہماری بچیاں کیسے اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتی ہیں، اور اگر انہیں بفرض محال نوکریاں کرنی پڑیں تو کون کون سی نوکریاں وہ اسلامی پردے میں رہتے ہوئے کر سکتی ہیں۔

ان صاحبان اور سامعین کے درمیان بعض اہم پہلوؤں پر گفت و شنید بھی ہوئی اور بعض ایسے سوالات بھی سامنے آئے جن کا والدین کے لئے بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں جاننا فائدے سے خالی نہ تھا۔

اس سیمینار کو وقت کی کمی کی وجہ سے ختم کرنا پڑا، ہمیں امید ہے کہ ایسے نہایت دلچسپ سیمینار آئندہ بھی منعقد ہوتے رہیں گے بلکہ ہماری تو خواہش ہے کہ دیگر جماعتیں بھی اپنے ہاں ایسی نشستوں کا اہتمام کیا کریں جس میں نہ صرف احباب بلکہ خواتین کو بھی مدعو کیا جائے۔

اس سِٹنگ کے بارہ میں اگر غور کیا جائے تو یہ وہی نشست ہے جسے مرکز نے یوم والدین کا نام دیا ہے اور اس دن کو منانے کے لئے باقاعدہ مرکزی ہدایات موجود ہیں۔ ہم اپنی تلخ نوائی پر معذرت خواہ ہیں کہ یہاں اوّل تو ہماری تنظیموں نے اسے بھلایا ہوا ہے لیکن اگر کبھی کبھار یہ دن منایا بھی جاتا ہے تو والدین کی دلچسپی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ایسے علمی مباحث میں ایسے نازک مسائل کو موضوع بحث بنا لینا کسی طور پر بھی موزوں نہیں جن پر خلفاء کے واضح ارشادات موجود ہوں کیونکہ طے شدہ امور پر کئی آراء کا پیدا ہو جانا کسی طرح بھی سُود مند نہیں، بہرکیف کہنے کا مطلب تو یہی ہے کہ قومیں وہی زندہ رہا کرتی ہیں جو اپنی نسلوں کی حفاظت کرنا جانتی ہوں اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کر سکتی ہوں۔ بچے ایک قیمتی سرمایہ ہیں اور اس سرمایہ کی ذمہ داری سب سے زیادہ والدین پر عائد ہوتی ہے اور اس لحاظ سے یہ (سیمینار) ایک مثبت کاوش ہے۔ تربیت اولاد سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی (باقی ص۱۸)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماھنامہ

اخبارِ احمدیہ

مغربی جرمنی

نبوت، فتح ۱۳۶۸ ھش

نومبر، دسمبر ۱۹۸۹ء

نگران : عطاءاللہ کلیم

ایڈیٹر : مغفور احمد

کتابت : وسیم احمد

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

● ملفوظات
● تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ۲
● سیرت حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ۶
● خطبہ جمعہ ۸
● حیاتِ طیبہ ۱۳
● بیویوں سے حسن سلوک ۱۷
● چند مذہبی اعتقادات ۱۹
● ایک احمدی کا موٹو ۲۱
● یہ درد رہے گا بن کے دوا ۲۳
● ایٹمی توانائی اور انسان کا مستقبل ۲۴
● قابلِ قدر و قابلِ تقلید ۲۵
● ویانا میں تبلیغ اسلام ۲۷
● کھیلوں کے مقابلہ جات — ایک رپورٹ ۳۳
● خدام الاحمدیہ کا صفحہ ۳۶
● اطفال الاحمدیہ کا صفحہ ۳۷

چوٹی کے عالم دین" سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ
اور
مفتیٔ سلسلہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب انتقال فرما گئے

نہایت غم و افسوس کے ساتھ احباب جماعت تک یہ اطلاع پہنچائی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی بے لوث خادم، چوٹی کے عالم دین گذشتہ ۴۲ سال سے مفتیٔ سلسلہ کے وقیع عہدے پر فائز، سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو کینیڈا کے شہر ایڈمنٹن میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی عمر ۷۵ برس تھی، ان کا جسد خاکی مورخہ ۲ نومبر کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کر دیا گیا۔ حضرت ملک صاحب جماعت احمدیہ میں علم و دانش کا ایک باب تھے۔ ان کے شاگردوں کی بڑی وسیع تعداد جماعت احمدیہ کے مخلص مربیان کی صف میں شامل ہو کر خدمات دین بجا لا رہی ہے۔ حضرت ملک صاحب نہایت بے نفس، خاموش طبع، سادہ مزاج، درویش صفت بزرگ تھے۔ نہایت متقی، دیندار اور اپنے شاگردوں میں بے حد مقبول تھے، جماعت احمدیہ کے علم کلام پر بہت گہری نظر تھی۔ آپ نے سینکڑوں فتاویٰ حضرت امام جماعت احمدیہ کی منظوری سے جاری کئے اور پیچیدہ اور اہم دینی مسائل پر اپنی آراء کا اظہار کیا۔ حضرت ملک صاحب کی یہ ایک ایسی بے نظیر اور تاریخی خدمت ہے جس کا اعتراف ہمیشہ کیا جاتا رہے گا۔ (روزنامہ "الفضل")

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان

بیرونِ پاکستان جماعتوں میں مغربی جرمنی کی جماعت اوّل قرار دی گئی

خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۸۹ء ۔ بمقام مسجد فضل لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

جب مخالفتوں کا آغاز ہوا تھا پاکستان میں تو ۱۹۸۴ء میں میں نے ایک خطبے میں یہ ذکر کیا تھا کہ یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آرہے اور دن بدن فتنوں میں بڑھتے چلے جارہے ہیں اور کوشش یہ ہے کہ جماعت کو ہر لحاظ سے نیست و نابود کردیں، مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خوشخبریاں مل رہی ہیں اور قرآن کریم کے مطالعہ سے جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کثرت کے ساتھ جماعت پر اپنے فضلوں کی بارشیں برسائے گا اور ساتھ میں نے اس زمانہ میں یہ مثال دی تھی کہ کبھی چھتریوں سے بھی بارشوں کے پانی روکے جاسکتے ہیں، کبھی چھتوں کے ذریعے بھی بارشوں کے اثرات سے زمین کو محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ کتنے سائبان تان لوگے جب خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں برسے گی تو لازماً برسے گی اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔ چنانچہ وہاں انہوں نے اپنی طرف سے بہت سائبان بنائے۔ سارے ملک میں احمدیوں کو اس فضلوں کی بارش سے محروم رکھنے کی کوشش کی لیکن جماعت گواہ ہے کہ فضل کئی کئی طریق سے نازل ہوتے رہے اور ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اور اتنا غیر معمولی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت کے اخلاص کو بڑھایا اس کے ایمان کو بڑھایا، اس کے نیک اعمال کی طاقت کو بڑھایا، اس کی وفا کو ثبات قدم عطا فرمایا اور نئے حوصلے دیئے اور ایک ایسی عظیم مذہب کی تاریخ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کی قربانیاں ہمیشہ قیامت تک کے لئے قربانیوں کے آسمان پر روشن ستاروں کی طرح چمکتی رہیں گی۔ فرمایا :

اے خدا تو نے جماعت احمدیہ کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا ہے اور کتنی عظیم الشان فتوحات کے آغاز فرما دیئے ہیں۔ ابھی تو دروازے کھلے ہیں ابھی تو نئے ایوان ہمارے سامنے آرہے ہیں، ابھی تو اگلی صدی میں نئے ترقی کے رستوں پر چل کر ہم نے بہت سی فتوحات حاصل کرنی ہیں اور اب صدیوں کے حساب سے نہیں سالوں کے لحاظ سے سفر طے ہونے والے ہیں، ایسے سفر سالوں میں طے ہوں گے جو قومیں صدیوں میں طے کرتی ہیں۔ اس لئے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی طرف سے جو بھی خوشخبری ملتی ہے وہ ضرور پوری ہو کر رہتی ہے۔ کوئی بھی دنیا کی طاقت اس کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔ اور یہ خوشخبریاں پاکستان کے حق میں بھی ضرور جماعتِ احمدیہ پوری ہوتی دیکھے گی۔ اور جو چاہے دنیا زور لگالے خدا کی اس تقدیر کو نہیں بدل سکتے نہیں بدل سکتے ہرگز نہیں بدل سکتے۔ جہاں تک پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی بارہا بیان کیا ہے ہر پہلو سے ہر مشکل دور میں ہمیشہ قدم آگے بڑھایا ہے ایک بھی سال ایسا نہیں آیا جس کے متعلق ہم کہہ سکیں کہ کسی شق کے لحاظ سے پاکستان کی جماعت نے مالی قربانی میں پیچھے قدم اٹھایا ہو یا اس کے قدم رک گئے ہوں۔ بلکہ ترقی کی رفتار بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ بڑھتی چلی گئی ہے۔ تحریکِ جدید کے نقطۂ نگاہ سے بھی خدا کے فضل سے اب تک پاکستان دنیا بھر میں قربانی کے میدان میں صف اول میں ہے، صف اول میں پہلا ہے، جہاں تک تعداد کا تعلق ہے یعنی چندہ دہندگان

کی تعداد کے لحاظ سے اس میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں پہلا ہے اور پاکستان کے چندہ دہندگان کی تعداد یہ سال جو گزرا ہے اس میں ۸۰ ہزار ہو چکی تھی اور باقی ساری دنیا میں تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی تعداد ۸۰ ہزار ابھی تک نہیں ہوئی۔ اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ عظیم مشکلات اور ابتلاؤں کے دور میں یہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کی کمر توڑنے کی بجائے اُسے اور مضبوط کر گئے ہیں اور غیر معمولی طور پر خدا کی خاطر قربانی کرنے کا جذبہ جماعت میں پیدا ہو چکا ہے۔ پس اس پہلو سے یہ پاکستان میں جو جماعت احمدیہ کی

قربانیوں کی جو عظیم الشان تاریخ بن رہی ہے

یہ ایک بہت بڑی سعادت ہے اور اسی سعادت کا یہ ایک پھل ہے۔ جو بیرونی دنیا میں بھی ہم کثرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارشیں نازل ہوتے دیکھتے ہیں۔ اب جہاں تک مختلف پہلوؤں سے تحریک جدید کے جائزہ لینے کا تعلق ہے اس کے بیان سے پہلے میں آپ کو مختصراً یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ دورِ اول کا یہ ۵۶ واں سال ہے جو اب شروع ہو رہا ہے یعنی

آج سے ۵۵ سال پہلے

اس تحریک کا حضرت مصلح موعودؓ نے آغاز فرمایا تھا اور اس میں دفترِ اول یعنی پہلے لوگ جو اس میں شامل ہوتے تھے ان کا یہ ۵۶ واں سال گزر رہا ہے یعنی ۵۵ واں سال گذر رہا ہے اور ۵۶ واں چڑھنے والا ہے۔ دفتر دوم جو بعد میں قائم کیا گیا اس کا یہ ۴۶ واں سال ہے اور دفتر سوم کا ۲۵ واں اور دفتر چہارم کا پانچواں سال ہے۔ اس ضمن میں جو اعداد و شمار میں آپ کے سامنے پیش کروں گا اس کے متعلق یہ یاد رکھیں کہ یہ اعداد و شمار ہر لحاظ سے مکمل نہیں ہیں یعنی جو اطلاعات وصولی کی مل چکی ہیں ان کے لحاظ سے درست تو ہیں یعنی ان سے کم تعداد نہیں اور ان سے کم وصولی نہیں لیکن زیادہ کے متعلق ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ بہت سی جماعتیں آخری رپورٹ بھجوانے میں دیر کر دیتی ہیں اور کچھ ان کو یہ بھی عذر ہے کہ ابھی وصولی کے لیے تین ماہ باقی ہیں اس لیے سو فیصدی اطلاع اب تک کیلئے نہیں دی جاسکتی، لیکن جو اطلاع دی جاسکتی ہے اس میں بھی سستی دکھائی جاتی ہے اس وجہ سے اعداد و شمار اپنی آخری قطعی صورت میں آپ کے سامنے پیش نہیں کیے جاسکتے۔ مجموعی طور پر ۸۸-۱۹۸۷ء میں جو وصولی کی اطلاع ہمیں ملی تھی وہ چار لاکھ پچاس ہزار تین سو اکتالیس پاؤنڈ تھی۔ یعنی اس وقت جو گذشتہ سال وصولی کی اطلاع تھی اس کی رو سے ۴۵۰۳۴۱ پاؤنڈ یا اس کے متبادل دوسری کرنسیز میں رقم مل چکی تھی اور ۸۹-۸۸ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ وصولی بڑھ کر سات لاکھ پچاس ہزار آٹھ سو اننانوے ہو چکی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً پچاس فیصد، یا ۴۰ اور ۵۰ فیصد کے درمیان اتنے فیصد خدا تعالیٰ کے فضل سے

تحریکِ جدید میں اضافہ ہوا ہے

اور یہ ایک غیر معمولی اضافہ ہے کیونکہ یہ سال جماعت کے اوپر بہت زیادہ مالی دباؤ کا سال تھا۔ اس سال تمام دنیا میں یہ کوشش کی گئی تھی کہ صد سالہ جوبلی کے وعدے جو بقایا رہ گئے ہیں وہ پورے کیے جائیں اور بہت زور تھا اس طرف، اس ضمن میں وعدوں کے علاوہ بھی دیگر اخراجات اٹھ رہے تھے، بہت سے سفر کرنے پڑے احباب جماعت کو صد سالہ جوبلی کے جشن منانے کے سلسلے میں کاموں کے سلسلے میں۔ بہت سے وقت دینے پڑے اور کئی پہلوؤں سے وقت کی قربانی مالی قربانی بھی بنتی رہی لیکن اس کے باوجود یہ اضافہ بتاتا ہے کہ خدا کے فضل سے اس سال کو خدا تعالیٰ نے تحریک جدید میں بھی ایک سنگِ میل بنا دیا ہے اور غیر معمولی اضافہ بتا رہا ہے کہ انشاء اللہ

آئندہ صدی میں

اسی طرح ہمیشہ غیر معمولی اضافے ہوتے چلے جائیں گے۔ میں نے اضافہ غلطی سے کم بتایا تھا یہ لکھنے والے نے جو اندازہ لکھا ہے انہوں نے یہ لکھا ہے کہ ۶۰ فیصد اضافہ بنتا ہے۔

تعداد چندہ دہندگان کے لحاظ سے پاکستان کو خدا کے فضل سے سب پر فوقیت حاصل ہے اور ۸۰ ہزار چندہ دہندگان کی تعداد ہو چکی ہے انڈونیشیا میں بھی اب تعداد میں اضافے کی طرف رجحان ہے اور آٹھ ہزار چالیس انڈونیشیا کے چندہ دہندگان کی تعداد ہے۔

تیسرے نمبر پر جرمنی آتا ہے

اس میں خدا کے فضل سے تین ہزار دو سو اڑسٹھ افراد شامل ہو چکے ہیں۔ چوتھے نمبر پر برطانیہ ہے جہاں دو ہزار اسی، پانچویں نمبر پر بنگلہ دیش جہاں ایک ہزار سات سو پچھتر اور چھٹے نمبر پر کینیڈا جہاں ایک ہزار پانچ سو پینتیس اور ساتویں نمبر پر ماریشس جہاں نو سو پچیس چندہ دہندگان تحریکِ جدید میں حصہ لے رہے ہیں۔

امریکہ ماریشسس کے بعد پانچ کی تعداد سے پیچھے رہ گیا ہے، یہاں کُل تعداد نو سو بیس ہے لیکن میرا اندازہ ہے کہ یہ فرضی تعداد ہے۔ اسی طرح بنگلہ دیش کی تعداد بھی مجھے فرضی لگتی ہے اور برطانیہ کی تعداد بھی فرضی دکھائی دے رہی ہے۔ فرضی اس لئے کہ گذشتہ سال بھی یہی تعداد دکھائی گئی تھی اور یہ ناممکن ہے کہ بعینہٖ اتنی تعداد میں لوگ حصہ لیں کیونکہ بعض دفعہ گِر جاتی ہے تعداد۔ کچھ لوگ ملک چھوڑ جاتے ہیں اور کچھ وفات پا جاتے ہیں۔ کچھ نئے بچے شامل ہوتے ہیں نئے لوگ شامل ہوتے ہیں، اس لیے کم ہونا تو کسی طرح برداشت کیا جا سکتا ہے مگر بعینہٖ اتنی تعداد صاف ظاہر کرتی ہے کہ یہ ایک فرضی بات ہے۔ جو تحریکِ جدید کا سیکرٹری تھا اس نے گذشتہ تعداد دیکھ کر وہی تعداد دوبارہ لکھ دی ہے، تو یہ جو تعداد ہے امریکہ کی یہ ۹۲۰ بھی فرضی ہے اور بنگلہ دیش کی بھی اور برطانیہ کی بھی۔ فجی ۵۴۲ گیارہویں نمبر پر ہے اور سویڈن ۲۳۸ بارہویں نمبر پر ہے۔

زیادہ سے زیادہ چندہ دینے والے ممالک میں پاکستان خدا کے فضل سے ہمیشہ کی طرح صف اول میں ہے، صفِ اول کا پہلا ہے اور دوسرے نمبر پر اب جرمنی آگے آچکا ہے اور باقی سب

مغربی دنیا کے لئے ایک چیلنج

بنا ہوا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی گذشتہ سال ایک لاکھ چار ہزار چھیاسٹھ پاؤنڈ تھی۔ اور چونکہ جرمنی میں جو نوجوان ہیں ان کی مالی حالت غیر معمولی طور پر اچھی نہیں اور اپنے دوسرے چندوں میں بھی ماشاءاللہ بہت باقاعدہ ہیں اس لئے یہ ایک غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی ہے جرمنی کو جو خاص طور پر اس بات کی مستحق ہے کہ ہم ان کے لئے اور بھی دعائیں کریں۔ برطانیہ تیسرے نمبر پر ہے جہاں اکاسی ہزار دو سو دو وصولی ہوئی ہے اگرچہ ان کا وعدہ اسی ہزار کا تھا لیکن خدا کے فضل سے ایک ہزار دو سو دو زائد دینے کی توفیق ملی۔ امریکہ چوتھے نمبر پر ہے جہاں پینسٹھ ہزار دو سو پچیس پاؤنڈ کے لگ بھگ امریکن ڈالر یعنی کہ متبادل امریکن ڈالر ادا کرنیکی توفیق ملی۔ کینیڈا کو بیالیس ہزار آٹھ سو سولہ پاؤنڈ کے متبادل کینیڈین ڈالر ادا کرنے کی توفیق ملی اور انڈونیشین کو چونتیس ہزار تین سو تین۔ انڈونیشیا بھی خاص طور پر مبارکباد کا مستحق ہے کیونکہ وہاں کی اقتصادی حالت بھی کافی خراب ہے اور لاکھوں روپے کے چند پاؤنڈ بنتے ہیں تو اس لئے انڈونیشیا کی مالی قربانی کا جو معیار ہے وہ قابل تعریف اور اس لائق ہے کہ ان کو بھی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔

اس لحاظ سے کہ فی چندہ دہندہ کتنا چندہ کسی ملک کے تحریک جدید کے مجاہد نے ادا کیا امریکہ نمبر ایک ہے۔ گذشتہ سال ان کی اوسط ۶۴ پاؤنڈ ۵۵ پینس بنتی تھی فی چندہ دہندہ۔ امسال ۱۷ پاؤنڈ اور ۳۳ پینس، لیکن چونکہ ان کی تعداد میں کوئی نمایاں اضافہ نہیں ہوا اس لئے انکی نسبت گری نہیں ہے لیکن ایسے ممالک جنہوں نے تعداد بڑھانے کی کوشش کی ہے اس پہلو سے اگرچہ ان کا چندہ بڑھا ہے لیکن نسبت کم ہو گئی ہے۔ ہالینڈ نمبر دو پر آتا ہے اور اس لحاظ سے تعجب انگیز ہے ۳۲ پاؤنڈ ۸۸ پینس فی چندہ دہندگان ان کی گذشتہ سال کی اوسط تھی۔ امسال ۴۲ پاؤنڈ ۱۰ پینس ہو گئی ہے اور سوئٹزرلینڈ تیسرے نمبر پر ہے گذشتہ سال ۲۷،۸۵ فی چندہ دہندہ اوسط تھی، امسال ۴۲ پاؤنڈ ہے۔ ۱۰ پینس پھر بھی پیچھے رہ گئے ہیں ہالینڈ سے۔

برطانیہ گذشتہ سال ۳۵،۵۷ پاؤنڈ امسال ۳۹،۰۰ پاؤنڈ، لیکن چونکہ یہ تعداد فرضی ہے اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے کہ واقعتہً فی اوسطاً انہوں نے کوئی اضافہ کیا ہے یا نہیں۔ اگر تعداد میں اضافہ ہوا تھا یہ اوسط گر گئی ہوگی۔ آسٹریلیا کی رپورٹ بھی درست نہیں لگتی کیونکہ یہ واحد ملک ہے جہاں امسال پچھلے سال کی نسبت نصف وصولی دکھائی گئی ہے۔ تقریباً پچھلے سال ۳۲ پاؤنڈ ۴۲ پینس کے حساب سے انہوں نے آسٹریلین ڈالر ادا کئے تھے امسال ۱۷ پاؤنڈ ۱۷ پینس کے حساب سے تو یہ ناقابل فہم ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دنیا میں کسی جگہ بھی جماعت احمدیہ آگے قدم بڑھانے کی بجائے گر جائے یا اتنا گر جائے کہ نصف کے قریب پہنچ جائے

یہ ہو ہی نہیں سکتا

اس لئے لازماً اس رپورٹ میں کوئی غلطی ہے۔ مغربی جرمنی فی کس چندہ دہندہ کے لحاظ سے چھٹے نمبر پر ہے۔ پچھلے سال ۳۲ پاؤنڈ ۶۱ پینس تھی اس سال ۳۱ پاؤنڈ ۸۴ پینس فی چندہ دہندہ ان کی قربانی ہے۔ یہ بظاہر چھٹے نمبر پر ہے مگر عملاً یہ خدا کے فضل سے آگے شمار ہونا چاہیئے، کیونکہ جرمنی کے احمدیوں کی فی کس آمد باقی جو ممالک جن کی فہرست میں نے پڑھی ہے ان کے مقابل پر کم ہے اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کو ایک فوقیت نصیب ہوئی ہے اور ایک اور پہلو سے کہ انہوں نے تعداد میں نمایاں اضافہ کیا تھا پچھلے سال سے، تو جب تعداد میں اضافے ہوتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل کر لئے جاتے ہیں اور ان میں فی چندہ دہندہ چندہ زیادہ نہیں بڑھتا لیکن تعداد بڑھتی ہے اور اوسط کم ہو جایا کرتی ہے تو اس کے باوجود اللہ کے فضل سے ان کو ایک خاصی اچھی رقم فی چندہ دہندہ ادا کرنے کی توفیق ملی۔ کینیڈا ساتویں نمبر پر آتا ہے اور یہاں

بھی چونکہ تعداد بڑھانے پر زور دیا گیا تھا۔ اگرچہ چندہ بڑھ گیا ہے لیکن اوسط کم ہو گئی ہے اور ۳۰ پاؤنڈ سے گر کر ۲۷ پاؤنڈ اٹھانوے ہو گئی ہے۔ سوئیڈن آٹھویں نمبر پر ہے ۷۳ء۲۵ سے گر کر ۵۲ء۲۰ پاؤنڈ ہو گئی ہے، امسال تعداد میں کوئی ایسا اضافہ نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے کوئی جواز ہو معلوم ہوتا ہے کہ سیکرٹری تحریک جدید نے کام نہیں کیا۔

ڈنمارک ۲۱ء۲۰ سے بڑھ کر ۹۰ء۲۲۔ یہ نویں نمبر پر ہے اور ناروے ۱۷ء۷۰ تھا امسال ۷۳ء۱۷ ہے لیکن چونکہ تعداد میں اضافہ ہوا ہے اس لیئے یہ قابل فہم ہے اور یقیناً اچھی کوشش ہے پس مجموعی طور پر جو عمومی مقابلہ دیکھا جائے تو

نمبر ایک جرمنی ہے

جس نے گذشتہ سال کے مقابل پر سب سے زیادہ اضافہ دکھایا ہے نمبر دو کینیڈا ہے اور نمبر تین امریکہ ہے۔

آخر پر ایک عمومی تبصرہ اس رپورٹ پر کرنا چاہتا ہوں جس کا تعلق جماعتی نظام سے ہے۔ میرا یہ تجربہ ہے کہ جماعتی نظام کی جو شاخ مستعد ہو اس جماعت میں وہ بہتر نتائج پیدا کر دیتی ہے' ایک اچھا سیکرٹری تحریکِ جدید آجائے تو باقی جماعت کے حالات ویسے ہی رہیں تب بھی وہ تحریک جدید کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ایک اچھا سیکرٹری وقف جدید آئے تو یہی بات وہاں ظاہر ہوتی ہے۔ اگرچہ ہم مقابلہ تو کرتے ہیں لیکن بالعموم میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جماعت پیدا کی ہے یہ زمین کے لحاظ سے ہر جگہ زرخیز ہے۔ دنیا کے کسی کونے میں بھی آپ چلے جائیں وہاں زرخیز جماعت ہی ملے گی۔ اگر پیداوار میں فرق پڑتا ہے تو وہ کسان کی قابلیت اور کام کرنے والے کی قابلیت کا مظہر ہوتا ہے۔

پس یہ بات یاد رکھیں کہ آگے پیچھے دوڑ میں تو کچھ لوگ آگے نکلیں گے کچھ پیچھے رہیں گے لیکن بعض لوگوں کا پیچھے رہ جانا عین ممکن ہے کہ ان کی اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے ہو۔ جماعت کے عمومی اخلاص کی کمی کا مظہر نہ ہو اور مجھے یقین ہے کہ یہ ایسی ہی صورت ہے۔ پ ؤ

(مرتبہ : عبدالرشید بھٹی)

وہ روئے منور دیکھیں گے اب دیر نہیں ہے برسوں کی
جاگے گا مقدر آنکھوں کا بس بات ہے کل یا پرسوں کی

کٹتی ہے رات جُدائی کی اور صبح مِلن کی آتی ہے
اب بیتا سُن لی ہے یارو اس یار نے دید کے ترسوں کی

بے تابی کا یہ عالم ہے ہر آہٹ پر چونک اٹھتا ہوں
جیسے کانوں نے سُن پائی ہو چاپ کسی کے قدموں کی

تاریکیٔ شب چھٹ جائے گی تابانیٔ مہر درخشاں سے
ہر چشم بینا دیکھے گی اک کثرت نور کے جلووں کی

اُس قادر و عادل کے گھر میں کچھ دیر تو ہے اندھیر نہیں
وہ چاہے تو اِک آن میں بن جاتی ہے بگڑی برسوں کی

وہ آئیں تو اُن قدموں میں نذرانہ دل ہم پیش کریں
بس پال رہے ہیں سینے میں یہ ایک تمنا عرصوں کی

ہم اُن کی راہ میں بیٹھے ہیں آنکھوں کو فرش راہ کیئے
بے تاب بہاریں ہیں صادقؔ آنکھوں میں پھولی سرسوں کی

غلام محی الدین صادقؔ، کراچی

همارا بہشت ہمارا خدا ہے، ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں ...... یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے، اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ (کشتی نوحؑ)

سیرت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب - امریکہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفتار کے تیز تھے اس قدر کہ بعض اوقات صحابہؓ کو ساتھ چلتے وقت دقت ہوتی اور پیچھے رہ جانے کا خدشہ ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گفتار کے شگفتہ اور دھیمے تھے اس قدر کہ ہر لفظ کے حروف گنے جا سکتے۔ حضور صلعم کی خواہش ہوتی کہ جو آپؐ فرماتے اسے اچھی طرح سمجھ لیا جائے چونکہ یہی فرمودات قانون کی حیثیت رکھتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو بہت سادہ لیکن پر وقار ہوتی۔ چاہے روئے سخن صرف ایک فرد کی طرف ہوتا یا اجتماع سے خطاب فرماتے۔

۲۔ خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دن ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور ایمان سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

خدا تعالیٰ اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے نبیوں اور آخرت پر یقین واثق رکھنا، نیز یہ کہ نیکیوں اور بدیوں کا جانچنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

اس شخص نے پھر پوچھا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) اسلام سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، رمضان کے روزے رکھنا (استطاعت ہو تو) حج کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ (مسلم بخاری)

۳۔ خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا گیا کہ ایک شخص مشرک تھا، مسلمانوں کو مار ڈالتا تھا اس لئے اسامہؓ بن زید نے تعاقب کیا اور اسے پکڑ لیا تو اس شخص نے فوراً کہا لا الہ الا اللہ لیکن اسامہؓ نے پرواہ نہ کی اور اسے مار ڈالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کو طلب کیا اور فرمایا کہ جب اس شخص نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تھا پھر تو نے اسے کیوں مارا۔ گو وہ قاتل تھا لیکن توبہ کر چکا تھا۔ حضرت اسامہؓ نے کئی بار عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو ڈر کے مارے ایمان ظاہر کر رہا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اور پھر بار بار یہی کہتے چلے گئے کہ تم قیامت کے دن کیا جواب دو گے۔ جب اس کا لا الہ الا اللہ پڑھنا تمہارے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اسامہؓ کہتے ہیں کہ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں آج ہی اسلام لایا ہوتا اور یہ حرکت مجھ سے سرزد نہ ہوتی۔ (مسلم)

۴۔ خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دن ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ میں تین عیب ہیں جھوٹ شراب اور بد اخلاقی۔ میں نے بہت کوشش کی ہے کہ کسی طرح مجھ سے یہ عیب دور ہو جائیں لیکن میں اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکا، حضور کوئی علاج بتائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے ایک عیب چھوڑنے کا وعدہ کرو، باقی دو میں چھڑا دوں گا۔ اس پر اس شخص نے وعدہ کیا تو آپؐ نے فرمایا تم جھوٹ بولنا چھوڑ دو چنانچہ وہ شخص یہ وعدہ کر کے چلا گیا۔

کچھ عرصہ بعد وہ شخص خوش خوش حضور صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا حضور میرے تینوں عیوب ہی چھٹ گئے ہیں اور مجھے ان تینوں گناہوں سے نجات مل گئی ہے۔ حضور نے کیفیت پوچھی تو کہنے لگا ایک دن میرے دل میں معمول کے مطابق شراب پینے کا خیال آیا اور جب شراب پینے کے لئے اٹھا تو خیال آیا کہ دوست پوچھیں گے کیا تم نے شراب پی ہے پہلے تو جھوٹ بول دیا کرتا تھا لیکن اب آپ سے جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ کر لیا تھا تو دوستوں کو بتانا پڑے گا۔ اس پر میں نے کہا کہ شراب نہیں پیتا کچھ دنوں بعد بد اخلاقی کا خیال آیا تو پھر وہی بات کہ دوستوں نے پوچھا کہ بد اخلاقی کی ہے تو بتانا پڑے گا اس لئے میں نے کہا کہ بد اخلاقی نہیں کروں گا اور رفتہ رفتہ یہ خیالات راسخ ہو گئے، چنانچہ حضور سے جھوٹ نہ بولنے کا ایک وعدہ کر کے مجھے دوسرے گناہوں سے بھی نجات مل گئی

۵۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا گو تھے:
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا

کہ اے خدا میرے دل میں اپنا نور بھر دے اور میری آنکھوں میں بھی اپنا نور بھر دے، میرے کانوں میں بھی اپنا نور بھر دے، اور میرے دائیں بھی تیرا نور ہو اور میرے بائیں بھی تیرا نور ہو، اور میرے اوپر بھی تیرا نور ہو اور میرے نیچے بھی تیرا نور ہو، اور میرے آگے بھی تیرا نور ہو اور میرے پیچھے بھی تیرا نور ہو، اے میرے رب میرے سارے وجود کو نور ہی نور بنا دے۔ (بخاری)

۶۔ حضور صلعم کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ میرے ہاتھ چکی پیس پیس کر زخمی ہوگئے ہیں اور خواہش ظاہر کی کہ فتح کے بعد مستحقین میں جو مال تقسیم کرنا ہے آپ اس میں سے کوئی غلام یا لونڈی عطا فرمائیں۔ جو میرا ہاتھ بٹا دیا کرے۔ اس پر آپؐ نے محبت بھرے لہجہ میں فرمایا۔ فاطمہ میری بیٹی میں تمہیں غلام یا لونڈی رکھنے سے زیادہ قیمتی چیز بتاتا ہوں کہ جب سونے لگو تو ۳۳ دفعہ الحمد للہ ۳۳ دفعہ سبحان اللہ اور ۳۴ دفعہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو یہ تمہارے لئے لونڈی یا غلام رکھنے سے بہتر ہوگا۔ (بخاری)

۷۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ چند ساتھیوں کے ساتھ سفر پر جا رہے تھے تو صحرا سے گزرتے ہوئے ایک چرواہے سے سب نے مل کر ایک بھیڑ خرید لی۔ ایک ساتھی کہنے لگا کہ میں اس بھیڑ کو ذبح کروں گا، دوسرے نے کہا کہ میں اس کی کھال اتاروں گا۔ تیسرے نے کہا میں اسے بھون دوں گا اور کھانا تیار کردوں گا۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا میں ادھر ادھر سے لکڑیاں اکٹھی کر کے لاتا ہوں تاکہ آگ جلا سکیں۔ دوسرے ساتھی کہنے لگے کہ نہیں نہیں آپؐ نہ جائیں ہم میں سے ایک یہ کام بھی کرلے گا۔ لیکن حضور صلعم نے فرمایا ایسے نہیں میں یہ کام کروں گا۔ چونکہ اچھا نہیں لگتا کہ آپ سب تو کام کریں اور میں آپ کی اعانت نہ کروں۔

۸۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بے تکلفی سے گفتگو فرماتے۔ سفر پر ہوتے تو ساتھیوں سے رابطہ رکھتے۔ کبھی کسی کے پاس جاتے کبھی کسی کے پاس جاتے، اس سے سب قافلے والے شاد کام رہتے۔ ایک دفعہ اسی طرح قافلے میں ایک ساتھی کے پاس پہنچے اور یونہی پوچھا کہ کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟ اس شخص نے بھی کہہ دیا کہ ہاں اونٹ تو بیچوں گا لیکن مدینہ پہنچ کر اسے حوالے کروں گا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم متبسم ہوتے پوچھا اچھا کیا قیمت لو گے۔ ساتھی بھی یونہی بے تکلفی میں کہنے لگے آپؐ ہی بتائیں آپؐ کس قیمت پر اس اونٹ کو خریدیں گے، حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا دو درہم لو گے۔ ساتھی کہنے لگا کہ اتنی کم قیمت، اس پر حضور نے فرمایا کہ اچھا تین پھر پانچ اور اس طرح قیمت بڑھاتے گئے لیکن وہ شخص مسکراتا رہا اور راضی نہ ہوا۔ آخر ۴۰ درہم پر راضی ہوگیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم قافلے میں آگے کسی اور شخص کے پاس چلے گئے۔ جب قافلہ مدینہ پہنچا تو اس شخص نے اس سارے واقعہ کا ذکر کیا اور اس سارے مذاق کی باتوں کا مزہ لیتا رہا لیکن اس کی بیوی نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سودا کیا ہے اسے مذاق نہ سمجھے اور اپنا اونٹ خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کرئے اس پر وہ شخص رسول اللہ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ حضور نے تبسم فرمایا اور اسے چالیس درہم عطا فرمائے پھر وہ اونٹ تحفتہً اسی شخص کو دے دیا اور وہ شخص چالیس درہم اور اپنے اونٹ کو لے کر خوشی خوشی واپس گھر آگیا۔ وہ اونٹ کافی عرصہ بعد تک زندہ رہا چنانچہ وہ شخص اپنے اونٹ اور رسول اللہ کے فراخدلانہ تحفے کو دیکھ کر عش عش کرتا رہا۔

۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک شخص کو دیکھا جو سادہ تھا اور شکل بھی اچھی نہیں تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم از راہ محبت و شفقت اس شخص کے پیچھے گئے اور محبت سے اپنے بازوؤں میں لے لیا۔ پھر ذرا بلند آواز سے فرمانے لگے، اس غلام کو کون خریدے گا اس شخص نے پیچھے مڑ کر جو دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے، اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا چنانچہ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا ہوا تھا اسی طرح اس نے حضور کے جسم مبارک سے اپنے آپ کو رگڑنا شروع کردیا اور ساتھ ساتھ کہنے لگا حضور مجھے فروخت کرنے سے آپ کو زیادہ قیمت وصول نہیں ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی ڈھارس بندھائی کہ نہیں ایسے نہ کہو کیونکہ خدا تعالیٰ کی نظر میں تمہاری بہت وقعت ہے۔

۱۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک اجنبی آیا۔ آپؐ نے اس کی خاطر تواضع کی اور چونکہ رات ہوگئی تھی اسے سونے کے لئے بستر بھی دیا۔ اصل میں یہ شخص بدباطن تھا اور دشمن تھا۔ رات کو جان بوجھ کر اس نے بستر کو گندہ کردیا اور صبح سویرے وہاں سے چپکے سے چلا گیا لیکن کچھ دور جا کر اسے خیال آیا کہ وہ اپنی تلوار اسی جگہ بھول آیا ہے

بقیہ صفحہ ۱۴ پر

تقدیر الٰہی، انسانی تدبیر اور دُعا کے تعلّق کو سمجھنا

جماعتِ احمدیّہ کی ترقّی کے لیئے نہایت ضروری ہے

جو لوگ خدا کی صِفات اپنے اندر جاری کرتے ہیں ان کی دُعاؤں کو

غیر معمولی خصوصیّت عطا کی جاتی ہے

خُدا کے عشق کی راہ میں کوئی منزل ایسی نہیں جہاں انسان رُک کر کھڑا ہو جائے

اس طرح کام کریں کہ آنے والے لوگ آپ کو

تجدیدِ دین کرنے والے سمجھیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ بیان فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء بمقام ناصر باغ مغربی جرمنی

حضور نے فرمایا: چند دن پہلے مجھے نُن سپیت (NUN-SPEET) - ہالینڈ میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کو جلسہ سالانہ میں خطاب کرنے کی توفیق مِلی۔ اس ضمن میں کہ آئندہ صدی کے لیئے اور خصوصیت سے اس سال کے بقیہ حصّے میں جماعت احمدیہ کو کیا کرنا چاہیئے۔ میں نے ایک مضمون کی تمہید وہاں باندھی تھی۔ اس موقعہ پر میں نے تین بنیادی ایسے اسباب کا ذکر کیا جو جماعت احمدیہ کی ترقی کے لیۓ انتہائی ضروری ہیں اور جن کے باہمی تعلق کو سمجھنا بہت ضروری ہے، اور وہ تین اہم اسباب جو قوموں کی ترقی کے لیئے نہایت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں وہ ہیں تقدیر الٰہی اور انسانی تدبیر اور دُعا۔ ان تینوں کے درمیان باہمی رشتہ کیا ہے کس کو کس پر فوقیت حاصل ہے اور کیسے صاحبِ ایمان اس نظام کو اور ان کے باہمی تعلقات کو سمجھ کر اپنے لئے نہایت عمدہ اور پختہ لائحہ عمل تجویز کر سکتا ہے۔

دُعا کے ضمن میں مَیں نے یہی بتایا کہ دعا کی قبولیت میں انسانی اعمال کو بہت گہرا دخل ہے اور اعمال میں سے وہ حصّہ اعمال جن کا خدا تعالیٰ کی طرف بڑھنے سے تعلق ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ دوستی کا تعلق قائم نہ ہو اس وقت تک وہ اس کی آواز پر لبّیک نہیں کہتا۔ آواز پر لبّیک کہنے میں گہرے رشتے ہونے ضروری ہیں اور جتنا زیادہ یہ رشتہ گہرا ہوگا اتنا زیادہ زور کے ساتھ انسان دوسرے کی آواز پر لبّیک کہتا ہے، جس طرح ایک بچّے کی آواز پر ماں لبّیک کہتی ہے اس طرح آپ کو دنیا کے حصّوں میں کوئی اور مثال نہیں دکھائی دے گی۔ جس طرح ماں اپنے بچے کے لیئے بعض اوقات اتنا بے قرار ہوتی ہے کہ اپنی زندگی کے ہر آرام کو جہنم میں جھونک دینے کے لیئے تیار ہو جاتی ہے۔ غیروں کی آوازیں سنتی ہے تو اس کے دل میں وہ حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ پس یہ جو تعلق ہے یہ درجہ بدرجہ ہر انسانی رشتہ پر پھیلا ہوا دکھائی دیتا ہے، قومی تعلقات میں بھی ہمیں اس کے مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ اب مثلاً جرمنی میں ہی بعض ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں جن

سے انسانی فطرت کے اس پہلو پر مزید روشنی پڑتی ہے۔ جرمن قوم مظلوم لوگوں کو اپنے ہاں پناہ دینے میں ایک خاص مقام پیدا کر چکی ہے اور اس لحاظ سے اسے دنیا میں ایک شہرت حاصل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ مشرقی جرمنی کے ہزارہا لوگ دوسرے مشرقی یورپ کے ممالک میں چلے گئے اور وہاں سے پھر مغربی جرمنی کا رخ کیا اور ان کے اوپر مغربی جرمنی نے حیرت انگیز طور پر جس محبت اور خلوص کا اظہار کیا ہے وہ دل پر اثر کرنے والی بات ہے۔

حضور نے فرمایا تمام سہولتیں مہیّا کرنے والے ادارے بارڈر پر ان کے استقبال کے لئے پہنچے ہوئے تھے اور پروگرام یہ ہے کہ آئندہ چند سال تک مسلسل ان آنے والوں کے ساتھ یہ سلوک ہوتا رہے گا، پاسپورٹ کی درخواست دینے کی بجائے پاسپورٹ کے دفاتر وہاں سرحدوں پر کھل گئے اور ہر آنے والے کو اسی وقت اس کا پاسپورٹ بنا کے اسے دے دیا گیا۔ اب دیکھئے کتنا زمین آسمان کا فرق ہے۔ جذبۂ ہمدردی بظاہر وہی ہے جو انسان کے گہرے فطری تقاضوں سے تعلق رکھتا ہے، یعنی مظلوم کی مدد کی جائے۔ مگر کہاں وہ مظلوم جو دور کے ملکوں سے آنے والے ہیں اور کہاں اپنے وہ بھائی جو مشرقی جرمنی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے لیکن یہ انسانی فطرت ہے اس فطری تقاضے کو مٹایا نہیں جا سکتا۔

جماعت احمدیہ کی اپنی ایک شخصیّت ہے

وہ کوئی ملکی شخصیت نہیں وہ ایک بین الاقوامی شخصیت ہے' ایک سو بیس ممالک میں سے ہر ملک جماعت کی شخصیت پر اپنے رنگ میں بھی اثر انداز ہوتا ہے اور بین الاقوامی تعلقات میں ان شخصیتوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اس مشکل کو دور کرنے کے لئے وہی ذریعہ ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ دعا ہی کے ذریعے خدا تعالیٰ سے تعلق باندھا جائے جو جماعت احمدیہ کی طرح عالمگیر ہی نہیں بلکہ ساری کائنات کا مالک ہے اور اس کے ساتھ ایسا تعلق باندھا جائے کہ ہر دوسرے انسانی تعلق سے وہ تعلق بڑھ جائے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اس غیر معمولی تعلق کے بعد خدا آپ سے وہ سلوک نہ کرے جو قومیں اپنی ہم قوموں سے کرتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماں اور بچے کے درمیان جو مشترکات ہیں اس کی تشریح فرمائی اور فرمایا مشرقی جرمنی کے باشندوں سے محبت اور پیار کا سلوک بھی اگر مغربی جرمنی کے باشندوں نے کیا ہے تو واضح بات ہے کہ ان کے درمیان مشترکات ہیں اور جب ہم ان کیساتھ مل کر بیٹھیں تو ان کے جذبات اور تعلقات کی صورت اور ہوا کرتی ہے جب غیر جنسی غیر جنس کے ساتھ مل کر بیٹھتا ہے تو اس کے تعلقات اور جذبات کی صورت اور ہوا کرتی ہے' یہ ایسی بات نہیں ہے جس کا سوچ سے تعلق ہے' یہ ایسی بات نہیں ہے جس کا انسانی اخلاق سے تعلق ہے

یہ فطرت کے گہرے تقاضے ہیں

چنانچہ فارسی میں کہا جاتا ہے کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔

حضور اقدس نے فرمایا ہم جنس پرندے اپنی جنس کے دوسرے پرندوں کے ساتھ مل کر یعنی دونوں ہم جنس باہم پرواز کرتے ہیں۔ اب اس میں کسی اخلاق کی تو کوئی بات نہیں۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک قوموں کی طبعی فطری رجحانات کا تعلق ہے

اس میں شکوے کی کوئی جا نہیں

آپ اس قسم کی باتیں ہرگز نہ کریں کہ جرمن قوم نے جرمن قوم کے ساتھ تو اتنا اچھا سلوک کیا، مگر ہمیں بعض دفعہ پندرہ پندرہ سال گزر جاتے ہیں لیکن پاسپورٹ نہیں ملتا یہ کوئی سوچی سمجھی تدبیر کے نتیجہ میں نہیں نہ ہم اسے دیس کے فرق کے طور پر کہہ سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیکن جتنا ہم غور کریں یہ بات ضروری دکھائی دے گی کہ اشتراک ہونے چاہئیں اور جہاں جہاں اشتراک پائے جائیں گے وہاں یہ فطری تقاضا کارفرما ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کی مقبولیت میں یہی بات سکھائی ہے کہ تم میرے ساتھ اپنی قدر مشترک پیدا کرو' یہ نہ ہو کہ تم غیر کے بنے رہو اور پھر مجھے پکارو اور پھر یہ خیال کرو' یہ وہم دل میں لاؤ کہ میں ضرور تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں' میں تو قریب ہوں یہاں لوگ عبادی کا مفہوم نہ سمجھنے کے نتیجہ میں ایک غلط نتیجہ نکال لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ عبادی سے مراد ہر کس و ناکس ہے اور ہر قسم کا انسان اس کے ذیل میں آ جاتا ہے۔ خواہ وہ گندہ ہو خواہ وہ گمراہ ہو' خواہ وہ خدا کی ہستی کا منکر اور اسے گالیاں دینے والا ہو اور خواہ وہ بندوں پر ظلم کرنے والا ہو۔ عبادی کے ذیل میں وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہر قسم کا انسان شامل ہو جاتا ہے اور خدا کا ان کو جواب یہ ہے کہ میں

تمہارے قریب ہوں۔ حالانکہ واقعتاً ہرگز ایسی بات نہیں ہے۔

خدا اسی کے قریب ہوتا ہے

جو خدا کے قریب ہوتے ہیں۔ اور عبادی سے مراد یہاں وہ غلام ہیں جو عبادت کے ذریعہ خدا تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ جب تجھ سے پوچھیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے تو خدا جواب دیتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہتا ہوں۔ پس پہلے قربِ شخصیت ہونا چاہیئے۔ پہلے قرب خصلتوں کا ہونا چاہیئے۔ آداب کا ہونا چاہیئے، مزاج کا ہونا چاہیئے قرب کے سارے ذریعوں کو استعمال کرتے ہوئے آپ خدا کے قریب ہونے کی کوشش کریں تو پھر آپ عبد بنیں گے۔ اور اگر آپ خدا کے مزاج کے مطابق اپنا مزاج ڈھالنے کی کوشش کریں تو پھر دیکھیں کہ کس طرح خدا آپ کے قریب ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کا سلوک اپنے بندوں سے اس سے بھی بڑھ کر ہے، وہ لوگ جو خدا کے بن جاتے ہیں اور خدا کی صفات اپنے اندر جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی دعاؤں کو غیر معمولی خصوصیت عطا کی جاتی ہے اور ان کو خدا دوسروں پر فوقیت دیتا ہے۔ اور ان کی خاطر بعض دفعہ بڑے بڑے انسانی گروہ ہلاک کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں کوئی ناانصافی نہیں۔ وہاں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسے حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کیا گیا کہ اے خدا ہم بھی تو تیرے بندے تھے ہم سے تو نے کیوں امتیازی سلوک برتا ایک نوحؑ اور اس کے چند ماننے والوں کی خاطر کتنے بڑے اور کتنے وسیع علاقے میں پھیلے ہوئے انسانی گروہ کو ہلاک کر دیا۔ یہ ایسا ہی سوال ہے جیسے آپ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم سے کیوں استثنائی سلوک کیا گیا امرِ واقعہ یہ ہے کہ یہ ایک فطری سلوک ہے۔ اور یہ فطرت ہر کسی کو خدا سے عطا ہوتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اگر آپ چاہتے ہیں

کہ آپ کی دعائیں قبول ہوں اور جس طرح دنیاوی قومیں اپنی ہم جنس قوموں کی طرف محبت وشفقت سے لپکتی ہیں اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں، اسی طرح خدا اپنی رحمت کے ساتھ آپ کی طرف لپکے اور آپ کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرے اور آپ سے اپنے قرب کا سلوک آپ کو بھی دکھائے اور دنیا کو بھی دکھائے تو پھر آپ کے لئے ضروری ہے کہ یہی فطری طریق اختیار کریں جو خدا نے ہمیں سکھایا ہے اور ساری کائنات میں سے زندگی کی ہر قسم اس سلوک کا فضل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیونکہ یہ آج کا جمعہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا جمعہ ہے اس لئے خصوصیت کے ساتھ میں نوجوانوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ اپنے اعمال کو اس رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کریں کہ ان کے خدا کے تصور سے قریب تر ہو جائیں۔ یہاں جو میں نے ان کے خدا کے تصور سے قریب تر کا لفظ استعمال کیا ہے یہ عمداً کیا ہے ورنہ خدا تو ایک ہی ہے، اس کا تصور وہی ہے جو بنیادی تصور قرآن کریم نے پیش کیا ہے مگر

امرِ واقعہ یہ ہے

کہ آپ کو اس معاملے میں آگے قدم بڑھاتے ہوئے خدا کا جب مزید عرفان حاصل ہوگا تو آپ یہ بات اچھی طرح سمجھ جائیں گے کہ ایک خدا ہونے کے باوجود اور باوجود اس کے کہ وہی تصور ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے، پھر بھی ہر انسان کا تصور دوسرے سے مختلف ہوا کرتا ہے اور ان کی توفیق کے مطابق یہ تصور بڑھتا چلا جاتا ہے اور پھیلتا چلا جاتا ہے۔ ہر انسان پر خدا ایک طرح ظاہر نہیں ہوا کرتا۔ بعض انسانوں کی کوششیں محدود ہوا کرتی ہیں بعض کے اخلاق بھی اتنے بلند نہیں ہوتے کہ خدا کی صفات کے لطیف اور عارفانہ پہلو کو پہچان سکیں۔ اس لئے ہر شخص اپنے خدا کا ایک خاص تصور رکھتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، پس قرآن کریم نے جب یہ فرمایا کہ ہر روز ہر لمحہ خدا کی شان تبدیل ہوتی رہتی ہے تو اس سے یہی مراد ہے، یہ مراد تو نہیں کہ نعوذ باللہ خدا بدلتا رہتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ ہر تبدیلی سے پاک ہے، تبدیلی سے بالا ہے۔ کوئی ایسی ہستی جو ازلی بھی ہو اور ابدی بھی ہو وہ تبدیل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اگر وہ تبدیل ہوگی، نہ تو وہ ازلی رہے گی اور نہ وہ ابدی رہے گی۔ اس نکتے کو سمجھتے ہوئے ہزارہا سال سے فلاسفروں نے اس پر بحث کی اور دنیا کے مختلف ممالک کے قدیم اور جدید فلسفی اپنی کوششوں اور کاوشوں کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی میں تبدیلی ممکن نہیں اور

مذاہب کے مطالعہ سے

یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ خدا کی ہستی کی تبدیلی اس کے ازل پر بھی حملہ

کرتی ہے اور اس کے ابد پر بھی حملہ کرتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں اس کی وہ شان ضرور بدلتی ہے اور ہر لمحہ بدلتی ہے جو اپنی مخلوق پر ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ مثلاً موسموں کی تبدیلی کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی شان بدلتی ہے لیکن حقیقت نہیں بدلتی۔ خدا تعالیٰ کی شان کا اظہار بدل رہا ہوتا ہے اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے موسموں کی تبدیلی کے متعلق بیان فرمانے کے بعد فرمایا کہ جلووں کی تبدیلی سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ خدا تبدیل ہوتا ہے لیکن جلووں کی تبدیلی سے انسان کے دل پر مختلف اثرات ہوتے ہیں اس مضمون کو جب آپ انسان کے عرفان کے ساتھ جوڑ کر سمجھنے کی کوشش کریں تو ہر انسان کے عرفان کی ترقی کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے جلوے بھی تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور ایک نیا خدا انسان پر ظاہر ہونے لگتا ہے۔ پس اس پہلو سے جب آپ خدا تعالیٰ سے تعلق باندھیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ جتنے اخلاق کے ساتھ آپ خدا جیسا بننے کی کوشش کریں گے اتنا ہی خدا کا تصور اور زیادہ پھیلتا اور بڑھتا چلا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف کھانوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ایک ہی کھانا جو آپ کی پسند کا ہو اگر آپ روزانہ کھانا شروع کر دیں تو کچھ دنوں کے بعد وہ بدمزہ لگنے لگے گا۔ مگر یاد رکھیں کہ ایسا کوئی خطرہ بندے اور خدا کے تعلق کے درمیان واقع نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر روز نئی شان دکھانے کا مضمون ہمیں یہ بتلا رہا ہے ہمیں یقین دلا رہا ہے کہ جتنا چاہو خدا کی طرف بھاگو جتنا چاہو اسے اپناؤ ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ ایک دن بھی ایسا نہیں آئے گا کہ جب تم خدا کے حسن سے دور ہونے شروع ہو جاؤ اور یہ سمجھ کر کہ بس ہم نے دیکھ لیا جو دیکھنا تھا ہر روز وہ نئے جلوے دکھائے گا۔ اس مضمون پر ایک دفعہ پہلے بھی میں نے ایک شعر آپ کو سنایا تھا وہ بہت عمدہ شعر ہے۔ شاعر کہتا ہے ۔

جب سے دیکھا ہے تجھے عالم نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا تیری شناسائی کا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کسی انسان کے متعلق تو یہ شعر نہیں کہا جاسکتا، سوائے ان خدا رسیدہ انسانوں کے متعلق جو خدا کے جلووں میں اس قدر آگے بڑھ چکے ہوتے ہیں کہ عام انسان ان کی جتنی بھی پیروی کرے ان کے جلووں کا احاطہ نہیں کر سکتا یہ خدا نہ ہوتے ہوئے بھی عام انسانوں سے اتنا فرق کرتے ہیں، ہر انسان اگر وہ ان سے شناسا ہونے کی کوشش کرے اپنی عمر گذار دے گا۔ مگر ان کے حسن کی وسعتوں کو پا نہیں سکتا

پس اگر دنیا کے لئے یہ شعر کسی پر صادق آسکتا ہے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر صادق آسکتا ہے کیونکہ آپ کی ذات پر ہر لمحہ

خدا نئی شان سے ظاہر ہوتا رہا

اور جس شان سے بھی خدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہو آپ نے ہر اس شان کو اپنا لیا اس شان سے چمٹ کر بیٹھ گئے اس کو اپنے وجود کا حصہ بنا لیا پس اگر کوئی شخص حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کو، دیکھ کر یہ کہتا چلا جائے ۔

جب بھی دیکھا ہے تجھے عالم نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا تیری شناسائی کا

اس شعر کا ایک ایک لفظ حسن کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتا چلا جائے گا اور زندگی کے سفر کا ایک قدم بھی ایسا نہیں ہو سکتا جس میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت کا مطالعہ کریں اور آپ میں جلوہ نو نہ دیکھیں چنانچہ

قرآن کریم نے اس بات کی گواہی دی ہے

قرآن کریم فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرا ہر آنے والا لمحہ ہر گزرے ہوئے لمحہ سے بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے خدا کو کسی جامد حالت میں نہیں پایا۔ بلکہ پھیلتے ہوتے اور آگے بڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور جوں جوں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب آسمانی آقا سے شناسائی حاصل کرتے چلے گئے۔ جوں جوں آپ عرفان میں بڑھتے چلے گئے وہ خدا بھی آپ کا بڑھتا رہا اور مزید وسعت اختیار کرتا رہا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر لمحہ ایک نیا ظاہر ہونے والا خدا تھا جس جلوے سے آپ مدہوش ہوتے رہے پس خدا کا عشق حقیقی ہے کیونکہ اس عشق کی راہ میں کوئی بھی ایسی روک نہیں ایسی منزل نہیں جہاں یہ عشق کھڑا ہو جائے۔ اور اس عشق کے کھڑے ہونے کے نتیجہ میں کسی قسم کی بوریت پیدا ہونی شروع ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس لئے یہ راز ہے جو میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں خدا تعالیٰ کو دیکھ کر اگر اس کی طرف آگے نہیں بڑھیں گے تو نعمت کا انکار ہے خدا تعالیٰ کو دیکھ کر اس کی طرف

آگے بڑھنے کا مطلب

صرف یہ ہے کہ اسے اپنائیں اور اسے اپنی ذات میں جاری کرنے کی

کوشش کریں اور اس کی صفات حسنہ سے لذت پاتے ہوتے محض تعریف نہ کریں اور محض زبان سے نہ کہیں کہ ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ بلکہ اعمال میں یہ کر کے دکھائیں کہ ہاں سے ہمیں یہ صفات پسند آئیں۔ ہمیں حقیقتاً پیاری لگی ہیں اس لئے ہم اپنی ذات میں بھی ان کو جاری کرنیکی کوشش کرتے ہیں جہاں آپ نے ایک قدم آگے بڑھایا وہاں ایک اور خدا آپ پر ظاہر ہونے لگے گا اس کی اور صفات حسنہ آپ کے آگے کھڑی ہو جائیں گی اور آپ کو بلائیں گی کہ ہاں میری طرف بھی آؤ۔

پس یہ وہ مضمون ہے جس کو سمجھنا جماعت احمدیہ کے لئے اور خاص طور پر

نوجوانوں کیلئے ضروری ہے

کہ وہ ایک جذباتی دور سے گزرتے ہیں' محبت کرنے کے طریق جانتے ہیں' محبت کرنے کی طاقتیں خدا نے ان کو عطا کی ہوتی ہیں۔ پس ان طاقتوں کو دنیا میں کھونے اور ضائع کرنے کی بجائے اگر وہ اپنے خدا کی طرف لگا دیں گے پھر ان پر دعا کرنے کا یہ مضمون واضح ہوگا۔ پھر ان کو معلوم ہوگا کہ کیونکر خدا ہر روز دعا کو پہلے سے بھی زیادہ قبول کرتا چلا جا رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس مقصد کو حاصل کیے بغیر آپ تمام دنیا کی چیزوں کی خدا کی خاطر فتح کرنے کا خواب اگر دیکھیں گے تو وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ خواب تو آپ سب دیکھ رہے ہیں جس کی تعبیر انہی نفظوں سے آپ کو ملے گی۔ جو میں نے آپ کو بتائے ہیں' پس شعوری اور غیر معمولی طور پر اپنے خدا کے قریب ہونے کی کوشش شروع کر دیں۔ کیونکہ خدا کا جو حسین تصور بھی آپ نے باندھا ہے وہ

آپ کے سفر کا پہلا مقام

ہے اس تصور کو اپنی ذات میں جاری کرنا شروع کر دیں اور اپنا جائزہ لیا کریں۔ کیا آپ کے وجود میں کوئی مزید حسن پیدا ہوا ہے کیا دیکھنے والوں نے آپ کے اندر کوئی پاک تبدیلی پائی ہے یا نہیں' اگر آپ کا حسن بڑھ رہا ہے اور آپ خدا کے قریب ہو رہے ہیں جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے خوب کھول کر یہ بات رکھ دی ہے خدا بھی آپ کے لئے اور بڑا اور زیادہ وسیع تر حسن اختیار کرتا چلا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں اور دعا کی طاقت کو بڑھانے کیلئے اس اصول پر عمل کریں جو میں نے آپ کو بتایا ہے' اس کے بعد پھر ہمارے سامنے بہت سے کام ہیں' بہت سے لائحہ عمل ہیں جن کو ہم نے اختیار کرنا ہے اور خصوصیت کے ساتھ آئندہ صدی کے لئے ہم نے نمونے بنا کر پیش کرنے ہیں۔ اس طرح خدمتِ دین کیلئے نمونے بنا کر پیش کرنے ہیں اس طرح سے خدمت دین ہوا کرتی ہے' اس طرح سے دنیا میں روحانی انقلاب برپا کئے جاتے ہیں۔ اس رنگ میں ایسا کام کریں کہ جس طرح دنیا گذرے ہوئے تجدید دین کرنے والوں کو دیکھتی ہے' اس طرح آپ کو' اس نسل کو آئندہ آنے والی صدی تجدید دین کرنے والوں کے طور پر دیکھے اور وہ یہ سمجھے کہ آپ کا مقام ان کے مقابل پر ایسا تھا جیسا تجدید کرنے والوں کا مقام ہوا کرتا ہے آپ نے ان کے لئے راہیں تیار کرنے کے اسلوب جو شروع کئے ہیں آپ نے جن راہوں پر چل کر آگے بڑھ کر یہ نمونے دکھائے ہیں اور ان کو بتایا ہے کہ کس طرح خدا اور بندے دونوں کی طرف بیک وقت سفر ہوا کرتے ہیں اور کس طرح ان کے فاصلوں کو آپس میں انسان اپنی

دعاؤں اور کوششوں کے ذریعہ

کم کرتا چلا جاتا ہے اور یہ جو آخری بات ہے اس کے متعلق اللہ نے چاہا تو آئندہ پھر کبھی میں کسی موقع پر بات کروں گا یعنی فاصلے کم کرنے کی بات۔ ایک فاصلے کے متعلق تو میں نے آپ کے سامنے بات کھول دی ہے۔ آپ کے اور خدا کے فاصلے کم ہونے چاہئیں مگر کم ہونے سے مراد یہ نہیں کہ واقعی کم ہو جائیں' کم ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ آگے بڑھیں گے اور خدا بھی آگے بڑھے گا۔ اس کے باوجود جہاں تک آپ کی خاطر پیار پھوٹنے کا تعلق ہے وہ فاصلے کم ہوتے ہوتے بالکل مٹ جائیں گے اور ایسے مٹ جائیں گے کہ آپ عملاً اس بات کا مشاہدہ کریں گے کہ خدا آپ کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے اور ہم آئندہ نسلوں کے لئے آئندہ صدیوں کے لئے ایک ایسا ثبوت چھوڑ جائیں جس کی روشنی میں وہ ہمیشہ خدا اور خدا کے بندوں کی طرف آگے بڑھتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے'

> بڑھتی رہے خُدا کی محبّت خدا کرے
> حَاصِل ہو تم کو دید کی لذّت خدا کرے
>
> (کلام محمود)

قسط نمبر (۳)

حیاتِ طیّبہ

مکرم شیخ عبدالہادی صاحب
(سابق کنسلٹنٹ انجینئر۔ الجزائر)

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نوٹ : "حَیاۃ طیّبہ" محترم شیخ عبدالقادر صاحبؓ (سابق سوداگرمل) مربّی جماعت احمدیہ کی تصنیف ہے، بانیٔ جماعت احمدیّہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے حالات و سوانح پر یہ ایک مبسوط تالیف ہے، اس تالیف کا خلاصہ قسط وار احبابِ جماعت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ ہم اندازہ کر سکیں کہ جس شخص کے سپرد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیش گوئیوں کے ماتحت اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا عظیم الشّان کام کیا گیا ہے وہ کس درجہ اور کس معرفت کا انسان ہے۔

سیالکوٹ میں ملازمت

حضرت اقدس علیہ السلام طبعاً دنیوی کاروبار اور ملازمت کرنے کے خلاف تھے اور جیساکہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے آپؑ کی ساری توجہ صِرف قرآن مجید اور دیگر دینی کتب کے مطالعہ اور عبادت الٰہی کی طرف تھی، اس کے باوجود آپؑ کو ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء بکراہت سرکاری ملازمت کرنا پڑی۔ اس کی اصل وجہ آپؑ کے والد ماجد کی یہ شدید خواہش تھی کہ ان کا بیٹا کسی معزز عہدے پر فائز ہو کر اپنے دنیوی مستقبل کو بھی بہتر بنا سکے مگر اس امر میں بھی وہی خدائی حکمت کارفرما نظر آتی ہے جس کا ذکر "مقدمات کی پیروی" کے تحت آ چکا ہے یعنی اصلاح خلق کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت اقدسؑ کو زمانہ مموریت سے قبل زندگی کے بعض شعبوں میں سے عملی طور پر گذارا تاکہ آپؑ ان شعبوں میں مروجّہ برائیوں کو اپنے ذاتی مشاہدہ سے سمجھ کر ان کا علاج تشخیص کر سکیں اور اپنا عملی نمونہ پیش کر سکیں۔ اپنے اسی ذاتی مشاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں :-

"... میں نے ملازمت پیشہ لوگوں کی جماعت میں بہت کم ایسے لوگ پائے جو محض خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے اخلاقِ فاضلہ حلم و کرم اور عفّت اور تواضع اور انکسار اور خاکساری اور ہمدردیٔ خلق اور پاک باطنی اور اکل حلال اور صدقِ مقال اور پرہیزگاری کی صِفت اپنے اندر رکھتے ہوں بلکہ بہتوں کو تکبّر اور بدچلنی اور لاپرواہیٔ دین اور طرح طرح کے اخلاقِ رزیلہ میں شیطان کے بھائی پایا اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ ہر ایک قسم اور ہر ایک نوع کے انسانوں کا مجھے تجربہ حاصل ہو، اس لئے ہر ایک صحبت میں مجھے رہنا پڑا۔ (کتاب البرّیہ صد ۱۵۳-۱۵۴ طبع دوم)

قیام سیالکوٹ کے بعض ایمان افروز حالات

حفاظت الٰہی کا معجزانہ واقعہ : سیالکوٹ میں آپؑ کا قیام سب سے پہلے محلّہ جھنڈانوالہ کے ایک مکان کی دوسری منزل میں ہوا۔ یہاں ایک رات جبکہ وہاں موجود سب لوگ سوئے ہوئے تھے آپؑ نے چھت کے شہتیر کی ٹک ٹک کی آواز سنی تو آپؑ نے سب لوگوں کو دو مرتبہ خبردار کیا مگر انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ آخر جب تیسری دفعہ شہتیر سے آواز آئی تو آپؑ نے سختی سے سب کو مکان سے باہر نکالا اور خود بھی جب وہاں سے نکلے تو اس کے فوراً بعد وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لیکر نیچے جا پڑی اور سب بچ گئے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے نہ صرف معجزانہ طور پر آپؑ کی حفاظت فرمائی بلکہ آپؑ کے طفیل پندرہ یا سولہ دوسرے افراد بھی محفوظ رہے۔

دورانِ ملازمت آپ کا اعلیٰ نمونہ

محلّہ جھنڈانوالہ کے مکان کی چھت گرنے کے بعد آپؑ کچھ عرصہ

کشمیری محلہ میں رہے اور پھر آخر تک سیالکوٹ کی جامع مسجد کے سامنے حکیم منصب علی صاحب وثیقہ نویس کے ہمراہ ایک بیٹھک میں قیام فرمایا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی سرکاری ملازمت کو "قید خانہ" قرار دیا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کبھی اپنے سرکاری فرائض سے غافل ہوئے ہوں۔ بعض اوقات دفتری کاموں کے لئے بعض زمیندار مکان پر آکر ملنے کی خواہش کرتے اس امید پر کہ ان کے کاموں کیلئے یاد دہانی ہو جائے تو آپ ان کو کہلوا دیا کرتے تھے کہ میاں آکر یاد کروانے کی ضرورت نہیں، تمہارا کام میں کچہری میں ہی کر دیا کروں گا۔ چنانچہ آپؑ سارے دفتری کاموں سے فارغ ہو کر جب گھر پہنچتے تو اپنا سارا وقت مطالعہ قرآن شریف اور عبادت الٰہی میں گزارتے۔

خدمتِ خلق کا جذبہ اس قدر وسیع تھا کہ مہینہ بھر ملازمت کرنے کے بعد، جو تنخواہ آپ دفتر سے لاتے اس میں سے خوراک وغیرہ کا معمولی خرچ رکھ کر باقی رقم میں سے محلّہ کی بیواؤں اور محتاجوں کو کپڑے بنوا دیتے یا نقدی کی صورت میں تقسیم فرما دیتے۔ علم طب سے بھی آپ کو کافی واقفیت تھی، جو مریض آتا آپ اس کا علاج بھی کرتے اور اس کی شفا کے لئے جنابِ الٰہی میں دعا بھی فرماتے۔

عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی روک تھام

حضرت اقدسؑ کے قیام سیالکوٹ کے دوران عیسائیوں نے پورے زور و شور کے ساتھ پورے ملک کو عیسائی بنانے کے منصوبے پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا۔ اس طرح ان کا مقصد ہندوستان میں اپنی سلطنت کو مستحکم بنانا تھا۔ دوسرے عیسائی مشنوں کے علاوہ سیالکوٹ میں عیسائیوں کا اہم مشن قائم تھا۔ حضرت اقدسؑ اپنی سرکاری ملازمت کی مصروفیات کے باوجود عیسائیوں کے ان منصوبوں سے اچھی طرح باخبر تھے اور آپؑ ان کے عزائم کو پوری طرح سمجھ چکے تھے، چنانچہ آپؑ نے فوراً سیالکوٹ کے پادری صاحبان سے مباحثات شروع کر دیئے جن میں پادری بٹلر صاحب ایم اے قابل ذکر ہیں یہ پادری صاحب حضرت اقدسؑ کی تقریر اور دلائل سے بے حد متاثر تھے اور اکثر آپ کے چھوٹے سے مکان میں آپ کے ساتھ جا بیٹھتے اور تبادلہ خیالات کرتے۔ بعض تنگ نظر عیسائی پادری جب اعتراض کرتے تو پادری بٹلر صاحب نہایت متانت اور حلم سے جواب دیتے کہ "یہ ایک عظیم الشان آدمی ہے کہ اپنی نظیر نہیں رکھتا، تم اس کو نہیں سمجھتے میں خوب سمجھتا ہوں"۔ (حضرت مسیح موعودؑ کے مختصر حالات ... مشمولہ براہین احمدیہ حصہ اول طبع چہارم صہ ۶۶۔ مرتبہ میاں معراج الدین صاحب عمر)۔

حضرت اقدسؑ نے اپنے قیام سیالکوٹ کے دوران نہ صرف یہ کہ ایک اعلیٰ درجہ کی پاکیزہ زندگی گزاری بلکہ اس خوبی اور متانت اور پرزور دلائل کے ساتھ اسلام کا دفاع کیا کہ اپنے اور بیگانے سب آپ کی قابلیت کا لوہا مان گئے۔ اس سلسلہ میں چند شہادتیں درج ذیل ہیں:۔

مولانا سید میر حسن صاحب کی پہلی شہادت

مولانا سید میر حسن صاحب مرحوم شاعر مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبال کے استاد تھے، آپ حضرت اقدسؑ کے قیام سیالکوٹ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

"حضرت مرزا صاحب ۱۸۶۴ء میں بتقریب ملازمت شہر سیالکوٹ میں تشریف لائے اور قیام فرمایا۔ چونکہ آپ عزلت پسند اور پارسا، اور فضول ولغو سے مجتنب اور محترز تھے اس لئے عام لوگوں کی ملاقات جو اکثر تضیع اوقات کا باعث بنتی ہے آپ پسند نہیں فرماتے تھے... مرزا صاحب کو اس زمانہ میں مذہبی مباحثہ کا بہت شوق تھا۔ چنانچہ پادری صاحبوں سے اکثر مباحثہ رہتا تھا۔ ایک دفعہ پادری الائشہ صاحب (سے) جو دیسی عیسائی تھے اور حاجی پورہ سے جانب جنوب کی کوٹھیوں میں رہا کرتے تھے، مباحثہ ہوا پادری صاحب نے کہا کہ عیسوی مذہب قبول کرنے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔ مرزا صاحب نے فرمایا نجات کی تعریف کیا ہے اور نجات سے آپ کیا مراد رکھتے ہیں، مفصّل بیان کیجئے۔ پادری صاحب نے کچھ مفصّل تقریر نہ کی اور مباحثہ ختم کر بیٹھے اور کہا کہ میں اس قسم کی منطق نہیں پڑھا۔

پادری بٹلر صاحب ایم اے سے جو بڑے فاضل اور محقق تھے مرزا صاحب کا مباحثہ بہت دفعہ ہوا۔ یہ صاحب موضع گوہد پور کے قریب رہتے تھے ایک دفعہ پادری صاحب فرماتے تھے کہ مسیح کو بے باپ پیدا کرنے میں یہ سرّ تھا کہ وہ کنواری مریم کے بطن سے پیدا ہوئے اور آدم کی شرکت سے جو گنہگار تھا بری رہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ مریم بھی تو آدم کی نسل میں سے ہے پھر آدم کی شرکت سے بریت کیسے اور علاوہ ازیں عورت ہی نے تو آدم کو ترغیب دی جس سے آدم نے درخت ممنوع کا پھل کھایا، اور گنہگار ہوا۔ پس چاہیے تھا کہ مسیح عورت کی شرکت سے بھی بری رہتے۔ اس پر پادری صاحب خاموش ہو گئے۔

پادری بٹلر صاحب مرزا صاحب کی بہت عزت کرتے تھے اور بڑے ادب سے ان سے گفتگو کرتے تھے، پادری صاحب کو مرزا صاحب سے بہت محبت تھی، چنانچہ پادری صاحب ولایت جانے لگے تو مرزا صاحب کی ملاقات کیلئے کچہری تشریف لائے۔ ...... راقم میر حسن۔"

(سیرت المہدی حصّہ اوّل صہ ۱۵۴ طبع اوّل)

مولانا سید میر حسن صاحب کی دوسری شہادت

مولانا سید میر حسن صاحب کی حضرت اقدسؑ کے قیام سیالکوٹ کے بارے میں ایک دوسری شہادت بھی درج ذیل ہے:

"حضرت مرزا صاحب پہلے محلہ کشمیریاں میں جو عاصی پرمعاصی کے غریب خانہ کے بہت قریب ہے عمرا نامی کشمیری کے مکان پر کرایہ پر رہا کرتے تھے کچہری سے جب تشریف لاتے تھے تو قرآن مجید کی تلاوت میں معروف ہوتے تھے۔ بیٹھ کر، کھڑے ہو کر ٹہلتے ہوئے تلاوت کرتے تھے اور زار زار رویا کرتے تھے، ایسی خشوع اور خضوع سے تلاوت کرتے تھے کہ اس کی نظیر نہیں ملتی......" (سیرۃ المہدی حصہ اوّل طبع ثانی ص ۲۷۰-۲۷۲)

منشی سراج الدین صاحب کی شہادت

مشہور مسلم لیڈر مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر "زمیندار" کے والد ماجد منشی سراج الدین صاحب مرحوم کی شہادت ہے کہ:

"مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کے قریب ضلع سیالکوٹ میں محرّر تھے... اور ہم چشم دید شہادت سے کہہ سکتے ہیں کہ جوانی میں بھی نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے، کاروبار ملازمت کے بعد ان کا تمام وقت مطالعہ دینیات میں صرف ہوتا تھا۔ عوام سے کم ملتے تھے۔"

(اخبار زمیندار، مئی ۱۹۰۸ء)

(یہ واقعہ ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا ہے۔ ۱۸۶۰ء یا ۱۸۶۱ء کا نہیں غالباً منشی صاحب کی یاد نے ساتھ نہیں دیا۔)

سیالکوٹ کی ملازمت چھوڑ کر واپس قادیان روانگی

حضرت اقدسؑ سیالکوٹ سے ملازمت چھوڑنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"آخر چونکہ میرا جدا رہنا والد صاحب پر بہت گراں تھا۔ اس لئے ان کے حکم سے جو عین میری منشاء کے مطابق تھا میں نے استعفیٰ دے کر اپنے تئیں اس نوکری سے جو میری طبیعت کے مخالف تھی سبکدوش کر دیا اور پھر والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا......"

(کتاب البریہ طبع ثانی ص ۱۵۳-۱۵۵ حاشیہ)

آپؑ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ۱۸۶۸ء

جب حضرت اقدسؑ کو اپنے والد ماجد کی طرف سے سیالکوٹ کی ملازمت چھوڑ کر واپس قادیان آنے کا ارشاد ہوا تو آپؑ کی والدہ ماجدہ قادیان میں سخت بیمار تھیں۔ چنانچہ جب حضرت اقدسؑ قادیان واپسی کے سفر پر امرتسر

نُصرتِ الٰہی

خُدا کے پاک لوگوں کو خُدا سے نُصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہو کر دُشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی اُن پہ اک طُوفان لاتی ہے

غرض رُکتے نہیں ہرگز خُدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خَلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(دُرِّثمین)

○ ○ ○

پہنچے تو قادیان سے ایک آدمی آپ کو لینے کے لئے امرتسر آ چکا تھا، اس کی زبانی آپؑ کو اپنی والدہ کی نازک حالت کی اطلاع ملی اور آپؑ کو یہ گمان ہو گیا کہ آپؑ کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے چنانچہ جب قادیان پہنچے تو معلوم ہوا کہ آپ کا گمان درست تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ واقعی انتقال کر چکی تھیں، فانّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل طبع ثانی ص ۴۳-۴۴)

حضرت اقدسؑ کے لئے اپنی والدہ ماجدہ کی جدائی کا زخم شدید تھا مگر آپؑ نے پورے صبر اور سکون سے اس صدمہ عظیم کو برداشت کیا آپؑ کی والدہ ماجدہ کو آپؑ سے آپؑ کی نیکی، تقویٰ اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی وجہ سے شدید محبت تھی اور آپ کی ہر قسم کی ضرورتوں کا خیال رکھتی تھیں اور حضرت اقدس کی محبت بھی اپنی والدہ ماجدہ کے لئے کچھ کم درجہ کی نہ تھی۔ آپؑ کے سوانح نگار حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کا چشم دید بیان ہے کہ حضور علیہ السلام ایک مرتبہ سیر کی غرض سے اپنے پرانے خاندانی قبرستان کی طرف نکل گئے۔ راستہ سے ہٹ کر آپؑ ایک جوش کے ساتھ اپنی والدہ صاحبہ کے مزار پر آئے اور اپنے خدام سمیت ایک لمبی دعا فرمائی اور چشم پر آب ہو گئے۔

(حیات احمد جلد اوّل نمبر دوم ص ۱۴۳) — باقی آئندہ

بڑھتے بڑھتے شوق بھی دیوانہ پن بنتا گیا
زخم لگتے ہی رہے اور میں چمن بنتا گیا

ذرّے ذرّے سے محبّت کی فراوانی نہ پوچھ
میری آنکھوں میں، مرے دل میں، وطن بنتا گیا

مجھ کو ہر لمحہ مسرّت نے مبارک باد دی
اور اُن کا ہر قدم رنج و محن بنتا گیا

تھا تو میرے سامنے بے رنگ و بُو مادہ مگر
چھُو دیا مَیں نے تو وہ مُشکِ ختن بنتا گیا

گردشِ چرخِ کہن سے دوستی کرنے کے بعد
ابتلا آتے گئے، دورِ فتن بنتا گیا

میں نے جب اس کی جفائیں سہہ کے اُف تک بھی نہ کی
میرا معیارِ وفا وہ سیم تن بنتا گیا

رات کی گمبھیر ظُلمت بھی سحر کی ہے دلیل
ہر ستارہ ڈُوب جانے پر کرن بنتا گیا

میری راہیں روکنے کا جب تہیّہ کر لیا
اُن کا اپنا راستہ بے حد کٹھن بنتا گیا

لمحہ لمحہ کو گریزاں دیکھنے کے ساتھ ساتھ
بے ثباتی کا یقیں جینے کا فن بنتا گیا

کیوں ہجومِ آشنائی میں بھی تنہا ہے نسیم
اپنی برفابی سے کِس کِس کی جلن بنتا گیا

نسیم سیفی

صِلہ کوئی تو سَرِ اَوجِ دار دینا تھا
نہیں تھا پھُول تو پتھر ہی مار دینا تھا

حریفِ دار بھی پروردگار دینا تھا
دیا تھا غم تو کوئی غمگسار دینا تھا

یہ وہ زمین تھی جو آسماں سے اُتری تھی
یہ وہ حوالہ تھا جو بار بار دینا تھا

وہ اک حسین تھا اس عہد کے حسینوں میں
اسے کسی نے تو کافر قرار دینا تھا

میں اپنی تنگیٔ داماں کا عُذر کیا کرتا
وہ دے رہا تھا اسے بے شمار دینا تھا

تم اپنے آپ سے ملتے اگر اکیلے تھے
کڑا تھا وقت تو ہنس کر گزار دینا تھا

نہیں بتانا تھا لوگوں کو اپنا نام پتہ
سرِ صلیب کوئی اشتہار دینا تھا

وہ بے لحاظ بھی کہتا کبھی خُدا لگتی
اسے بھی زخم کوئی مستعار دینا تھا

وہ برگزیدہ شجر لڑ رہا تھا موسم سے
کہ پھولنا تھا اسے برگ و بار دینا تھا

ہمیں بھی عہد کے انجام سے تھی دلچسپی
کہ ہم فقیروں کا اس نے اُدھار دینا تھا

اُٹھائے پھرتے ہو مضطر اُجاڑ گلیوں میں
یہ سر کا بوجھ تو سر سے اتار دینا تھا

چوھدری محمّد علی

بیویوں سے حُسنِ سلوک کے متعلق

اسلامی تعلیم

بیویوں سے حسن سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم واضح ہے، قرآن کریم میں ہے وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ (النساء ع ۳)

کہ اے مومنو عورتوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اگر تم ناپسند کرو ان کو تو ممکن ہے کہ تم کسی شے کو ناپسند کرو، اور اللہ اس میں بہت برکت رکھ دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ "بہت لوگ خیال کرتے ہیں کہ عورتیں ان کی کنیزکیں ہیں، کنیزکیں نہیں بلکہ ان کی ساتھی ہیں"۔ (الہام مسیح موعودؑ۔ تذکرہ صہ ۷۹۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: "عورت سے کوئی مکروہ امر دیکھو تو نیک برتاؤ کرو، اس میں تمہارے لئے خیر کثیر ہے"۔ (درسِ قرآن صہ ۱۷۲)۔

اور حدیث شریف میں ہے خیرکم خیرکم لاھلہٖ یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی سے نیک سلوک سے پیش آتا ہے در حقیقت اخلاق دکھانے کا پہلا موقعہ ہی بیوی ہے، جو رات دن ساتھ رہتی ہے اور ہر قسم کے حالات پیدا ہوتے رہتے ہیں، نرم حالات بھی اور گرم بھی۔ پس اگر ان حالات میں بیوی سے حسن سلوک سے پیش آیا جائے تو اصل اخلاق فاضلہ وہی ہیں۔

پس قرآن کریم اور حدیث شریف دونوں میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ عورتوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عورتوں کے حقوق کی حفاظت جیسی اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف میں ایک قسم کے حقوق بیان کر دیئے ہیں یعنی جیسے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر بھی ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں، حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے طریق کو ایسے ناجائز طریق سے کام میں لاتے ہیں کہ گویا وہ زندہ درگور ہوتی ہیں۔ چاہیئے کہ ان عورتوں سے انسان کا دوستانہ طریق اور تعلق ہو۔ اصل انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں، اگر ان سے ان کے تعلقات اچھے نہیں تو پھر خدا سے کس طرح ممکن ہے کہ صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیرکم خیرکم لاھلہٖ یعنی اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا ہی تم میں سے بہترین ہے۔

درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہمی ایک معاہدہ ہے، پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغا باز نہ ٹھہرو، اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وعاشروھن بالمعروف یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو، اور حدیث میں ہے خیرکم خیرکم لاھلہٖ یعنی تم میں اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے، سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو، ان کے لئے دعا کرتے رہو۔ اور طلاق سے پرہیز کرو چونکہ نہایت بد، خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے، جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح مت توڑو"۔

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۳ء، البدر ۲۲ مئی ۱۹۰۳ء)

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی طبیعت جلالی تھی، انہوں نے

بیوی سے کسی قدر زبانی سختی کی اس پر خدا نے حکم دیا " یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو"۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صد ۷)

نیز الہام ہوا خذوا الرفق الرفق فان الرفق رأس الخیرات کہ نرمی کرو نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا ہے: اس الہام میں تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیولوں سے رفق اور نرمی سے پیش آؤ۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیولوں سے نیکی کرو، ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو (ایضاً صد ۵) اس بیان سے ظاہر ہے کہ اسلام بیولوں سے حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے، اور یہ کہ ان سے نیکی کی جائے اور ان کے لئے دعا کی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ درس القرآن صد ۹۴ پر فرماتے ہیں:

"یہاں میں تم لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اسلام میں کئی مسئلے موجود ہیں تاکہ انسان کی جان و مال و عزت کا نقصان نہ ہو، کوئی کسی کو دکھ نہ پہنچائے، مگر خود مسلمانوں ہی نے ایک مسئلہ کو تمام دکھوں کی جڑ بنا دیا ہے۔ حالانکہ نکاح آرام، دوستی اور راحت کے لئے تھا۔"

چنانچہ فرمایا لتسکنوا الیھا مگر بعض لوگ ایسے ہیں کہ نکاح کر کے نہ بساتے ہیں نہ طلاق دیتے ہیں۔ طلاق کی اجازت پر اگر یہ عمل کرتے تو عورتوں پر یہ ظلم و ستم نہ ہوتا۔ میں نے دنیا بھر میں مکہ ایک ایسا شہر دیکھا ہے جہاں عورت کو ذرا بھی تکلیف ہو، تو قاضی کی عدالت میں چلی جاتی ہے۔ اس وقت شوہر کو بلایا جاتا ہے اور حکم ہوتا ہے کہ یا تو ابھی طلاق دو یا آئندہ نیک سلوک کی ضمانت دو۔

دیکھو میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ عورتیں بہت ہی کمزور ہیں ان مظلوموں پر رحم کرو، ان سے نیکی کے ساتھ معاشرت کرو۔ (درس القرآن صد ۹۴)

خلاصہ یہ کہ اسلامی تعلیم یہی ہے کہ عورتوں سے نیک معاشرت کی جائے، اعلیٰ اخلاق سے برتاؤ کیا جائے اور اچھا نمونہ قائم کیا جائے۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

بقیہ : ایک مثبت کاوش

اور ایسی اولاد درحقیقت اس قابل ہو گی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں"۔ (ملفوظات جلد دوم)

(م - ا - خ)

بقیہ : سیرت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چنانچہ واپس آیا اور چپکے چپکے اپنی تلوار لینے چلا۔ اس نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک سے اس شخص کے گند کو صاف کر رہے ہیں پھر اس شخص پر نظر پڑی تو فرمانے لگے کہ آپ اپنی تلوار یہاں بھول گئے تھے میں نے احتیاط سے وہاں رکھ دی ہے۔ آپ لے جائیں۔ لیکن اس بستر کے بارہ میں کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی کوئی ملامت کی۔ اس شفقت بھرے سلوک کو دیکھ کر وہ شخص اپنے کئے پر بہت متأسف ہوا اور فوراً ایمان لے آیا۔

۱۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے سر کے اور داڑھی کے بال غیر مناسب طریقے سے بڑھے ہوئے تھے، حضور صلعم نے اسے ہدایت کی کہ مناسب حد تک بال تراش کر آئے۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد جب وہ شخص مسجد میں واپس آیا تو اس کے بال ترشے ہوئے تھے اور سر میں کنگھی کر رکھی تھی، داڑھی مناسب طریقہ سے ترشی ہوئی تھی۔ نہا دھو کر صاف ستھرے کپڑے پہن رکھے تھے، اسے دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس ڈراؤنی شکل سے جو تم نے بنا رکھی تھی اب اچھے نہیں لگتے۔

ایک اور موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص پھٹے پرانے کپڑے پہن کر آیا ہے اور ایسے لگتا تھا کہ اس کی حالت زار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا یا رسول اللہ یہ نہیں کہ میں بہت غریب ہوں۔ میں کھاتا پیتا ہوں اور اپنا سب کچھ خیرات میں دے دیتا ہوں اور خود تنگی و ترشی سے گزارہ کر کے اس حالت میں رہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسے نہیں کیونکہ اللہ نے اپنے بندے پر جو احسانات کئے ہیں وہ اس کی کیفیت دیکھنا چاہتا ہے اور اللہ نے اپنے بندے کو جو سہولتیں اور نعمتیں عطا کی ہیں وہ اس کی عکاسی اپنے بندے میں دیکھنا چاہتا ہے۔

● ● ●

محترم مشنری انچارج صاحب کی جرمنی واپسی

محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج جرمنی و نگران اخبار احمدیہ اپنی اہلیہ محترمہ کی علالت کی وجہ سے تقریباً ۳ ماہ امریکہ قیام کرنے کے بعد مورخہ ۱۹ نومبر کو جرمنی واپس تشریف لے آئے۔ آپ ان دنوں حسب معمول دینی اور جماعتی کاموں میں مصروف ہیں۔

چند "مذہبی" اعتقادات!

یہ مضمون پاکستان ہائی کورٹ کے ایک ایڈووکیٹ جناب اصغر علی گھرال کی کتاب "اسلام یا مُلّا ازم" میں سے لیا گیا ہے

چھوٹے تھے تو جن اسلامی مذہبی اعتقادات سے پہلے پہل واسطہ پڑا اور جن کا تذکرہ ہر مسجد میں ہر واعظ کیا کرتا تھا ان میں پہلا یہ تھا کہ چودھویں صدی ہجری ہی آخری صدی ہے اس سے آگے کسی صدی کا ذکر اسلامی کتابوں میں نہیں ملتا ہے اور قیامت اسی صدی کے اندر آنے والی ہے۔ قربِ قیامت کی نشانیوں میں بتایا جاتا تھا، کہ "عورتیں پردہ نہیں کریں گی اور شوہروں اور سُسر صاحبان کا ادب لحاظ نہیں کریں گی"۔ "چھوٹے بڑوں کا احترام نہیں کریں گے"۔ مسلمان اسلامی شعار چھوڑ کر "کرسٹانوں" جیسے حلیے بنا لیں گے۔ لوگ دیکھ رہے تھے کہ زمانہ گذرنے کے ساتھ یہ "آثار" نمایاں ہو رہے ہیں، اگرچہ بچپن میں بھی یہ بات مہمل سی لگتی تھی لیکن سوچتا تھا کہ اس کو DIS-PROVE کرنے کیلئے صدی کے اختتام کا انتظار کرنا پڑے گا۔ مگر جب چودھویں صدی پندرہویں صدی میں داخل ہوئی تو کسی ایک مولوی یا واعظ نے اپنی سابقہ تحریروں پر حیرت یا شرمساری کا اظہار نہیں کیا۔

دوسرا متنازعہ فیہ امر لاؤڈ سپیکر کے مسجد کے اندر استعمال کے بارے میں تھا۔ امرتسر میں مسجد خیر دین غالباً پہلی مسجد تھی جہاں لاؤڈ سپیکر نصب ہوا مگر ہندوستان بھر کے مسلمانوں میں اس کے خلاف زبردست ہیجان تھا۔ تمام ہندوستان کے قابل ذکر علماء کرام اور مفتیان دین نے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ دے رکھا تھا۔ استدلال یہ تھا کہ یہ ایک بدعت ہے شیطانی آلہ ہے۔ ہمارے اسلاف اس کے بغیر کام چلاتے رہے ہیں۔ لاؤڈ سپیکر بے وضو ہوتا ہے اس کا مسجد میں کیا کام؟ مذہبی بحثیں چلتی رہیں مگر یہ "شیطانی آلہ" پسپا نہیں ہوا۔ ٹس سے مس نہیں ہوا۔ آگے ہی آگے بڑھتا رہا۔ اس کی فتوحات جاری رہیں اور اب تو ہندو پاکستان میں شاید ہی کوئی مسجد اس کی دستبرد سے محفوظ ہو گی۔ البتہ اس کی مخالفت میں مقدس فتاویٰ آج بھی ہماری دینی کتب کی زینت بنے ہوئے ہیں! بلکہ اب تو مسجدوں میں لاؤڈ سپیکر کا بے تحاشہ استعمال ایک NUISANCE کے زمرہ میں داخل ہو گیا ہے۔ آپ شہروں میں پراپرٹی ڈیلروں سے تصدیق کر لیں۔ جہاں تک لاؤڈ سپیکر کی Shrilling آواز جاتی ہے ان حدود تک مسجدوں کے قرب و جوار میں مکانوں اور پلاٹوں کی قیمتیں گر گئی ہیں۔

دین کا تیسرا امتیازی نشان "فوٹو حرام" تھا اور تصویر بت پرستی کے مترادف تھی۔ جس گھر میں تصویر یا کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے کا گزر نہیں ہوتا تھا۔ بہشتی زیور اور تمام دینی کتب میں یہی لکھا ہے۔ سکولوں کالجوں میں جب کبھی کسی تقریب میں گروپ فوٹو ہونے لگتی تو دینیات کے ٹیچر اور مولوی صاحبان پیچھے ہٹ جاتے تھے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے "الہلال" میں تصویروں کا آغاز کیا تو ہندوستان بھر کے دینی حلقوں میں بڑی لے دے ہوئی۔ تصویر یا فوٹو تو ایک طرف، پرندوں اور جانوروں کی ڈرائنگ تک حرام قرار دی گئی تھی کہ قیامت کے دن ان میں جان ڈالنی پڑے گی۔!

فوٹو کے خلاف فتووں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ مجھے ذاتی طور پر اس کا ایک تلخ تجربہ بھی ہوا۔ میٹرک کی کلاس کا گروپ فوٹو میری زندگی کی پہلی تصویر تھی۔ بڑے شوق سے اسے فریم کروا کے گھر لایا سب کو دکھائی اور ایک کیل کے ساتھ کمرے میں آویزاں کر دی۔ مگر میں نے محسوس کیا کہ میری تہجد گزار اماں جان اسے دیکھ کر کچھ ایسی خوش نہیں ہوئیں۔ چند دنوں کے بعد انہوں نے اسے دیوار سے اتار کر صندوق میں بند کر دیا۔ تصویر ہونے کے علاوہ اس میں دوسری خرابی یہ تھی کہ خالصہ ہائی سکول ٹانڈہ میں میرے ہم جماعتوں میں سکھ اور ہندو بھی خاصی جماعت میں تھے۔

رحمت کے فرشتے والی روایت کا ان کے دل پر بھی گہرا اثر تھا گھر میں اس تصویر کی موجودگی میں وہ بے سکون سی رہنے لگیں۔ میں

مزید تعلیم کے سلسلے میں لاہور چلا گیا تو میری غیر حاضری میں والدہ صاحبہ نے تصویر صندوق سے نکال کر مویشیوں کی حویلی میں بالائے طاق رکھوادی جہاں سے غالباً کسی بلّی نے گستاخی کی اور وہ نیچے گر گئی۔ نہ صرف شیشے کا فریم چور چور ہوا، وہ وہیں گوبر میں خراب ہوتی رہی۔ جب میں نے واپس آکر اسے دیکھا تو وہ دو ٹکڑوں میں بٹ چکی تھی۔ صابن سے اسے دھونے کے باوجود بھینسوں کے گوبر بھرے کھُر لگنے سے میرے ان دوستوں کے چہرے تک مسخ ہو چکے تھے جن میں سے زیادہ تر ۱۹۴۷ء کے بعد بارڈر کراس کر چکے تھے اور اب ؎

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اَب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

جس مقام سے تصویر دو ٹکڑے ہوئی وہاں اتفاق سے میرا سب سے پیارا دوست دلیپ بھی کھڑا تھا۔ میں اسی کی ہیئتِ کذائی دیکھ کر رو پڑا۔ اماں جی عجیب ذہنی کشمکش میں مبتلا تھیں۔ ایک طرف انہیں اپنے لاڈلے بیٹے کے جذبات کو ٹھیس لگنے کا بھی صدمہ تھا مگر تصویر ایسی لعنت کو بھی گھر میں رکھنا کسی طور گوارا نہیں تھا۔

وقت گزرتا رہا اور لاؤڈ سپیکر کی مانند تصویر کی یلغار بھی جاری رہی۔ اب اس گھر میں اُنہی اماں جی کی اپنی تصویر بھی ہے۔ سارے خاندان کی تصویریں ہیں۔ ہر بچے کا اپنا اپنا البم ہے۔ اب اماں جی کو "رحمت کے فرشتے" کے تصویر سے گریز کا خدشہ بھی نہیں ہے۔ غالباً وہ سوچتی ہیں کہ جب اتنے بڑے بڑے جیّد علماء کرام کے گھروں میں بھی تصویروں کے انبار لگے رہتے ہیں تو کون باور کر سکتا ہے کہ ان کے گھروں میں "رحمت کے فرشتے" نہیں آتے ہوں گے۔ قیاس یہی ہے کہ رحمت کے فرشتوں میں بھی فوٹو کے خلاف پہلا سا تعصب باقی نہیں رہا ہو گا۔

اس زمانے میں لڑکیوں کی تعلیم کے خلاف بھی ایک تعصب تھا حد یہ ہے کہ سر سید احمد خاں ایسے عظیم ریفارمر جنہوں نے جدید تعلیم کے میدان میں کٹھ ملّاؤں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ لڑکیوں کی تعلیم یا کم از کم اعلیٰ تعلیم کے حق میں نہیں تھے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ یہ تعصب بھی خود بخود ختم ہو گیا اور "مُلّا" بھی اپنی بیٹیوں کی اعلیٰ تعلیم پر فخر کرنے لگے۔ آج گورنمنٹ کالج لاہور کی ایم اے کی کلاسز یا میڈیکل کالجوں میں داخلے کے اعداد و شمار ملاحظہ کریں!! سوال یہ ہے کہ:

کیا وقت کا سٹیم رولر ہی آہستہ آہستہ ان مخالفتوں کو دباتا

باقی صفحہ ۳۴ پر

اعلان بابت

تحریکِ وقفِ نو

اگر آپ جلسہ سالانہ ۱۹۸۹ء یو کے کی کیسٹیں سن چکے ہیں تو آپ یہ جان چکے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک جہان کا جہان اسلام کی طرف امڈا چلا آرہا ہے۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ دنیا کی سیادت و قیادت احمدی نوجوانوں نے ہی کرنی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مستقبل قریب میں عطا ہونے والی سیادت و قیادت میں آپ اور آپ کی اولادیں بھی حصہ دار ہوں تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریکِ وقفِ نو کے تحت اپنے پیارے بچے پیارے آقا کی جھولی میں ڈال دیں۔

آج ہی اپنے مشن ہاؤس یا شعبہ وقفِ نو فرانکفرٹ سے فارم تحریکِ وقفِ نو حاصل کر کے حضرت اقدس کی خدمت میں اپنی درخواستِ قبولیتِ وقف کے ہمراہ بھجوائیے۔ یاد رہے کہ اس تحریک کے تحت صرف وہی بچے وقف کیلئے پیش کئے جا سکتے ہیں جو ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو یا اس کے بعد پیدا ہوئے ہیں۔

جو حضرات آج سے قبل وقف کیلئے حضور پُرنور کی خدمت میں درخواست بھجوا چکے ہیں اور ابھی تک انہیں وقفِ نو کے حوالہ نمبر کیساتھ منظوری کی چٹھی لندن سے موصول نہیں ہوئی وہ بھی اپنی پہلی درخواست کا حوالہ دیتے ہوئے نئی درخواست مذکورہ بالا فارم کے ہمراہ حضور کی خدمت اقدس میں قبولیتِ وقف اور حوالہ نمبر کیلئے بھجوائیں اور جب انہیں مطلوبہ چٹھی لندن سے موصول ہو تو اس کی فوٹو کاپی شعبہ ہٰذا کو ارسال فرمائیں تاکہ واقفین کی فہرست میں ان کے بچے کا نام درج ہو سکے،

جن احباب نے اپنا بچہ قبل از پیدائش وقف کیا تھا بشرطیکہ ان کے پاس وقفِ نو کے حوالہ نمبر کی چٹھی ہو، وہ اس چٹھی کی فوٹو کاپی کے ہمراہ بچہ کی تاریخ پیدائش سے متعلق شعبہ ہٰذا کو خط لکھیں تاکہ واقفین کی فہرست میں ان کے بچہ کا نام درج ہو سکے۔

ایسے تمام احباب جو اس تحریک میں حصہ لے چکے ہیں ان کے پاس خواہ وقفِ نو کا حوالہ نمبر ہے یا نہیں ہے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مندرجہ ذیل تربیتی کورسز اپنے مشن ہاؤس سے طلب فرمائیں: (۱) بچہ کے امیدوار والدین کیلئے تربیتی کورس (۲) دو سال تک کی عمر کے واقف زندگی بچہ کے والدین کیلئے تربیتی کورس (۳) چار سال تک کی عمر کے واقف زندگی بچہ کے والدین کے لئے تربیتی کورس۔ (شعبہ وقفِ نو، مغربی جرمنی)

ہر احمدی کا موٹو کیا ہے؟

درج ذیل مضمون حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا ہے جو پہلی بار الفضل ۱۸ ر اگست ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا تھا۔

"الفضل" مورخہ ۱۶ ر اگست میں ایک نہایت لطیف نوٹ دیا گیا ہے کہ ایک احمدی کا کیا موٹو ہونا چاہیئے؟ اس نوٹ میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ایک احمدی کا موٹو قرآن مجید کے یہ الفاظ ہیں یعنی "ہر نیک کام میں دوسروں سے سبقت لے جاؤ"۔ واقعہ میں یہ ایک ایسا موٹو ہے جو ہر احمدی کو مدنظر ہونا چاہیئے اور ہمارے نوجوانوں کو اسے خوشخط لکھا کر اپنے کمرہ میں نمایاں جگہ نصب کرنا چاہیئے تاکہ ہر وقت انہیں خیال رہے کہ ہمارا نصب العین کیا ہے؟ اور دوسروں کو بھی معلوم ہو کہ ایک احمدی کا منتہائے نظر کیا ہے؟ لیکن ضروری نہیں کہ ہم کسی مضمون کو ہمیشہ خاص الفاظ میں ہی منحصر قرار دیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے ایک مضمون دو یا دو سے زیادہ عبارتوں کے ذریعہ ادا کیا جا سکے۔ پس مجھے اس موٹو پر اعتراض نہیں بلکہ میں اس کی پوری طرح تائید کرتا ہوا ایک واقعہ سناتا ہوں۔ کہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نے مجھے جبکہ میں ان سے قرآن مجید پڑھ رہا تھا فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس دجالی زمانہ کے مناسب حال ایک فقرہ میں اپنی جماعت کے سامنے تمام دین کا نچوڑ اور خلاصہ پیش کر کے ہر احمدی سے اقرار لیا ہے اور واقعہ میں دجالی زمانہ میں یہی فقرہ ہر احمدی کو مدنظر رہنا چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدّم رکھوں گا"

پھر آپ نے فرمایا، دیکھو پہلے زمانے میں لوگ دنیا کے کام دنیا کے لیۓ اور دین کے کام دین کی خاطر کرتے تھے۔ مگر دجال وہ قوم ہے کہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" یعنی ان کی تمام کوششیں اور کارروائیاں محض دنیا کے لیۓ ہیں۔ ان کی نماز' ان کی عبادت' ان کا گرجوں میں جانا' ان کا مشن کھولنا' ان کی تبلیغ' ان کا اخلاق حسنہ دکھانا، ان کا شفاخانے اور مدرسے جاری کرنا۔ سب درپردہ دنیا کے لیۓ اور اپنی حکومت اور غلبہ کے استحکام کے لیۓ ہیں اور دجال کے اثر کے ماتحت اب یہ وبا ساری دنیا میں پھیل گئی ہے۔ اور دنیا کی تمام قوموں میں یہ مرض سرایت کر گیا ہے کہ لوگ ہر کام میں دنیا کا آرام' اس کی منفعت اور اس کی آسائش ڈھونڈتے ہیں۔ کوئی کام بھی آخرت کی درستی اور عاقبت کو سنوارنے کے لیۓ نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر تحصیل علم کو لے لو۔ پہلے زمانہ میں علم سے غرض اخلاق کی تہذیب' اپنے فرائض کو پہچاننا اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس تھا لیکن اس زمانہ میں سکولوں کی تعلیم' کالجوں کی پڑھائی اور یونیورسٹیوں کی ڈگریاں لینا محض ملازمت کے حصول کے لیۓ ہے' اس لیۓ حضرت بانی سلسلہ نے بیعت میں اپنی جماعت کے ہر فرد سے یہ اقرار لیا کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدّم رکھوں گا"

یعنی میرے ہر کام' میری ہر حرکت اور ہر سکون میں دین مقدم ہوگا اور دنیا مؤخر۔ اخروی زندگی اصل ہوگی اور ورلی زندگی فرع۔ اب اس جامع فقرہ میں سب کچھ آگیا۔ مثلاً جو احمدی علم پڑھتا ہے بلکہ علم پڑھنے کے لیۓ ہزاروں روپیہ خرچ کر کے کیمبرج یا آکسفورڈ میں داخل ہوتا ہے گو وہ بھی تعلیم کے خاتمہ پر ملازمت میں داخل ہونا چاہتا ہے مگر اصل مقصد اس کا اس علم کے حصول سے دنیا نہیں بلکہ وہ بھی اقرار کرتا ہے کہ علم پڑھنے میں بھی

"میں دین کو دنیا پر مقدّم رکھوں گا"

پھر تعلیم سے فارغ ہو کر جب وہ شخص ملازمت میں داخل ہوتا ہے، تو اسی فقرہ کے ذریعہ وہ دوبارہ اقرار کرتا ہے کہ گو ملازمت ذریعۂ معاش ہے اور اپنے اور اپنے بال بچوں کے پیٹ بھرنے کے لیۓ میں نے ملازمت اختیار کی ہے مگر اس ملازمت میں بھی

"میں دین کو دنیا پر مقدّم رکھوں گا"

یعنی افسروں کو خوش کرنے کے لیۓ خدا کو ناراض نہ کروں گا، رشوت نہ لوں گا، ماتحتوں پر بے جا سختی نہ کروں گا۔ اسی طرح ایک تاجر اپنی تجارت

باقی صد ۳۴ پر

مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب شہید

کے مختصر

حالاتِ زندگی

مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب شہید قاضی احمد ضلع نواب شاہ میں رہائش پذیر تھے۔ آپ ۱۹۲۴ء میں قادیان کے قریب واقع ایک گاؤں تلونڈی جھنگلاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت مولوی رحیم بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے۔ ۱۹۳۸ء میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان سے میٹرک پاس کر کے فوج میں ملازمت اختیار کر لی تھی۔ اس طرح ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء کا عرصہ اسی ملازمت میں گزرا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ملازمت سے استعفیٰ دے کر زندگی وقف کر دی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ قیام پاکستان کے بعد جامعہ احمدیہ احمد نگر منتقل ہو گیا۔ وہاں آپ شدید بیمار ہو گئے اور جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کی اجازت سے بغرض علاج نواب شاہ چلے گئے۔ انہی دنوں کشمیر میں جنگ چھڑ گئی۔ ڈاکٹروں کی ضرورت کے پیش نظر حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو فضل عمر ہسپتال میں سرجری کی ٹریننگ حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا اور ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب شہید کو ان کے لئے خصوصی تعلیم و تربیت کی تاکید فرمائی۔ اس ٹریننگ کے بعد ڈاکٹر صاحب کو ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر میں طبی خدمات بجا لانے کیلئے بھجوا دیا گیا وہاں آپ ناصر آباد اور محمود آباد اسٹیٹ میں پانچ سال تک خدمات بجا لاتے رہے۔

تحریک جدید کے وقف سے فراغت کے بعد آپ نے قاضی احمد میں ہی پریکٹس شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دستِ شفا سے نوازا تھا۔ مریضوں کے ساتھ انتہائی ہمدردی اور کریمانہ اخلاق سے پیش آتے تھے اور غرباء کا مفت علاج کرتے۔ ان ہی بے لوث خدمات کی وجہ سے آپ کی تمام علاقہ میں عزت اور شہرت تھی۔ آپ کے پاکیزہ کردار اور اخلاق سے متاثر ہو کر سعید روحیں احمدیت کی طرف مائل ہوئیں۔ سندھیوں کے دو خاندانوں کو قبول حق کی توفیق ملی۔ آہستہ آہستہ قاضی احمد میں ایک مخلص اور فعال جماعت قائم ہوئی اور محترم ڈاکٹر صاحب شہید ۳۵ سال تک جماعت کے صدر رہے۔

تبلیغ کے ساتھ آپ کو دلی لگاؤ تھا اور آپ تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے، مالی قربانی میں بھی پیش پیش تھے۔ صد سالہ جشن تشکر (جوبلی فنڈ) میں ایک لاکھ روپے ادا کئے۔ تحریک جدید اور وقفِ جدید کے خصوصی معاون تھے۔ اسی طرح بیت الحمد سکیم، تعمیر ہال وقف جدید، ایوانِ محمود، انصار اللہ ہال اور مہمان خانہ کی تحریکات میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ڈاکٹر صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے احمدیت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت و عقیدت تھی زندگی بھر اپنے محبوب آقا کی اطاعت اور خوشنودی کا عہد بطریق احسن نبھایا۔ قاضی احمد میں بعض شرپسند عناصر کی طرف سے آپ کی شدید مخالفت جاری تھی۔ بارہا آپ کو قتل کرنے کی دھمکیاں دی گئیں۔ بعض ہمدرد احباب نے مشورہ بھی دیا کہ حالات کے پیش نظر قاضی احمد کی سکونت ترک کر دیں لیکن قاضی احمد جماعت کی محبت کی وجہ سے آپ نے نقل مکانی کو پسند نہ کیا۔

۲ اگست ۱۹۸۹ء کو تقریباً ۳ بجے بعد دوپہر اپنے کلینک میں گئے اور مطالعہ میں مصروف ہو گئے اور اپنے کمپاؤڈر کو (جو کہ ایک مخلص احمدی دوست ہیں) ادویات لانے کیلئے بازار بھجوایا۔ لیکن کمپاؤڈر نے جواباً کہا کہ جب آپ گھر چلے جائیں گے تو وہ دوائی وغیرہ بازار سے لے آئے گا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے اصرار کرنے پر وہ دوائیاں لینے چلے گئے۔ ابھی کمپاؤڈر کو گئے ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ ایک بارِیش شخص کلینک میں داخل ہوا، اس وقت آپ الفضل اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے اس شخص نے آپ پر فائر کئے۔ گولیاں آپ کے سینہ میں بائیں

باقی صہ ۳۴ پر

یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

پاکستان سے آمدہ بعض اطلاعات درج ذیل ہیں

خدام و لجنہ کے سالانہ اجتماعات منسوخ کر دیے گئے

حکومت نے جاری کردہ اجازت منسوخ کر دی

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات کی اجازت ایک دفعہ تحریری طور پر دینے کے بعد حکومت نے منسوخ کر دی ہے۔ یہ اجتماعات ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو منعقد ہو رہے تھے۔ اجتماعات کے آغاز سے ایک ہفتہ قبل ڈی سی جھنگ نے ان اجتماعات کے انعقاد کی تحریری اجازت دی۔ چنانچہ جمعہ ۲۰ اکتوبر کو شام ۴ بجے لجنہ اور خدام کے اجتماعات چار دیواری میں منعقد کیے گئے۔ لجنہ کا اجتماع احاطہ لجنہ میں اور خدام کا اجتماع مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ ۲۱ اکتوبر کو تحریری منسوخی کی اطلاع ملنے کے بعد اجتماعات منسوخ کر دیئے گئے۔

علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کے دو سرکردہ احباب یعنی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) اور دفتر امور عامہ کے دو کارکنان مکرم عبد الغفور صاحب اور مکرم محمد علی صاحب کو ربوہ پولیس نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو رات قریباً ساڑھے نو بجے ربوہ سے گرفتار کر لیا۔ چاروں احباب کو تھانہ صدر چنیوٹ میں نظر بند کر دیا گیا (آمدہ اطلاع کے مطابق بعد میں ضمانت پر رہا ہوئے)

جماعت احمدیہ منڈی بہاؤ الدین کے دو احباب کی گرفتاری

منڈی بہاؤ الدین کی جماعت احمدیہ کے تین افراد پر مقدمہ درج کر کے ان میں سے دو کو اس لیے گرفتار کر لیا گیا کہ دو سال قبل فوت ہونے والے ایک احمدی کی قبر پر جو کتبہ لگا ہوا ہے اس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ مقامی مجسٹریٹ نے درخواست ضمانت مسترد کر دی ہے۔ گرفتار شدگان میں ایک احمدی بزرگ کی عمر ۸۰ سال ہے۔

ربوہ میں دو مقامات سے پولیس نے کلمہ طیبہ مٹا دیا

مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو اے سی چنیوٹ ڈاکٹر محمد امجد ثاقب اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ سرور حسین کاظمی کے حکم پر ربوہ میں دو مقامات سے کلمہ طیبہ مٹانے کا "عظیم کارنامہ" سرانجام دیا گیا۔ یہ "سعادت" پولیس نے خود حاصل کی، جن دو جگہوں سے کلمہ طیبہ مٹایا گیا ہے، ان میں ایک مسجد دار النصر شرقی اور دوسری جگہ راجہ مارکیٹ میں واقع دوکان نوید شاپنگ سینٹر ہے۔

پیر محل اور خوشاب کے تین احمدیوں کی گرفتاری

گذشتہ دنوں پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ اور خوشاب میں تین احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے احمدیہ مخالف آرڈیننس نمبر ۲۰ کی خلاف ورزی کی ہے۔ تفاصیل کے مطابق پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک شخص محمد حمید الدین رضوی جنرل سیکرٹری منہاج القرآن نے ۲۹ اگست ۸۹ء کو پیر محل کے دو احمدیوں مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ اور مکرم غلام مصطفےٰ صاحب کے خلاف درخواست دی جس میں الزام لگایا گیا کہ گذشتہ برس سے یہ دونوں احباب شہر میں بدامنی پھیلانے میں مصروف ہیں اور انتظامیہ کے منع کرنے کے باوجود انہوں نے بیت الناصر واقع مدینہ بلاک کے دروازے پر جلی حروف میں کلمہ طیبہ لکھا ہے۔ درخواست گزار نے یہ دعویٰ کیا کہ قادیانی کلمہ طیبہ نہیں لکھ سکتے لہٰذا ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ چنانچہ اس پر پولیس نے متذکرہ بالا کارروائی کی۔ ان افراد کی مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۸۹ء کو سیشن کورٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ضمانت منظور کر لی۔ اس طرح یہ دوست ۲۲ دن تک اسیر راہ مولا رہے۔

ایک کیس خوشاب میں ہوا۔ مربی سلسلہ مکرم جاوید احمد صاحب جاوید کو نام نہاد محافظ ختم نبوت کے کہنے پر پولیس نے گرفتار کر لیا اور ۱۴ ایام تک قید میں رکھا۔ مکرم جاوید صاحب ۲۴ ستمبر کو ضمانت پر رہا ہوئے

روزنامہ الفضل اور دیگر جرائد پر مقدمے

بقیہ صفحہ نمبر ۲۸ پر

ڈاکٹر نعیم احمد طاھر
KARLS RUHE

ایٹمی توانائی

اور

انسان کا مستقبل

توانائی موجودہ ترقی یافتہ انسانی تہذیب کی ایک نہایت اہم ضرورت ہے۔ مروجہ ایندھن مثلاً کوئلہ، تیل اور قدرتی گیس وغیرہ زمین میں ایک خاص مقدار میں موجود ہیں، اور ایک دن یہ ختم ہو جائیں گے۔ اس لیے انسانی تہذیب کی بقا کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ توانائی پیدا کرنے کے متبادل ذرائع دریافت کیے جائیں۔

اس صدی کے ابتدائی نصف حصہ میں جو کئی اہم ایجادات ہوئیں ان میں سے ایٹمی توانائی کی دریافت ایک بہت اہم چیز ثابت ہوئی۔ جس نے دنیا کا سیاسی اور اقتصادی نقشہ تبدیل کر کے رکھ دیا۔ ایٹم کی مدد سے توانائی کی جو مقدار حاصل کی جاسکتی ہے وہ اتنی زیادہ ہے کہ باقی مروجہ ایندھنوں سے حاصل ہونے والی توانائی کی مقدار اس کے سامنے بالکل حقیر معلوم ہوتی ہے۔ ایٹمی توانائی دو مختلف ایٹمی عوامل کے دوران خارج ہوتی ہے جنکے نام ایٹمی فشن اور ایٹمی فیوژن ہیں۔ پہلے عمل میں ایک بھاری عنصر مثلاً یورینیم یا پلوٹونیم کے ایٹم کا مرکز (NUCLEUS) تقسیم ہو جاتا ہے اور تقسیم کے عمل میں بڑی مقدار میں توانائی خارج ہوتی ہے۔ ایک گرام یورینیم کو فشن کے عمل سے گذارنے سے اتنی توانائی پیدا ہوتی ہے جتنی تین ٹن کوئلہ کو جلانے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس موازنہ سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ ایٹمی توانائی کتنی اہم ہے۔ اس سے فائدہ مند کام بھی لیا جاسکتا ہے اور اگر یہی توانائی بڑے پیمانے پر پیدا کی جائے تو انسان کی ہلاکت کا موجب بھی بن سکتی ہے۔ ایٹم بم اسی اصول پر کام کرتا ہے۔ جنگ عظیم دوم کے آخری دنوں میں دو ایٹم بم جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے گئے۔ جن کے ہولناک اثرات کو آج تک انسان یاد کر کے کانپ جاتا ہے۔ دوسرے ایٹمی عمل یعنی فیوژن میں سب سے ہلکے عنصر ہائیڈروجن کے دو مخصوص قسم کے ایٹموں (ڈیوٹیریم اور ٹریٹیم) کے مرکزوں کو ایک دوسرے سے ملا دیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ دو ہلکے ایٹم مل کر ایک دوسرے عنصر یعنی ہیلیم کے ایٹم کو تشکیل دیتے ہیں اور اس عمل میں بھی بھاری مقدار میں توانائی خارج ہوتی ہے۔ سورج اور دیگر ستاروں سے خارج ہونے والی توانائی یعنی روشنی اور حرارت اسی عمل کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ہائیڈروجن بم بھی اسی اصول کے تحت کام کرتا ہے۔ اگر ایٹمی توانائی کو فائدہ مند کاموں کے لیے استعمال کیا جائے، تو یہ انسان کے مستقبل کی حفاظت کی ضمانت بن سکتی ہے۔ لیکن اگر اسی توانائی کا غلط استعمال کیا جائے تو یہی چیز انسان کو اتنی بڑی تباہی سے دوچار کر سکتی ہے جس کا اندازہ کرنا بھی شاید مشکل ہو۔ ایک تخمینہ کے مطابق اس وقت دنیا میں اتنے ایٹمی ہتھیار موجود ہیں کہ ان کے استعمال سے تمام دنیا کی آبادی کو کئی بار ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ یہ صورتِ حال قابلِ افسوس بھی ہے اور قابلِ تشویش بھی کہ انسان نے خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی نعمت سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اسے اپنی ہلاکت کے امکان کا موجب بنا لیا ہے۔

قابلِ قدر ــــ اور ــــ قابلِ تقلید ....

ایک جرمن احمدی خاتون کی سماجی بھلائی کی سرگرمیاں

بالنگن میں مقیم ایک جرمن احمدی خاتون محترمہ ماریون احمد صاحبہ سماجی بھلائی کے کاموں میں خاصی دلچسپی لیتی ہیں اور پاکستان سے ہجرت کر کے آنے والے احمدیوں کے مسائل حل کرنے میں مدد دیتی ہیں، مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کے نام اپنے ایک حالیہ خط میں تحریر فرماتی ہیں کہ ان کی خواہش ہے کہ ان کا ایڈریس اور ٹیلیفون نمبر اخبار احمدیہ میں شائع کروایا جائے۔ ان کا منشاء معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی ضرورت مند اُن کی خدمت سے استفادہ کر سکیں۔

FRAU MARION AHMAD

bei NAEEM AHMAD, BREITLE STR. 7

7460 BL.ENDINGEN - TEL. 07433 37454

وہ اپنے سماجی کاموں سے زیادہ تر ان احمدیوں کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہیں جو کیمپوں میں مقیم ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ صرف شاندار مکانوں کے حصول کے لیئے ہی مدد کرتی ہیں ـــ یہ درست نہیں، وہ ان کے جرمنی میں بہتر مستقبل کے لیئے کوشش کرتی ہیں۔

وہ کہتی ہیں کہ کئی احمدی قانونی طور پر ویزہ لے کر جرمنی آتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ وہ غلطی سے SCHWALBACH یا KARLSRUHE کے سیاسی پناہ گزینوں کے کیمپوں میں خود کو رجسٹر کروا لیتے ہیں حالانکہ وہ کیمپوں سے باہر اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ رہائش کی رجسٹریشن بھی کروا سکتے ہیں۔ سیاسی پناہ کی درخواست دیتے وقت اگر وہ یہ بتائیں کہ ان کے رشتہ دار جرمنی میں جہاں جہاں ہیں تو اکثر اوقات ان کو براہ راست وہاں بھی قیام کی سہولت مل سکتی ہے۔

جرمنی کے بعض صوبوں میں محکمہ سماجی بہبود (SOCIAL AMT) کی طرف سے سکول سے متعلقہ اشیاء کے لیئے مالی امداد ملتی ہے، سیاسی پناہ گزینوں کو ذاتی گاڑی رکھنے کی اجازت نہیں کیونکہ یہ ایک قابل فروخت جائیداد ہے اور نتیجتاً سماجی مالی امداد SOCIAL HELP سے محرومی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

وہ صرف ایسے سماجی معاملات میں مدد دیتی ہیں جہاں وہ محسوس کریں کہ احمدی اکیلے نبٹا نہیں سکتے یا زبان جاننے کی وجہ سے مشکل ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ہمارے لوگوں کیلئے جرمن زبان سیکھنا بہت ضروری ہے، ان کے پاس اتنا فارغ وقت ہے کہ بعض اوقات گذارنا مشکل ہو جاتا ہے اس کا صحیح مصرف جرمن زبان سیکھنا ہونا چاہیئے۔ وہ ایسے معاملات میں بھی مدد کرتی ہیں جہاں سماجی بہبود کے ادارے کسی وجہ سے انکار کر دیں یا کام کی زیادتی کی وجہ سے وقت پر مدد نہ کر سکیں۔

NECKARSULM میں انہوں نے ایک ایسے صاحب کی مدد کی جن کی اہلیہ فوت ہو گئی تھیں اور جن کے ۲ بچے دیکھ بھال کے محتاج تھے۔ ان صاحب کو ہسپتال دل کے آپریشن کے لیئے داخل ہونا تھا۔ محترمہ موصوفہ نے STUTTGART کے حکومتی ہیڈ کوارٹر کو لکھا وہاں متعدد بار فون کیئے اور دسمبر میں اس فیملی کو سٹٹ گارٹ میں دو کمرے کا مکان مل گیا۔

ADELSDORF میں ایک فیملی (نام حذف کیا جا رہا ہے) کی مدد کی اور آٹھ ماہ کی کوشش کے بعد انہیں WALDSHAT تبادلہ کروانے میں کامیاب ہو گئیں۔

HEIDENHEIM سے ایک احمدی کو ان کے بھائی کے پاس OFFERSHEIM منتقل ہونے میں مدد کی۔ یہ احمدی طویل عرصہ ہسپتال میں زیر علاج رہے تھے۔

دسمبر کے آغاز میں ایک اکیلی خاتون اپنے بچوں کے ساتھ جرمنی پہنچیں

انہوں نے ان کی پوری مدد کی اور کیمپ گئے بغیر چار دن کے اندر اندر انہیں سٹٹ گارٹ میں مکان دلوایا۔

صوبہ باویریا (BAYERN) میں سیاسی پناہ گزینوں کے حالاتِ زندگی خاصے مشکل ہیں کیونکہ بعض میاں بیوی کو بھی علیحدہ علیحدہ شہروں میں رہنا پڑتا ہے اور حکام کسی قسم کی رعایت نہیں کرتے۔ ایک شہر میں (نام حذف کیا جارہا ہے) دو احمدی خواتین صرف اپنے بچوں کے ساتھ رہ رہی ہیں اور ان کے خاوند چونکہ بعد میں جرمنی پہنچے اس لئے وہ دوسرے شہروں میں رہتے ہیں۔

اسی شہر میں ایک احمدی جو خاصے بیمار رہتے ہیں اور ان کو تیمارداری کی ضرورت ہے ان کے لئے خاصے عرصہ سے کوشش کر رہی ہیں کہ وہ دوسرے شہر میں اپنی بہن کے پاس منتقل ہو سکیں۔ یہ ایسے معاملات ہیں جن کے حل کے لئے حکام کے ساتھ مسلسل رابطہ درکار ہوتا ہے۔

بعض اوقات محترمہ موصوفہ کے پاس اپنے ذاتی معاملات نپٹانے کے لئے بھی وقت نہیں بچتا۔ اور وہ اپنے میاں کے ساتھ اکثر گھر سے باہر دوروں پر رہتی ہیں اور کیمپوں میں مقیم (احمدی) فیملیوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرتی ہیں۔ ہر شام ان کے شوہر کو مدد کے طالب لوگوں کے فون موصول ہوتے ہیں۔

ان کے لئے خوشی کی بات ہے کہ اس علاقہ میں یہ تاثر ہے کہ اس جماعت میں کوئی ہے جو دوسروں کی امداد کرنے پر ہمہ وقت تیار ہے کئی لوگ محض اس وجہ سے جماعت میں شمولیت کے خواہشمند ہیں کہ اس جماعت میں اتنا اچھا باہمی امداد کا جذبہ ہے اور کسی کو اس کے مسائل کے ساتھ اکیلا نہیں چھوڑا جاتا۔

شروع شروع میں نئے آنے والے احمدیوں کو خوف و تشویش لاحق ہوتی ہے لیکن جب انہیں یہ پتہ چلتا ہے کہ کوئی ان کی مدد کر رہا ہے تو یہ خوف اور تشویش دور ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات وہ اکیلے اپنے مسائل کے حل کرنے میں لگ جاتے ہیں۔

بطور معلومات وہ تحریر فرماتی ہیں:

- شائد آپ کو یہ معلوم نہ ہو کہ کپڑوں کے لئے مالی امداد کی درخواست سال میں دو مرتبہ دی جاسکتی ہے۔
- علاوہ ازیں سردیوں میں گھر کو گرم رکھنے کیلئے مالی الاؤنس بھی مل سکتا ہے۔
- صوبہ جات HESSEN اور RHEINLAND-PFALZ میں احمدی سیاسی پناہ گزینوں کے لئے ملک سے زبردستی نکالے جانے پر پابندی ہے اور اس صورت میں بچوں کی پرورش کے لئے مالی امداد حاصل کی جاسکتی ہے۔
- جب سیاسی پناہ کی درخواست ایک دفعہ عدالت سے رد کر دی جائے تو کام کرنے کی اجازت (ARBEITSERLAUBNIS) اور محکمہ روزگار سے زبان سیکھنے کے کورس کی مالی مدد لی جاسکتی ہے۔
- جب خاوند کو سیاسی پناہ مل جائے تو بیوی اپنا پاسپورٹ کاروائی رکوائے بغیر واپس حاصل کرسکتی ہے۔
- اگر سیاسی پناہ یافتہ کی شادی ایسے فرد کے ساتھ ہو جس کو پناہ نہیں ملی تو موخر الذکر اسی وقت تک جرمنی میں رہنے کا مستحق ہوگا یا ہوگی جب تک شادی قائم رہے۔ طلاق یا وفات کی صورت میں جرمنی قیام کی اجازت منسوخ ہو جائے گی۔

محکموں اور سماجی اداروں کے ساتھ گفتگو یا دوروں کے موقعہ پر وہ تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتیں اور اکثر اوقات خاصے دلچسپ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ قارئین سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محترمہ موصوفہ کے ایک مکتوب سے یہ رپورٹ تیار کی گئی۔ عبدالرحیم احمد)

دعائے مغفرت

مکرم و محترم مسعود احمد صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر "الفضل" کے فرزند اکبر اور مکرم عرفان احمد خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ کے بڑے بھائی مکرم سلمان احمد خان صاحب آف فرینکفرٹ بعمر ۴۲ سال چند یوم ہسپتال میں بیمار رہ کر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۸۹ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم نہایت مخلص احمدی، نیک سیرت اور لوگوں کے ہمدرد تھے۔ مرحوم کی تدفین فرینکفرٹ کے SÜDFRIEDHOF میں مورخہ ۱۳ نومبر ۸۹ کو ہوئی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ویانا میں تبلیغی پروگرام

میونخ مشن کی مساعی

مکرم و محترم امیر صاحب مغربی جرمنی جناب عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کی ہدایت کی روشنی میں تبلیغی نمائش ویانا (آسٹریا) میں لگائے جانے کے انتظامات مکمل کئے گئے۔ اس سلسلہ میں سوئٹزرلینڈ مشن کے ساتھ بھی رابطہ قائم رہا۔ ۳۱ر اکتوبر ۱۹۸۹ء کی صبح شہر کے اہم مقامات اور ویانا یونیورسٹی کے گرد و نواح میں میٹنگ کا دعوت نامہ تقسیم کیا گیا۔ ابتداءً یونیورسٹی کے اندرونی شعبہ جات میں اور بعدازاں یونیورسٹی کے دروازوں اور راہ داریوں میں کھڑے ہوکر دعوت نامہ تقسیم کیا گیا اسی دوران بعض احباب کے سوالات کے مختصر جواب بھی دیئے گئے اور تعارف کرواتے ہوئے اس میٹنگ میں شمولیت کی دعوت دی۔ علاوہ ازیں یونیورسٹی کے بعض پروفیسر صاحبان کو بھی دعوت نامہ پہنچایا گیا نیز مختلف کتب فروشوں کو بھی یہ دعوت نامہ دیا گیا۔ یکم نومبر کو مکرم مولانا مسعود احمد صاحب جہلمی اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ سے تشریف لے آئے ۲۔ نومبر کو مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب اور مکرم طارق حبیب صاحب فرینکفرٹ سے تشریف لاتے۔ اسی طرح مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جرمنی بذریعہ ہوائی جہاز ویانا پہنچے۔ ۲۔ نومبر کو ہوٹل ماریوٹ (   ) میں چار بجے بعد دوپہر سے ساڑھے پانچ بجے تک نمائش لگائی گئی۔ اسی طرح دیگر انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ تقریباً ساڑھے پانچ بجے مہمان آنا شروع ہو گئے۔ آٹھ بجے تک آنے والے مہمان نمائش کو ملاحظہ کرتے رہے، نیز ساتھ ساتھ انہیں تعارف کروایا جاتا رہا اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ اسی طرح مہمانوں کی خدمت میں منتخبہ آیات، احادیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی پیش کئے گئے۔ علاوہ ازیں اس موقع پر لٹریچر برائے تقسیم بھی مہیا کیا گیا تھا، جو کہ نمائش کے ہمراہ ایسے موقعوں پر رکھا جاتا ہے چنانچہ اکثر مہمانوں نے اس لٹریچر سے حسب خواہش کتب حاصل کیں۔ بعض مہمانوں نے کتب خرید بھی کیں۔ شام آٹھ بجے تک ۴۵ افراد نے اس نمائش سے استفادہ کیا۔ بعدازاں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جلسہ کی صدارت مکرم ڈاکٹر ڈے کان DR. DE KAN (مقامی آسٹرین غیراز جماعت دوست) نے کی۔ تلاوت اور ترجمہ کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب نے مہمانوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور مقررین کا تعارف کروایا۔ بعدازاں شیخ ناصر احمد صاحب آف زیورچ نے احمدیت کا جشن صد سالہ کی نسبت سے جماعتی تعارف تفصیل سے کروایا اس کے بعد مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے "یورپ میں اسلام اور احمدیت کی مساعی اور جدوجہد" کے بارہ میں تقریر کی۔ اس کے بعد حاضرین کو سوالوں کی دعوت دی گئی۔ آسٹرین اور ترک احباب نے نہایت عمدہ اور معقول انداز میں سوالات کرکے جماعت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔ تین عرب افراد نے جو محض فتنہ کی غرض سے اس پروگرام میں شامل ہوئے انہوں نے اپنی کج بحثی کا نمونہ پیش کیا جس کو تمام دیگر حاضرین نے نہایت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ سوال و جواب کے بعد تقریباً پونے گیارہ بجے یہ میٹنگ ختم ہوئی۔ بعدازاں مہمانوں کی خدمت میں مشروبات پیش کئے گئے اس دوران بھی سوال و جواب انفرادی طور پر جاری رہے اور مہمان نمائش کو ملاحظہ کرتے رہے بعض مہمانوں نے اپنے ایڈریس بھی دیے جن سے انشاءاللہ آئندہ رابطہ رکھا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پروگرام کے بہتر نتائج پیدا فرماوے اور جلد آسٹریا میں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آجائے۔

تأثرات: (۱) نمائش کے موقع پر ایک عرب ڈاکٹر بھی حاضر ہوئے اور انہوں نے بعد ملاحظہ نمائش اس رائے کا اظہار کیا کہ انہیں آج پہلی بار احمدیت کی صحیح تعلیم کو دیکھنے اور سننے کا موقعہ ملا ہے۔ وہ اپنے عرب دوستوں کو لازماً اس سے آگاہ کریں گے جو غلط پروپیگنڈہ احمدیت کے بارہ میں کیا گیا ہے اس کی حقیقت بھی لوگوں پر واضح کریں گے۔

بقیہ صد ۳۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

ایک کامیاب داعی الی اللہ سے تعارف

شعبہ تبلیغ کا چارج سنبھالتے ہی مکرم امیر صاحب اور میرے کئی دوستوں نے مجھے اس طرح سے کامیاب داعی الی اللہ مکرم محمد عبداللہ صاحب سے ملنے کے لئے توجہ دلائی کہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ محترم ضرور صاحب علم اور صاحب شرع بزرگ ہوں گے۔ چنانچہ مکرم بشارت احمد صاحب کی بدولت میں ان صاحب سے متعارف ہوا تو میرے لئے ضروری ہو گیا کہ میں احباب جماعت کو بھی ان صاحب سے متعارف کرواؤں۔ مکرم عبداللہ صاحب قصبہ چنڈوں کلاں نزد ربوہ کے رہنے والے ہیں۔ ان کے والد محترم نے ایک خواب میں دیکھا کہ ان کا ہاتھ خود حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے حضرت مرزا ناصر احمد رحمہ اللہ کے ہاتھ میں دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے احمدیت قبول کر لی مکرم عبداللہ صاحب ایک پسماندہ گاؤں سے تعلق رکھنے کی بنا پر صرف مڈل تک ہی تعلیم حاصل کر سکے۔ کچھ عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے اصطبل کے نگران رہے۔ اور پھر حضور نے بسلسلہ معاش عراق بھجوانے کا انتظام فرما دیا۔ کچھ عرصہ وہاں رہے۔ ستمبر ۱۹۸۴ء میں جرمنی آ گئے۔ یہاں جس جگہ انہیں رہائش ملی اس علاقہ میں کوئی احمدی نہ تھا چنانچہ انہوں نے حضور اقدس کی خدمت میں لکھا کہ میں یہاں بالکل اکیلا رہنے کے سبب بہت اداس رہتا ہوں اور پاکستان جانا چاہتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا آپ نے بالکل نہیں جانا۔ اللہ تعالیٰ یہاں بہت جلد جماعت قائم کرنے والا ہے۔ پھر ۸۵ء میں حضور نے ان سے ہر سال کم از کم ایک بیعت کروانے کا عہد لیا چنانچہ کچھ عرصہ بعد خدا نے یہ معجزہ دکھایا کہ وہاں نہ صرف بیعتیں ہوئیں بلکہ اور احمدی بھی آ گئے۔ اور انہیں جماعت کا صدر بنا دیا گیا۔

جب میں نے ان سے طریقہ تبلیغ دریافت کیا تو کہنے لگے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجتا رہتا ہوں۔ اپنے عہد کو نبھانے کیلئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھنے کے علاوہ خود بھی کثرت سے دعائیں کرتا رہتا ہوں۔ فرمانے لگے میرا طریقہ تبلیغ کچھ اس طرح ہے کہ:

(۱) میں سلیم الفطرت لوگوں سے دعاؤں کے ساتھ ذاتی تعلقات پیدا کرتا ہوں گھر کھانے پر بلاتا ہوں اور دل کھول کر خرچ کرتا ہوں۔

(۲) اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ لوگ میرے مذہب میں دلچسپی لیں۔

(۳) پھر میں انہیں احمدیت کا مقصد اور نظام خلافت سے متعارف کرواتا ہوں پھر اسلام کے اخلاق فاضلہ بتاتا ہوں۔

(۴) ہمدردانہ رویہ سے لوگوں کے کام آتا ہوں اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں

(۵) ایسے دوستوں کو مشن ہاؤس اور جلسہ پر لے جاتا ہوں اور پھر حضور انور سے ملاقات کراتا ہوں۔

مکرم عبداللہ صاحب کی کوششوں سے اب تک ۹ افراد (دو جرمن، ۴ ترک اور ۲ پاکستانی) احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نو مبایعین کو عہد بیعت نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور مکرم عبداللہ صاحب کو اعلائے کلمہ حق اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے اور ہم سب کو ان کی تقلید کی توفیق عطا فرمائے

(عبدالشکور اسلم۔ نیشنل سیکرٹری تبلیغ، جرمنی)

بقیہ: یہ درد رہے گا......

گزشتہ چند دنوں میں مرکز سلسلہ ربوہ سے شائع ہونے والے اخبار و رسائل پر چار مقدمات دائر کئے گئے ہیں ان میں سے ایک مقدمہ ایک مولوی صاحب کی طرف سے اور تین مقدمات ہوم سیکرٹری پنجاب کی طرف سے دائر کئے گئے ہیں۔ اس طرح اب تک الفضل پر سات (اس کے دورِ نو کے بعد) ماہنامہ خالد پر چار مقدمات تشحیذ الاذہان پر تین اور تحریک جدید پر تین مقدمے دائر ہو چکے ہیں۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کا سالانہ اجتماع حکومت پاکستان کی طرف سے پختہ تحریری منظوری نہ ملنے کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا۔

لورے والا میں

دو احمدیوں کے مکانوں سے کلمہ طیبہ مٹا دیا گیا

مجسٹریٹ کی قیادت میں پولیس کی کاروائی

مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۹ء کو لورے والا ضلع وہاڑی کے دو احمدیوں کے گھروں سے کلمہ طیبہ مٹا دیا گیا۔ ایک گھر میں کلمہ طیبہ پر سیاہی پھیر دی گئی اور دوسرے گھر میں سیمنٹ سے ابھرا ہوا کلمہ چھینی اور ہتھوڑے سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ یہ ساری کاروائی سٹی مجسٹریٹ نے اپنی نگرانی میں کروائی۔ (بحوالہ روزنامہ "الفضل" ربوہ)

مغربی جرمنی سے مختلف تحریکات میں زیورات پیش کرنے والی

خُوش قِسمت خواتین

۱	محترمہ شاہین رفیع صاحبہ اہلیہ مکرم یحییٰ رفیع الدین صاحب	STUTTGART	ہار ایک عدد، کانٹے جوڑی، انگوٹھی ایک عدد، چوڑیاں دو عدد (دوسری بار)
۲	محترمہ امۃ الحیی صاحبہ اہلیہ مکرم شہباز احمد صاحب مرحوم (منجانب خاوند مرحوم)	EGELSBACH	کانٹے ایک جوڑی
۳	محترمہ نجمہ ناہید صاحبہ ملک، اہلیہ مکرم محمد نعیم صاحب	KURBACH	ہار ایک عدد کانٹے جوڑی انگوٹھی ایک
۴	محترمہ نسیم بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب	FRANKFURT	انگوٹھی ایک عدد
۵	محترمہ صدیقہ طاھرہ صاحبہ اہلیہ مکرم احمد دین صاحب	HEIL BRON	انگوٹھی ایک عدد
۶	محترمہ مریم افضل بذیشہ صاحبہ	MULHEIM/ROHR	ٹکہ ایک عدد
۷	محترمہ طاہرہ خالد صاحبہ	BREMEN	انگوٹھی ایک عدد، بالیاں ایک جوڑی
۸	محترمہ زاہدہ نسرین صاحبہ اہلیہ چوہدری ناصر احمد صاحب	BERLIN	انگوٹھی ایک عدد
۹	محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم عبدالرفیع صاحب	HANNOVER	انگوٹھی ایک عدد
۱۰	محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب	BIETRGHEIM	چوڑی ایک عدد
۱۱	محترمہ امۃ العزیز صاحبہ	RADEVORM WALD	انگوٹھی ایک عدد، پالیس جوڑی، لاکٹ بغیر زنجیر
۱۲	محترمہ فریدہ عشرت صاحبہ اہلیہ مکرم ظہیر احمد صاحب خالد	BRÜCKEN	بالیاں ایک جوڑی
۱۳	محترمہ جمیلہ بسرا صاحبہ اہلیہ مکرم خلیق احمد صاحب بسرا	FRANKFURT	انگوٹھی ایک عدد
۱۴	محترمہ خالدہ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد لطیف انجم صاحب	EUSKIRCHEN	ہار ایک، کانٹے جوڑی، انگوٹھیاں دو
۱۵	محترمہ نشاط اختر صاحبہ	MENDEN + LUDENSCHEID	چوڑیاں دو عدد
۱۶	محترمہ ثروت ناصر صاحبہ	MENDEN + LUDENSCHEID	ٹکہ ایک عدد
۱۷	محترمہ امۃ السلام صاحبہ	MENDEN + LUDENSCHEID	بالیاں دو عدد
۱۸	محترمہ اہلیہ صاحبہ غلام مرتضےٰ صاحب	MÜNCHEN REGION	ہار، کانٹے جوڑی، انگوٹھی
۱۹	محترمہ ثمینہ محمود صاحبہ	GROSS GERAU	انگوٹھی ایک عدد
۲۰	محترم محمد صادق ناصر صاحب	MENDEN + LUDENSCHEID	انگوٹھی ایک عدد
۲۱	محترمہ نائمہ حمید صاحبہ	GROSS GERAU	بالیاں دو عدد
۲۲	محترمہ امۃ المنان صاحبہ	MORFELDEN WALDORF	بالیاں دو عدد
۲۳	محترمہ سلیمہ منیر صاحبہ	MORFELDEN WALDORF	انگوٹھی ایک عدد
۲۴	محترمہ نعیمہ حمید صاحبہ	GINSHEIM	بندے ایک جوڑی
۲۵	محترمہ یاسمین عاقل خان صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عاقل خان صاحب	GINSHEIM	انگوٹھی ایک عدد
۲۶	محترمہ شیریں نصیر چغتائی صاحبہ معرفت مکرم ناز احمد صاحب ناصر	MORFELDEN	چوڑیاں دو عدد
۲۷	محترمہ ناصرہ لبنیٰ نذیر صاحبہ	SCHWETZINGEN	بالیاں دو عدد

رسالہ انصار اللہ کے خریدار متوجہ ہوں

مرکز سے آمدہ چٹھی نمبر $\frac{D\ 2936}{13-9-89}$ کے مطابق درج ذیل مستقل خریداران ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کے ذمہ بقایا رقوم ہیں۔ انصار بھائیوں سے درخواست ہے کہ جلد اپنا بقایا چندہ ادا کریں اور آئندہ سال کیلئے بھی ادائیگی فرما کر رسالہ کی معاونت جاری رکھیں۔ (اعجاز احمد، نیشنل معتمد اشاعت وقلمی دوستی)

	خریداری نمبر	میعاد چندہ		رقم واجب الادا
۱	۳۱۵۹	اپریل	۱۹۸۷ء	۶۰ مارک
۲	۳۰۱۲	جون	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۳	۳۱۱۳	اگست	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۴	۳۰۸۲	اگست	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۵	۳۱۷۵	مارچ	۱۹۸۹ء	۲۰ مارک
۶	۳۰۲۹	جون	۱۹۸۹ء	۲۰ مارک
۷	۳۰۱۱	جون	۱۹۸۹ء	۲۰ مارک
۸	۳۰۳۷	اگست	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۹	۳۱۴۷	مارچ	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۱۰	۳۱۱۲	اگست	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۱۱	۳۰۱۴	جون	۱۹۸۹ء	۲۰ مارک
۱۲	۳۰۸۳	اگست	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۱۳	۲۹۷۸	فروری	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۱۴	۳۰۳۲	مارچ	۱۹۸۹ء	۲۰ مارک
۱۵	۳۲۱۹	اکتوبر	۱۹۸۹ء	۲۰ مارک
۱۶	۲۹۹۶	اگست	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۱۷	۳۰۴۱	دسمبر	۱۹۸۷ء	۶۰ مارک
۱۸	۳۰۴۸	جولائی	۱۹۸۷ء	۶۰ مارک
۱۹	۳۰۴۹	دسمبر	۱۹۸۷ء	۶۰ مارک
۲۰	۳۰۵۱	دسمبر	۱۹۸۷ء	۶۰ مارک
۲۱	۳۰۹۶	دسمبر	۱۹۸۷ء	۶۰ مارک
۲۲	۳۱۲۴	دسمبر	۱۹۸۷ء	۶۰ مارک
۲۳	۲۹۵۹/۹۳	ستمبر	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۲۴	۲۹۵۹/۷۹	مئی	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۲۵	۲۹۵۹/۷۴	مئی	۱۹۸۹ء	۲۰ مارک
۲۶	۲۹۵۹/۷۵	مئی	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۲۷	۲۹۵۹/۸۰	مئی	۱۹۸۹ء	۲۰ مارک
۲۸	۲۹۵۹/۸۱	مئی	۱۹۸۸ء	۴۰ مارک
۲۹	۲۹۵۹/۸۹	جولائی	۱۹۸۹ء	۲۰ مارک
۳۰	۲۹۵۹/۹۱	جولائی	۱۹۸۹ء	۲۰ مارک

بقیہ : خوش قسمت خواتین

۲۸	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ	SCHWETZENGEN	انگوٹھی ایک عدد
۲۹	مکرم عبدالرشید بھٹی منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	RODGAU	انگوٹھی ایک عدد
۳۰	محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم محمد اسلم صاحب ناصر	SOEST	انگوٹھی ایک عدد
۳۱	محترمہ نسرین بشارت صاحبہ	WEISENHEIM	انگوٹھی ایک عدد
۳۲	محترمہ شاہدہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد صاحب شاہد	FULDA	چوڑیاں چار عدد
۳۳	محترمہ عابدہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد خاور صاحب	GINSHEIM	انگوٹھی ایک عدد
۳۴	محترمہ ام البشاریٰ صاحبہ	GINSHEIM	چوڑی ایک عدد
۳۵	محترمہ امۃ العزیز انور صاحبہ اہلیہ مکرم محمد انور صاحب	GINSHEIM	انگوٹھی ایک عدد
۳۶	محترمہ رشیدہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب درویش	GROSS GERAU	بالیاں ایک جوڑی
۳۷	محترمہ بشریٰ شاہین صاحبہ	KASSEL	انگوٹھی ایک عدد
۳۸	محترمہ رخسانہ نعیم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نعیم صاحب خالد	LÜBEC	کانٹے ایک جوڑی
۳۹	محترمہ امۃ الجمیلہ صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب سلیمانی		بُندے دو عدد، انگوٹھی ایک عدد۔

نوٹ: اگر کوئی نام غلط چھپ گیا ہو یا زیور کا اندراج غلط ہو تو مہربانی فرما کر شعبہ تحریک جدید مغربی جرمنی کو مطلع فرمائیں۔ خاکسار عبدالرشید بھٹی)

جماعتی خبروں کا خلاصہ

• مورخہ ۶ اگست ۱۹۸۹ء بروز اتوار کو ہمبرگ کے قریب NAHE، میں جماعت احمدیہ کی طرف سے خریدے گئے نئے سینٹر جس کا نام حضور اقدس نے "مہدی آباد" تجویز فرمایا ہے وسیع پیمانے پر ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس میں تقریباً ۴۰ جرمنوں نے شرکت کی۔ اس تقریب میں فرینکفرٹ سے نیشنل عاملہ کے بعض ممبران نے بھی شرکت کی۔

• ریجن ہمبرگ میں BADSEGEBERG, PINNEBERG, KIEL کے میئر صاحبان کو قرآن کریم کے تحفہ کے ساتھ درخت کا تحفہ بھی پیش کیا گیا اور معززین کو جماعت کا تعارف بھی کروایا گیا علاوہ ازیں اس خبر کو اخبارات نے نہایت اچھے انداز میں شائع کیا اسی طرح NORDEN میں جرمنوں کے ساتھ ایک تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی جس میں ۵۰ جرمنوں نے شرکت کی۔

• فرینکفرٹ میں مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت کامیاب انعقاد ہوا جس میں مقررین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر اظہارِ خیال کیا۔ مقررین میں جناب مسعود احمد صاحب دہلوی سابق ایڈیٹر الفضل نے نہایت مؤثر انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ جرمنی کے مختلف مقامات پر جماعتوں نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے کئے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا۔

• یورپ کی جملہ مجالس انصار اللہ کا یورپین اجتماع مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو انگلستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا جس میں حضور اقدس نے اپنے روح پرور خطاب سے نوازا۔

• امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ توقع ہے کہ جماعت کی بھاری اکثریت اس جلسہ میں شرکت کرے گی

• مکرم ومحترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے گذشتہ ماہ بعض جماعتوں کا تفصیلی دورہ کیا۔ آپ نے جماعتوں کی تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ ان جماعتوں میں برلن، کولون، کوبلنز، اور ہمبرگ شامل ہیں۔

ولادت

(۱) مکرم انیس احمد چوہدری آف ہمبرگ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۹ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام راحیل ہُندل تجویز کیا گیا ہے۔

(۲) مکرم محمد انور یوسف صاحب آف فرینکفرٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳۱ جولائی ۸۹ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام رفیع احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ کا پوتا اور مولوی فخر الدین صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نواسہ ہے۔

(۳) مکرم نصیر الدین صاحب گل کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۹ اگست ۸۹ء کو بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام حضور اقدس نے ازراہِ شفقت امۃ النصیر تجویز فرمایا ہے۔

(۴) مکرم ادریس احمد صاحب صدر جماعت فلڈا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ نومبر ۱۹۸۹ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام مائدہ احمد تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو کے تحت زندگی وقف ہے

(۵) مکرم اعجاز احمد صاحب انور آف KELSTERBACH کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹ ستمبر ۱۹۸۹ء کو بچی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام رابعہ انور تجویز کیا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام بچوں کو نیک خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہوں۔ آمین۔

دعائے مغفرت

(۱) مکرم ناصر احمد صاحب قمر آف BUXTEHUDE کی نانی جان محترمہ حلیم بی بی صاحبہ گذشتہ دنوں ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ موصی تھیں۔

(۲) مکرم جمیل احمد صاحب گل آف OFFENBACH کی والدہ محترمہ انتقال کر گئی ہیں۔

احباب جماعت سے مرحومین کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

جشنِ صد سالہ تشکّر کے سلسلہ میں

کھیلوں کے مقابلہ جات

جشن تشکر کی تقاریب کے سلسلہ میں جوبلی سپورٹس کمیٹی کی جانب سے کھیلوں کے مختلف مقابلے اور تقاریب کا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ مقابلے انشاء اللہ العزیز جشن تشکر کے سال کے اختتام تک مختلف تقاریب کے مواقع پر منعقد ہوتے رہیں گے۔ گزشتہ عرصہ میں کھیلے گئے میچز کی رپورٹ درج ذیل ہے۔

فٹ بال میچ

مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۸۹ء کو گروس گراؤ KREIS SPORT PLATZ کے فٹ بال گراونڈ پر احمدیہ مسلم AHMADIYYA MUSLIM JUGEND اور UFR GROSS GRAU کی ٹیموں کے مابین ایک نہایت یادگاری اور دلچسپ میچ کھیلا گیا۔ اس میچ کی خصوصیت یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھیل ملاحظ فرمانے کے لئے گراؤنڈ پر تشریف لائے اور تمام میچ ملاحظ فرمایا۔ میچ سے قبل گروس گیراؤ کلب UFR کے صدر نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنے کلب کا جھنڈا پیش کیا، جس کے جواب میں حضور انور نے انہیں (جوبلی سپورٹس کمیٹی کی طرف سے جشن تشکر کی کھیلوں کی تقریبات کے لئے خصوصی طور پر بنوایا گیا) خوبصورت یادگاری جھنڈا دیا۔ اس موقعہ پر امیر صاحب محترم عبداللہ واگس ہاؤزر اور نائب امیر و صدر جوبلی کمیٹی چوہدری محمد شریف صاحب خالد بھی موجود تھے۔ حضور نے بچوں کو اس نہایت دلچسپ میچ کے اختتام پر شاباش دی۔ ان تمام بچوں کو بعد میں (باسکٹ بال میچ کے اختتام پر) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرداً فرداً پیار کیا اور اپنے دست مبارک سے یادگاری تمغے عطا کیئے۔

باسکٹ بال میچ

فٹ بال میچ کے ختم ہونے پر اسی گراؤنڈ سے ملحقہ خوبصورت انڈور ہال جو کہ KREIS SPORTHALLE کہلاتا ہے میں باسکٹ بال کا ایک میچ احمدیہ مسلم باسکٹ بال ٹیم اور TURNSPORT VEREIN گروس گیراؤ کے درمیان کھیلا گیا۔ حضرت امیر المومنین فٹ بال گراؤنڈ سے امیر صاحب و نائب امیر و صدر صاحب سپورٹس کمیٹی کے ہمراہ ہال میں تشریف لائے۔ میچ شروع ہونے سے قبل دونوں ٹیموں کا تعارف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے کروایا گیا۔ حضور انور نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کوچز، ٹرینرز اور اس میچ کو سپروائز کرنے والے دونوں جرمن امپائرز کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ حضور کے ہمراہ یادگاری گروپ فوٹوز بھی بنائے گئے۔ اس موقع پر احمدیہ جوبلی سپورٹس کمیٹی کی جانب سے یادگاری جھنڈا حضور نے گروس گیراؤ ٹیم کے کپتان کو دیا جس کے جواب میں انہوں نے بھی اپنے کلب کا نشان اور جھنڈا حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ میچ الحمدللہ احمدیہ مسلم ٹیم نے سخت مقابلہ کے بعد ۷۲ کے مقابلہ میں ۷۶ پوائنٹس سے جیت لیا۔ شائقین کی ایک کثیر تعداد نے یہ میچ دیکھا اور دونوں ٹیموں کو نعرے لگا کر داد دی۔ میچ جیتنے پر حضور انور نے احمدیہ ٹیم کو مبارکباد دی اور گروس گیراؤ کی ان کے عمدہ کھیل پیش کرنے پر بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔ حضور انور نے اعزاز رسول صاحب کوکب کے کھیل کو بھی سراہا۔ اس سے قبل وقفہ کے دوران کراٹے کے ماہر برادران خالد طارق، کاشف اور آصف نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

اختتامی تقریب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جس کے بعد اطفال الاحمدیہ نے ترانہ پڑھا۔ ازاں بعد خاکسار سیکرٹری جوبلی سپورٹس کمیٹی نے رپورٹ پیش کی۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مہمان باسکٹ بال ٹیم اور فٹ بال ٹیم کے علاوہ جشن تشکّر کی دیگر سپورٹس تقریبات و مقابلہ جات میں شرکت کرنے والے ایک صد سے زائد کھلاڑیوں کو اپنے دست مبارک سے صد سالہ جشن تشکّر کے یادگاری میڈلز عطا فرمائے۔ یاد رہے کہ یہ میڈلز جوبلی سپورٹس

کمیٹی نے جشن تشکر کے سال کے دوران منعقد ہونے والی کھیلوں کی تقریبات و مقابلہ جات میں نمایاں کارکردگی کرنے والے کھلاڑیوں میں تقسیم کرنے کیلئے خصوصی طور پر تیار کروائے ہیں۔

الحمد للہ علیٰ ذالک کہ ہماری کھیلوں کی ان سرگرمیوں کی بہت سی خبریں تصاویر کے ساتھ کئی مقامات پر اخبارات میں شائع ہوئیں۔

اسی طرح ماہ جولائی میں بھارتی قومی ہاکی ٹیم کے سابق کپتان اور معروف انٹرنیشنل کھلاڑی ظفر اقبال صاحب کی فرینکفرٹ آمد کے موقع پر جوبلی سپورٹس کمیٹی کے صدر چوہدری محمد شریف صاحب خالد نے ان سے ملاقات کے دوران انہیں قرآن مجید اور جوبلی کی یادگاری پلیٹ کا تحفہ دیا۔

بینس ہائم میں باسکٹ بال میچ

جشن تشکر سپورٹس کے سلسلہ میں UFL SPORT VEREIN بینس ہائم کی دعوت پر AKG SPORTHALLE میں احمدیہ مسلم باسکٹ بال ٹیم نے مورخہ ۲ اکتوبر کو مذکورہ بالا کلب کے خلاف باسکٹ بال کا ایک دوستانہ میچ کھیلا۔ یہ میچ بھی خدا کے فضل سے ہماری ٹیم نے ۴۲-۶۱ پوائنٹس سے جیت لیا۔ میچ کی نمایاں بات ہمارے ایک کھلاڑی امجد محمود ملک صاحب کی نمایاں کارکردگی تھی جنہوں نے ۳۶ پوائنٹس سکور کئے۔ علاوہ ازیں سید شکیل احمد اور محمد باقر خالد (ٹیم کے کیپٹن) نے بھی بہت عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ جمال احمد اور فخر احمد کا کھیل بھی قابل ذکر تھا میچ شروع ہونے سے پہلے UFL ٹیم کے کپتان نے احمدیہ مسلم ٹیم کو خوش آمدید کہا اور اس توقع کا اظہار کیا کہ دونوں ٹیموں کے درمیان ایسے دوستانہ میچز مستقبل میں بھی کھیلے جائیں گے۔ احمدیہ ٹیم کے کپتان محمد باقر خالد نے میزبان ٹیم کا شکریہ ادا کیا اور انہیں یادگاری جھنڈا پیش کیا۔ اس موقع پر دونوں ٹیموں نے اکٹھے گروپ فوٹو بنوائے۔ وقفہ میں منتظمین نے اکٹھے بیٹھ کر چائے پی۔ اس میچ کے انتظامات کے سلسلہ میں جماعت BENSHEIM کے مکرم سہیل حسن بھٹی صاحب اور مکرم خلیق الرحمان صاحب نے بہت تعاون کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ہمبرگ

ہمبرگ ریجن میں اب تک ریجنل سپورٹس کمیٹی نے ایک مقامی فٹ بال کلب TUS کے خلاف احمدیہ فٹ بال ٹیم کا ایک میچ آرگنائز کیا۔ اس دوستانہ میچ میں احمدیہ فٹ بال ٹیم کو ۳-۶ سے کامیابی حاصل ہوئی۔ اسی طرح باسکٹ بال کا ایک دوستانہ میچ SVR کلب کے خلاف کھیلا گیا جس میں آخری سکور یہ رہا۔ احمدیہ ٹیم ۶۶ پوائنٹس۔ SVR ٹیم ۵۶ پوائنٹس

۲۱ مئی کو بریمن شہر میں ایک لوکل ہاکی کلب کی ٹیم نے احمدیہ مسلم ہاکی ٹیم کے خلاف جشن تشکر کی سپورٹس تقریبات کے سلسلہ میں ایک دوستانہ میچ کھیلا۔ علاوہ ازیں لجنہ اماءاللہ ہمبرگ نے بھی سپورٹس پروگرام مرتب کر کے کھیلوں کے مقابلہ جات منعقد کروائے۔

میونخ

میونخ میں ریجنل سپورٹس کمیٹی نے ایک دوستانہ نمائشی باسکٹ بال میچ کا انتظام کیا جو کہ ایک مقامی جرمن سپورٹس کلب کے ہال میں کھیلا گیا۔ میچ کے اختتام پر مبلغ سلسلہ میونخ ریجن نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

فرینکفرٹ میں لوکل صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ کی زیر نگرانی ایک مقامی سکول کے سپورٹس ہال میں جشن تشکر کھیلوں کے مقابلہ جات کروائے گئے جن میں بیڈمنٹن، دوڑیں، والی بال وغیرہ شامل تھے۔ اس ہال کا انتظام اور ریفرشمنٹ جوبلی سپورٹس کمیٹی کی طرف سے کیا گیا تھا۔

کولون میں کبڈی میچ

مورخہ ۸ اکتوبر کو سٹٹگارٹ ریجن اور کولون ریجن کی ٹیموں کے مابین ایک صد سالہ جشن تشکر کبڈی میچ کا اہتمام کیا گیا جس میں سخت مقابلہ کے بعد کولون ٹیم کو کامیابی حاصل ہوئی۔ میچ کے اختتام پر کھلاڑیوں اور منتظمین نے ریجنل سپورٹس کمیٹی کی جانب سے دی گئی کھانے کی دعوت میں شرکت کی۔

قمر احمد عطاء
(سیکرٹری جوبلی سپورٹس کمیٹی)

تبدیلیٔ پتہ

چوہدری افتخار احمد صاحب ریجنل قائد سٹٹگارٹ کا پتہ تبدیل ہو گیا ہے۔ خدام نیا پتہ نوٹ فرمالیں۔

CH. IFTIKHAR AHMED

PFORZHEIMER STR. 237 - 7000, STUTTGART.

TEL. 0711 - 8892925

بقیہ : ڈاکٹر عبدالقدیر شہید

جانب پیوست ہوگئیں اور آپ وہیں پر شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ شہید نے اپنے پیچھے پانچ بچے چھوڑے ہیں :

۱۔ مکرم عبدالسمیع صاحب ایم ایس سی حال امریکہ
۲۔ مکرم عبدالحلیم صاحب ایم ایس سی حال پاکستان
۳۔ مکرم عبدالرفیق صاحب ایم ایس سی حال کینیڈا
۴۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمومن صاحب ایم بی بی ایس فضل عمر ہسپتال، ربوہ

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سندھ کے اس علاقے میں جماعتِ احمدیہ کے مخلصین کو بکثرت اپنی جان کی قربانیاں کرنے کی توفیق ملی ہے اور یہ خون کی ہولی جو احمدی جانوں سے کھیلی جارہی ہے یہ ایک منظم سازش کے تحت کھیلی جارہی ہے، اس سارے فتنہ کے پیچھے چند شرپسند کینہ پرور "علماء" ہیں جو مسلسل شرارتیں کروا رہے ہیں اور قتل جیسے گھناؤنے جرم پر اکسا رہے ہیں۔ ان سرکردہ شرپسندوں کے نام یہ ہیں :

۱۔ مولوی عبدالکریم بیڑوالا ضلع لاڑکانہ
۲۔ مولوی محمد صادق انٹر ، نواب شاہ
۳۔ ڈاکٹر الٰہی بخش سومرو ، نواب شاہ
۴۔ مولوی علی محمد آف قاضی احمد
۵۔ مولوی دوست محمد امام ریلوے سٹیشن مسجد نواب شاہ

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شرپسندوں کی ظالمانہ شرارتوں سے جماعت احمدیہ کو محفوظ رکھے اور شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اس مقدس مقصد کا بول بالا ہو جس کی خاطر انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ آمین۔

(رشید احمد چوہدری، لندن)

ضروری اطلاع

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ۳ نومبر کے خطبہ کی روشنی میں بیرون مجالس ہر ملک کا نیشنل قائد اب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کہلائے گا۔ اور یہ حضور انور کی نگرانی میں خدمات سرانجام دیں گے۔ (تفصیلات کیلئے خطبہ جمعہ ۳ نومبر ۱۹۸۹ء ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ : ہر احمدی کا موٹو

ہیں، ایک زمیندار اپنی زراعت میں، پیشہ ور اپنے پیشہ میں، ایک شادی کا خواہشمند، اولاد کا متمنی اولاد کے معاملہ میں اقرار کرتا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"۔

پس جس طرح محولہ بالا مضمون میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ہر احمدی اپنے کمرہ میں یہ لکھ کر نصب کرے کہ "ہر نیک کام میں دوسروں سے سبقت لے جاؤ" میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ اس عربی فقرہ کے علاوہ کہ جسے ممکن ہے بہت سے غیر از جماعت نہ سمجھ سکیں، احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنا یہ موٹو بھی خوش خط لکھ کر اپنے کمروں میں لٹکائیں کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

بقیہ : چند مذہبی اعتقادات

چلا جاتا ہے ؟ کیا مشیّتِ ربّانی خیر کثیر کی طرف خود بخود رہنمائی کر رہی ہے اور فطرت کا خاموش انقلاب فرد کی فطری صلاحیتوں کی آزادانہ نشوونما کے لئے سرگرم عمل ہے ؟

عورت کامل انسان ہے اس کی آدھی گواہی اور آدھی دیت اسی قبیل کے مضحکہ خیز تعصبات ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ خود بخود ختم ہو جاتے ہیں اور پھر ڈھونڈے سے بھی ایسے موقف کی تائید بس کوئی ڈاکٹر اسرار، کوئی میاں محمد طفیل اور کوئی صدر ضیاء الحق نہیں ملتا۔ ۔۔۔ ("اسلام یا مُلّا ازم" صہ ۵۰ تا ۵۳، طبع اوّل)

ضروری اعلان

"اخبار احمدیہ" کے آئندہ شمارہ سے آپ کے خطوط پر مشتمل سلسلہ "قلمدان" شروع کیا جا رہا ہے۔ یہ کالم ایسے خطوط کے لئے مخصوص ہیں جن کا تعلق معاشی، معاشرتی، سماجی، مذہبی اور دیگر مسائل سے ہے، اپنا نقطۂ نظر اور خیالات دوسروں تک پہنچانے کیلئے قلم اٹھائیے۔ آپ کی رائے سے ہمارا اتفاق ضروری نہیں ہے تاہم ہر سنجیدہ تحریر کے لیے یہ کالم حاضر ہیں ۔۔۔۔۔ (ادارہ)

اعلانات

وقفِ جدید — اور ہماری ذمہ داریاں

وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے میں بہت قلیل عرصہ رہ گیا ہے اور ابھی تک وعدہ جات کا ٹارگٹ پورا نہیں ہوا۔ تمام احباب جماعت، لجنہ اماء اللہ اور مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی جملہ کوششیں بروئے کار لاکر اس قلیل عرصہ میں وعدہ جات سے بڑھ کر ادائیگی کرنے کی کوشش فرمائیں۔

وقف جدید ایک بہت ہی بابرکت مالی تحریک ہے جس کا اجراء حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اور یہ تحریک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے اعلیٰ مقاصد حاصل کرنے میں بہت کامیاب رہی ہے۔

اس یاد دہانی کے ساتھ کہ مالی تحریکات کے چندہ جات میں جماعت احمدیہ مغربی جرمنی بیرونی ممالک میں اکثر صفِ اول میں رہتی ہے تمام ممبران و ممبرات جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر وقف جدید کا چندہ ادا کریں تاکہ ۲۰ دسمبر تک ادائیگی کی رپورٹ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی جاسکے۔ خدا تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے اور آپ کی جانی و مالی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین

(عبد الکریم زاہد، نیشنل سیکرٹری وقف جدید)

درخواست دعا

(۱) مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج مغربی جرمنی و نگران اخبار احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ گذشتہ تین ماہ سے زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے درد دل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ کو جلد اور مکمل شفا یابی عطا فرمائے۔ آمین (ایڈیٹر)

دعائے مغفرت

(۲) مکرم منصور احمد صاحب چیمہ سابق ایڈیشنل سیکرٹری مال مغربی جرمنی کے بڑے بھائی مکرم منظور احمد صاحب چیمہ چند روز ہسپتال میں بیمار رہنے کے بعد مورخہ 25 نومبر 89ء کو اللہ کو پیارے ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی اور سلسلہ احمدیہ کے شیدائی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

برائے توجہ

جملہ مجالس انصار اللہ مغربی جرمنی

جملہ عہدیداران و ممبران انصار اللہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ نئے احمدیہ مسلم سینٹر بمقام بونامیس (فرینکفرٹ) میں مجلس انصار اللہ کا الگ دفتر قائم کر دیا گیا ہے اور ٹیلیفون بھی لگ گیا ہے جس کا نمبر 069-5077034 ہے، ملاقات کیلئے بونامیس سنٹر کا پتہ یہ ہے۔

AHMADIA MUSLIM CENTER

GENFER STR. 12 — BONNAMES

6000 FRANKFURT/MAIN

نیز دوستوں کو آگاہی ہو کہ ہمارا دفتر جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اتوار عام طور پر ایک بجے سے پانچ بجے تک کھلا رہے گا۔ دوستوں کا اگر ان دنوں میں فرینکفرٹ آنا ہو اور مجلس کے متعلق کوئی کام ہو تو مندرجہ بالا اوقات اور دنوں میں اپنے دفتر میں تشریف لے آئیں۔

(۲) تمام ناظمین علاقہ و زعماء اعلیٰ سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اپنی اپنی مجالس کا بجٹ سال ۱۹۸۹ء جو کہ آمد/خرچ پر مشتمل ہو، بناکر ارسال کریں تاکہ مرکز ربوہ کو مطلع کیا جاسکے۔

(۳) معتمد مال اب مکرم سید محمد احمد گردیزی صاحب کی بجائے مکرم شرافت اللہ خان صاحب کو مقرر کیا گیا ہے اس لئے آئندہ چندہ کی وصولی کی STATEMENTS ان کو مجلس کے دفتر کی معرفت ارسال کریں۔ گرانٹ وغیرہ کی وصولی کیلئے خاکسار کو تحریر کریں۔ یاد رہے کہ گرانٹ کی وصولی یا تقاضا سے پیشتر گذشتہ گرانٹ کا حساب دینا ہوگا۔ مہر نیاز احمد اعظم

(معتمد عمومی۔ نیشنل مجلس انصار اللہ فرینکفرٹ)

سالانہ تربیتی کلاس

تمام جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں تربیتی کلاس کا انعقاد تمام ریجنز میں کیا جا رہا ہے انشاء اللہ۔ حتمی تاریخوں نیز نصاب کے بارہ میں بعد میں اطلاع دے دی جائیگی۔ تمام صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس بات کا اہتمام کریں کہ ہر جماعت کی اس کلاس میں نمائندگی ہو۔ (طاہر محمود، نیشنل سیکرٹری تعلیم)

جشنِ تشکر کے سلسلہ میں

خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے

ریجنل اجتماعات کا انعقاد

فرینکفرٹ: ریجن فرینکفرٹ کا دوسرا ریجنل اجتماع مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۹ء کو بمقام گروس گیراؤ صبح ۹ بجے پرچم کشائی کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم نیشنل قائد صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ اور مکرم ریجنل قائد فرینکفرٹ ریجن نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ پرچم کشائی کے دوران فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم، اسیران راہ مولا زندہ باد اور دیگر پرجوش نعروں سے گونج اٹھی بعدازاں اجتماع کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ افتتاحی خطاب مکرم نیشنل قائد صاحب نے فرمایا آپ نے خدام و اطفال کو نہایت قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے اسی دوران اطفال کے اجتماع کا پروگرام شروع ہوا۔ جس کا افتتاح مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج نے فرمایا۔ بعدازاں اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ نماز ظہر و عصر کے معاً بعد دینی معلومات کا پروگرام تھا جس میں خدام نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

اختتامی خطاب میں سیکرٹری اجتماع مکرم ذوالفقار احمد صاحب قمر نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ اس اجتماع میں ۴۴ مجالس نے شرکت کی۔ اس طرح اجتماع کی کل حاضری ۵۰۴ خدام، ۷۵ اطفال اور ۳۰ زائرین پر مشتمل تھی۔ رپورٹ کے بعد ریجنل قائد مکرم مبشر احمد صاحب طاہر نے خدام سے خطاب کیا اور اپنے تمام منتظمین، خدام و اطفال اور دیگر زائرین کا اجتماع میں رونق افروز ہونے اور اجتماع کو کامیاب کرنے پر تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم نیشنل قائد صاحب نے انعامات تقسیم کیے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ عہد اور دعا کیساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ہمبرگ: ہمبرگ ریجن کا ایک روزہ اجتماع مورخہ ۲۵ جون کو تقریب پرچم کشائی کیساتھ شروع ہوا اس تقریب میں مکرم نیشنل قائد صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ اور ریجنل قائد صاحب ہمبرگ نے جرمنی کا پرچم لہرایا۔ اجتماع کا باقاعدہ افتتاح مکرم عبدالباسط صاحب طارق مبلغ سلسلہ نے کیا اپنے خطاب میں انہوں نے خدام کو اجتماع کے دوران نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے بعد علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

اختتامی اجلاس میں مکرم نیشنل قائد صاحب نے خطاب کیا اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعدازاں آپ نے اجتماع کے دوران نمایاں کارکردگی پیش کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کیے۔ اختتامی تقریب میں "شہدائے احمدیت" کے موضوع پر ایک نہایت دلچسپ فیچر پروگرام مکرم ظہور احمد صاحب ریجنل قائد ہمبرگ ریجن اور مکرم الطاف قدیر صاحب نے پیش کیا جسے بہت پسند کیا گیا اس اجتماع میں ۲۷ مجالس کے ۳۴۰ خدام اور ۱۵۰ اطفال شریک ہوئے خدام کے ساتھ ساتھ اطفال الاحمدیہ کا بھی علیحدہ اجتماع منعقد ہوا۔

کولون: کولون ریجن کا ریجنل اجتماع حسب پروگرام تقریب پرچم کشائی سے شروع ہوا۔ مکرم نیشنل قائد صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ اور مکرم لئیق احمد صاحب منیر نے جرمنی کا پرچم لہرایا۔ افتتاح کا باقاعدہ افتتاح مکرم لئیق احمد صاحب منیر مبلغ سلسلہ نے فرمایا۔ خدام و اطفال کے اس ریجنل اجتماع علمی پروگراموں کے علاوہ ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کیے گئے۔

مکرم فلاح الدین خان صاحب نیشنل قائد جرمنی نے انعامات تقسیم کئے اور خدام سے اختتامی خطاب فرمایا۔ اجتماع میں ۲۲ مجالس کے ۱۹۰ خدام اور ۳۰ اطفال شامل ہوئے۔

میونخ: خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ میونخ ریجن کا سالانہ اجتماع حسب روایت پرچم کشائی کی تقریب سے شروع ہوا۔ اس تقریب میں مکرم نیشنل قائد صاحب نے لوائے

باقی ص 38

نیشنل قیادت خدام الاحمدیہ کے تحت

چار ریجنز میں

اطفال الاحمدیہ کے تربیتی کیمپ کا انعقاد

نیشنل قیادت مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مغربی جرمنی کے چار ریجنز' فرینکفرٹ' کولون' میونخ اور ہمبرگ میں اطفال الاحمدیہ کیلئے تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ میں اطفال کو قرآن کریم' حدیث شریف' تاریخ اسلام' تاریخ احمدیت کے علاوہ مغربی تہذیب کے بد اثرات کے متعلق بھی پڑھایا گیا۔ تمام کیمپ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔

فرینکفرٹ : فرینکفرٹ میں تربیتی کیمپ احمدیہ سینٹر لونامیس میں تا اگست منعقد ہوا۔ جس کا افتتاح مکرم و محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مشنری انچارج مغربی جرمنی نے فرمایا۔ اور اطفال کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ دوران کیمپ اطفال کو مقررہ مضامین پڑھائے گئے۔ اس دوران ایک پکنک کا پروگرام بھی ترتیب دیا گیا تھا جس کے تحت اطفال کو فرینکفرٹ کے نزدیک ایک پُر فضا مقام LOCH MUHLE لے جایا گیا۔ کیمپ کے اختتام پر محترم مشنری انچارج صاحب اور مکرم نیشنل قائد صاحب مغربی جرمنی نے اطفال کو نصائح فرمائیں اور اس کیمپ سے صحیح معنوں میں استفادہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ کیمپ میں ۸۰ اطفال نے شرکت کی۔

ہمبرگ : سات روزہ تربیتی کیمپ "مہدی آباد" میں منعقد ہوا۔ امام مسجد فضل عمر ہمبرگ مکرم عبدالباسط صاحب طارق نے کیمپ کا افتتاح فرمایا۔ تعلیمی پروگراموں کے علاوہ اطفال کو دو مرتبہ پکنک کیلئے لے جایا گیا۔ اختتامی روز محترم امام صاحب اور ریجنل قائد ہمبرگ مکرم ظہور احمد صاحب نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ اس تربیتی کیمپ میں ۱۳۲ اطفال شامل ہوئے۔

میونخ : اطفال الاحمدیہ کے مجوزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد ۲۶ اگست تا یکم ستمبر مشن ہاؤس میونخ میں ہوا۔ جس میں ۱۳ اطفال نے شرکت کی۔ کیمپ کے دوران بچوں کو مقررہ نصاب پڑھانے کے علاوہ جوبلی سے متعلق ویڈیو فلم بھی دکھائی گئی۔ اس کے علاوہ پکنک کا پروگرام بھی کیا گیا کیمپ کی خاص بات حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اختتامی تقریب میں شرکت تھی انہوں نے اپنے خطاب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک کے بارہ میں روشنی ڈالی۔ آخر میں تقریب انعامات منعقد ہوئی۔

کولون : کولون کے تربیتی کیمپ میں ۳۰ اطفال شامل ہوئے۔ مکرم لئیق احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے افتتاح فرمایا۔ مجوزہ نصاب پڑھانے کیلئے اطفال کو پکنک کے پروگرام پر بھی لے جایا گیا۔ اختتامی تقریب محترم امام صاحب کولون اور ریجنل قائد صاحب نے اطفال کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ آخر میں اطفال کو انعامات سے بھی نوازا گیا۔

ضروری اعلان

تمام قائدین مجالس کو بجٹ اور تجنید فارم ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ برائے کرم اولین فرصت میں مکمل کر کے بھجوا دیں نیز تحریک جدید کے وعدہ جات کی فہرست بھی ارسال فرمائیں۔ جن مجالس کو بجٹ اور تجنید کے فارم اب تک نہ ملے ہوں وہ ریجنل قائدین سے رابطہ کریں۔ (محمد یعقوب۔ نیشنل ناظم تجنید خدام الاحمدیہ)

گمشدگی رسید بک

مجلس خدام الاحمدیہ OLPE کی رسید بک ۲۲۵۱۔ تا ۲۳۰۰ کہیں گم ہو گئی ہے" خدام مطلع رہیں اور اس رسید بک پر چندہ نہ دیں نیز اگر کسی دوست کو یہ گمشدہ رسید بک ملے تو فرینکفرٹ مشن میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

بقیہ : ویانا میں تبلیغی پروگرام

(۲) دو عرب احباب نے نمائش دیکھنے کے بعد بعض عربی زبان کی کتب کا آرڈر دیا۔ انہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کیا کہ عیسائیت کے مقابلہ کے لیئے جماعت احمدیہ نے جرمن زبان میں لٹریچر تیار کیا ہے۔

(۳) ایک آسٹرین دوست نے جرمن زبان میں کتب دیکھ کر نہایت مسرت کا اظہار کیا اور تمام کتب کی کاپیاں حاصل کر کے لے گیئے۔

(۴) ایک آسٹرین نے جرمن ترجمہ قرآن اور بعض دیگر کتب خریدیں تاکہ وہ اپنے دیگر اقربا رتک انہیں پہنچا سکیں۔

(۵) ایک جرمن فیملی کتب کی CATALOG اور دیگر کتب لے کر گئی اور وعدہ کیا کہ وہ فرینکفرٹ مشن سے رابطہ کرے گی۔

(۶) ایک غیراز جماعت پاکستانی دوست نے کتب کی نمائش دیکھ کر اس بات کا اظہار کیا کہ پاکستانی مولویوں نے یقیناً قوم کو دھوکہ میں مبتلا کر رکھا ہے، اور وہ آئندہ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کریں گے اور رابطہ رکھیں گے۔

مکرم عبدالماجد صاحب اور مکرم راحت صاحب آف آسٹریا بالخصوص شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس موقع پر مہمان نوازی کا فریضہ انجام دیا۔ نیز اہلیہ صاحبہ مکرم عبدالماجد صاحب جنہوں نے مسلسل محنت سے تمام مہمانوں کو کھانا تیار کر کے مہیا کیا۔ اسی طرح DR. DE KAN جن کے خصوصی تعاون سے اسی پروگرام کو منعقد کیا گیا۔ علاوہ ازیں میونخ ریجن کے چند دوست خاص طور پر صدر صاحب میونخ مکرم منور احمد صاحب ناصر اور مکرم نذیر احمد صاحب، مکرم بشارت احمد امینی صاحب کہ جن کی کوششوں سے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں مدد ملی۔ (نوٹ : یہ رپورٹ مکرم و محترم بشارت احمد صاحب محمود مبلغ میونخ کی رپورٹ کی روشنی میں تیار کی گئی ہے۔)

بقیہ : ریجنل اجتماعات

خدام الاحمدیہ اور مکرم بشارت محمود صاحب نے جرمنی کا پرچم لہرایا۔ بعد ازاں مکرم بشارت محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے اجتماع کا باقاعدہ افتتاح کیا علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد کیئے گئے۔ اختتامی تقریب میں مکرم نیشنل قائد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا اور انعامات تقسیم کیئے۔ اجتماع میں ۱۶ مجالس کے ۱۰۰ خدام اور ۱۰ اطفال نے شرکت کی۔

سٹٹگارٹ

: پرچم کشائی کی روایتی تقریب کے ساتھ اس ریجنل اجتماع کا آغاز ہوا۔ لوائے خدام الاحمدیہ مکرم نیشنل قائد، اور جرمنی کا پرچم مکرم محمد جلال صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے لہرایا۔ افتتاحی خطاب میں مکرم نیشنل قائد صاحب نے خدام کو نظم و ضبط کے ساتھ اجتماع کے پروگراموں میں شامل ہونے کی تلقین کی۔ اس اجتماع میں ۱۲ مجالس کے خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ حسب پروگرام علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مکرم محمد جلال صاحب شمس نے خدام کو اپنی ذمہ داریاں کماحقہ نبھانے کی تلقین کی اور دیگر قیمتی نصائح سے نوازا۔ مکرم نیشنل قائد صاحب نے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کیئے۔ عہد و دعا پر اجتماع کا اختتام ہوا۔

برلن

برلن ریجن کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۳۰ جولائی کو منعقد ہوا۔ پرچم کشائی کی تقریب میں مکرم نیشنل قائد صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ اور مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ نیز انہوں نے اجتماع کا باقاعدہ افتتاح بھی فرمایا۔ خدام و اطفال کے اس اجتماع میں حسب روایت علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ نمایاں کارکردگی کرنے والے خدام و اطفال میں مکرم نیشنل قائد صاحب نے انعامات تقسیم کیئے۔

صد سالہ جوبلی فنڈ میں پانچ صد یا اس سے زائد وعدہ کی صد فی صد ادائیگی کرنے والے احباب — (تیسری قسط)

(۱)	چوہدری عبدالسلام صاحب	MÜNSTER
(۲)	منور احمد صاحب ناصر	————
(۳)	نذیر احمد صاحب	————
(۴)	محمد ابراہیم صاحب	RODELHEIM
(۵)	امجد اقبال صاحب	BREMEN
(۶)	سلطان احمد صاحب	CRUMSTADT
(۷)	محمد سرور بٹ صاحب	(نیشنل سیکرٹری۔ تحریک جدید)

U.K.'S First & Largest Circulated URDU DAILY ESTABLISHED 1971
ABC CERTIFIED
MONDAY OCTOBER 23,1989
THE DAILY JANG LONDON
روزنامہ جنگ لندن
25p
قیمت فی پرچہ ۲۵ پنس
جلد ۱۸ — پیر ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء • ۲۲ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ — نمبر ۲۲۵

غیر قانونی طور پر سالانہ اجتماع کرنے پر قادیانیوں کے خلاف مقدمہ ۴ افراد کو گرفتار کر لیا گیا

پولیس اشتعال پھیلا رہی ہے۔ راجہ غالب

چنیوٹ (نمائندہ جنگ) ضلعی انتظامیہ کے احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر قادیانیوں کے سات سرکردہ افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے چار کو گرفتار کر لیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ربوہ میں انجمن خدام الاحمدیہ اور الجنہ اماءاللہ کے تحت بیت المہدی اور فٹ بال گراؤنڈ پر اسپورٹس کے نام پر اجتماعات کرنے اور سپیکر کے استعمال کرنے کے لئے اجازت لی۔ جس کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے نوٹس لیا اور ضلعی انتظامیہ کو آگاہ کیا کہ بیت المہدی ان کی عبادت گاہ ہے اس میں سپورٹس یا کھیلوں کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا دراصل قادیانی اسپورٹس کی آڑ میں اپنے مذہبی اجتماعات منعقد کرنا چاہتے ہیں جو امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے اس سلسلہ میں منظوری کے احکامات واپس لے لئے لیکن گزشتہ روز خطیب ربوہ مولانا خدا بخش نے درخواست دی اور مولانا اشرف ہمدانی، مولانا فقیر محمد اور صاحبزادہ طارق محمود نے گزشتہ شب ربوہ میں انتظامیہ کے افسران کو بتایا کہ قادیانی قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اجلاس منعقد کر رہے ہیں۔ جس پر انتظامیہ نے سات افراد کے خلاف مقدمہ درج کر کے ۴ افراد مرزا خورشید ناظم امور عامہ، مرزا غلام احمد، محمد علی اور عبدالغفور کو گرفتار کر لیا جبکہ تین ملزمان عبدالغفور ایڈووکیٹ سرگودھا، حافظ مظفر احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور فدا حسین وڑائچ کی گرفتاری کیلئے پولیس چھاپے مار رہی ہے۔ یاد رہے کہ مرزا خورشید احمد اور مرزا غلام احمد مرزا طاہر خلیفہ ربوہ کے چچازاد بھائی ہیں۔ دوسری طرف قادیانیوں نے دوسرے روز بھی ۱۱ بجے تک اجلاس جاری رکھا اور آخر میں اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کی طرف سے پابندی کا حکم سن کر اجلاس ملتوی کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ اس کے بعد قادیانیوں نے اقصیٰ چوک سے ریلوے پھاٹک تک جلوس نکالا جس میں غلام احمد کی جے اور انجمن خدام الاحمدیہ زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ دریں اثناء لاہور سے نمائندہ جنگ کی اطلاع کے مطابق لاہور قادیانیوں کی جماعت کے سیکرٹری راجہ غالب احمد نے کہا ہے کہ پنجاب پولیس قادیانی رہنماؤں کو خواہ مخواہ جھوٹے الزامات لگا کر انہیں حراست میں لیکر اشتعال انگیزی پھیلانا چاہتی ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ، چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری میں سے کوئی بھی ہماری بات سننے کو تیار نہیں۔ ہمیں ہمارے بنیادی حقوق سے محروم نہ کیا جائے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس میں کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ۲۰ اکتوبر کو ربوہ میں ہونے والے اجلاس کی باقاعدہ اجازت متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے تحریری طور پر حاصل کی گئی تھی مگر اجلاس کے آغاز میں اسسٹنٹ کمشنر آئے اور اجلاس ختم کرنے کا حکم دیا۔ بعد ازاں مقامی پولیس بغیر وجہ بتائے ناظر امور عامہ مرزا خورشید احمد، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ایم جی احمد کو گرفتار کر کے کسی نامعلوم جگہ پر لے گئے۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ دونوں شخصیات کا انتظامی امور سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے ہمارے لئے قابل احترام اور معزز افراد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مقامی پولیس ان پر تبلیغ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کرنا چاہتی ہے انہوں نے کہا کہ یہ چار دیواری کے اندر ایک تربیتی اجلاس تھے۔ جن کا تبلیغ اور اشاعت سے کسی قسم کا کوئی پہلو نہیں نکلتا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزا خورشید احمد اور ایم جی احمد کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور آئندہ اس قسم کی کارروائیاں بند کی جانی چاہئیں۔

THE NEW MILLAT — Monday 23rd October 1989.
Studio 4, 1-7 Well Street, Hackney, London E9 7QX
Tel: 01-986 8171. Fax: 01-986 5176
Registered as a Newspaper at the Post Office
25p
نیو ملت
سوموار 23/10/89
ہفتہ اتوار ۲۱/۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء / ۲۰/۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے چار عہدیدار گرفتار، عبادت گاہ بند کر دی گئی

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ برطانیہ کی پریس ریلیز کے مطابق ربوہ جماعت احمدیہ کے دو اعلیٰ افسران مرزا خورشید احمد ناظر امور عامہ اور مرزا غلام احمد ناظر اصلاح و ارشاد مقامی کو دو دیگر کارکنان سمیت ان کے گھروں سے گزشتہ جمعہ کی شام گرفتار کر لیا گیا ہے، پولیس نے گرفتاری کی کوئی وجوہات نہیں بتائیں، ہر چار افراد کو ربوہ سے چنیوٹ تھانہ منتقل کر دیا گیا ہے، پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ربوہ کو جمعہ ۲۰ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ اور لجنہ کے سہ روزہ اجتماعات شروع ہوئے، جن میں ملک بھر سے نمائندگان شرکت کے لیے آئے، مگر ان اجتماعات کے شروع ہوتے ہی اے سی چنیوٹ اور پولیس کے دیگر افسران نے مطالبہ کیا کہ اجتماعات فوری طور پر ختم کر دیئے جائیں، حالانکہ ان اجتماعات کی منظوری باقاعدہ تحریری طور پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ سے حاصل کر لی گئی تھی پانچ سال میں پہلی مرتبہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے ان اجتماعات کے انعقاد کی اجازت دی تھی، جماعت احمدیہ کے ذمہ دار افراد نے پولیس سے تحریری حکم نامہ دینے کے لیے کہا۔ پہلے تو انہوں نے انکار کیا مگر بعد میں تحریری حکم دینے پر دونوں اجتماعات کی کارروائی کو بند کر دیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان رشید احمد چوہدری نے کہا ہے کہ کھاریاں میں مقامی پولیس نے جماعت احمدیہ کی عبادت گاہ کو سربمہر کر دیا ہے حالانکہ علاقہ کے افراد نے پولیس کو یہ بیان دیا تھا کہ ہمیں احمدیوں سے کوئی شکایت نہیں ہے۔

نیو ملت لندن جمعہ 29 ستمبر

نواب شاہ میں احمدی ڈاکٹر کو گولی مار دی گئی

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کی ایک پریس ریلیز کے مطابق نواب شاہ ضلع میں جماعت احمدیہ کے امیر ڈاکٹر عبدالقدوس کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے کلینک میں کام کر رہے تھے کلینک مریضوں سے بھرا ہوا تھا کہ تین افراد آئے اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب ان کا ایک آدمی سخت بیمار ہے اسے فوری طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدوس ضروری ادویات تھیلے میں ڈال کر ان کے ہمراہ ہوئے جب وہ کلینک کے عقب میں لال بلڈنگ کے پاس پہنچے تو انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ان کی میت ربوہ پہنچا دی گئی ہے جماعت احمدیہ کے مطابق سندھ میں اب تک ۱۹ احمدیوں کو ہلاک کیا جا چکا ہے

روزنامہ جنگ لندن

جماعت احمدیہ کے ترجمان کی وضاحت

لندن (پ ر) جماعت احمدیہ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری نے جنگ لندن میں ۳ اکتوبر ۸۹ کو شائع شدہ مولانا منظور چنیوٹی کے "بیان مرزا طاہر احمد نے گزشتہ سال واضح طور پر میرے بارے میں پیشگوئی کی تھی کہ منظور احمد چنیوٹی ۱۵ ستمبر ۱۹۸۹ء سے قبل ختم ہو جائے گا۔ ریزہ ریزہ ہو جائے گا اور ذلت کی موت مر جائے گا" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولانا چنیوٹی نے غلط بیانی کی ہے۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد نے ہرگز کوئی ایسا بیان نہیں دیا۔ رشید احمد چوہدری نے کہا کہ اس کے برعکس خود مولانا چنیوٹی نے یہ اعلان کیا تھا۔ اگلے سال ۱۵ ستمبر تک میں تو ہوں گا قادیانی جماعت زندہ نہیں رہے گی۔" (جنگ ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء) مولانا کے اس دعویٰ کے جواب میں امام جماعت احمدیہ نے جو کہا تھا وہ یہ تھا "انشاء اللہ ستمبر آئے گا اور ہم دیکھیں گے کہ احمدیہ نہ صرف زندہ ہے بلکہ زندہ تر ہے اگر منظور چنیوٹی زندہ رہا تو ایک ملک بھی اس کو ایسا دکھائی نہیں دے گا کہ جس میں احمدیت مر گئی ہو اور کثرت سے ایسے ملک دکھائی دیں گے جہاں پر احمدیت از سر نو زندہ ہوئی ہے یا احمدیت نئی شان کے ساتھ داخل ہوئی ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲۵ نومبر ۱۹۸۸) جماعت احمدیہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ دنیا نے دیکھ لیا کہ امام جماعت احمدیہ نے جو کہا تھا صحیح ثابت ہوا گزشتہ سال کے دوران ۶۱ ہزار افراد سے زائد جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور احمدیت اب تک دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں مستحکم ہو چکی ہے۔

روزنامہ جنگ لاہور
جمعرات 19 صفر 1410ھ 21 ستمبر 1989ء

انتخابات سے لاتعلقی کا اعلان

چند روز ہوئے ذرائع ابلاغ نے قومی اسمبلی میں احمدیوں کیلئے مخصوص کی گئی نشست پر انتخاب کے پروگرام کا اعلان کیا تھا جسے قومی اخبارات نے بھی شائع کیا ہے اس بارے میں جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار اس امر کی وضاحت کی جا چکی ہے کہ قومی اسمبلی یا کسی بھی صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کیلئے مختص کی گئی نشستوں پر انتخاب میں حصہ لینا احمدی اپنے اعتقاد اور ضمیر کے منافی سمجھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے افراد نے اپنے ایمان عقیدہ اور ضمیر کے عین مطابق انتخابی فہرستوں میں بطور ووٹر اپنے ناموں کے اندراج نہیں کرائے اور اگر کسی احمدی کا ووٹ کسی انتخابی فہرست میں درج بھی ہے تو ایسا اسکی اطلاع اور رضامندی کے بغیر ہوا ہے اور ایسے ووٹوں کی منسوخی کے لئے متعلقہ افراد کی جانب سے متعلقہ حکام کو اطلاع دی جا چکی ہے۔

اس صورتحال میں کہ احمدیوں نے اپنے ووٹ نہیں بنوائے احمدیوں کے حلقہ نیابت اور نمائندگی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں بھی قومی اور صوبائی اسمبلی میں احمدیوں کے لئے مختص کی گئی نشستوں پر کسی احمدی نے انتخاب میں حصہ نہیں لیا تھا اور یہ نشستیں خالی ہی رہی تھیں۔

اس واضح صورتحال کے بارے میں جماعت احمدیہ وفود کے ذریعے بھی اور تحریری طور پر بھی چیف الیکشن کمشنر کو مطلع کر چکی ہے اور یہ بات بار بار ریکارڈ پر لائی جا چکی ہے کہ احمدیوں کے لئے مختص کی گئی نشستوں پر انتخاب کا کوئی بھی آئینی، قانونی یا اخلاقی جواز نہیں ہے۔ اور ان نشستوں پر انتخاب انصاف قانون اور نیابت کے مسلمہ اصولوں کی خلاف ورزی اور بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کے مترادف ہے۔

اس قسم کے انتخابات میں اگر کوئی مفاد پرست کسی نشست پر بطور احمدی حصہ بھی لیتا ہے تو وہ کسی بھی صورت میں احمدیوں کا نمائندہ نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی اسے احمدی اپنا نمائندہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اسے احمدیوں کا نمائندہ قرار دیا جانا چاہیئے۔

مرزا خورشید احمد
ناظر امور عامہ

ABC CERTIFIED باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

THE DAILY HAIDER RAWALPINDI

روزنامہ حیدر راولپنڈی

رجسٹرڈ نمبر ار ۳۴

جلد ۹ | پیر ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۹ء ۲۱ ربیع الاول ۱۴۱۰ ہجری، کاتک ۲۰۴۶ بکرمی قیمت ۲/۵۰ روپے | شمارہ ۲۹۱

جماعت احمدیہ کے سرکردہ افراد کی گرفتاری بلاجواز اور غیر قانونی ہے

ایک انتہائی پُرامن اور تربیتی اجتماع پر پابندی لگانا آئینی تحفظات اور بنیادی انسانی حقوق کے منافی ہے

راولپنڈی (نیوز ڈیسک) جماعت احمدیہ راولپنڈی نے ربوہ میں جماعت احمدیہ کے بعض سرکردہ عہدیداروں کی غیر قانونی اور بلاجواز گرفتاری پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ اور اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ جماعت کے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیمیں ۵۰ سال سے زیادہ عرصہ سے ہر سال تربیتی اجتماعات منعقد کرتی آ رہی ہیں۔ جن میں دینی اور تربیتی پروگراموں کے علاوہ صحت جسمانی کے بعض مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں۔ اس سال بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے ۱۵ اکتوبر کو ایک تحریری حکمنامہ کے ذریعہ خدام الاحمدیہ کو ۲۰ سے ۲۲ اکتوبر تک ربوہ میں تربیتی پروگرام پر مبنی یہ اجتماع منعقد کرنے کی اجازت دی تھی۔ چنانچہ ملک بھر سے ہزاروں افراد اس اجتماع میں شرکت کے لئے ربوہ پہنچے اور پوری قانونی پابندی کے ساتھ چاردیواری کے اندر اجتماع کا آغاز ہوا مگر مقامی انتظامیہ نے چند شورش پسند عناصر کے زیر اثر بغیر کسی جواز کے اجتماع روکنے کی کوشش کی اجتماع کے منتظمین نے جب اس بات پر اصرار کیا کہ چونکہ یہ اجتماع ڈپٹی کمشنر کی باضابطہ تحریری اجازت کے تحت ہو رہا ہے۔ اس لئے اگر اسے روکنا مقصود ہے۔ تو تحریری حکمنامہ دیا جائے مگر مقامی پولیس اور انتظامیہ نے کوئی تحریری حکم دینے کی بجائے ۲۰ اکتوبر کی رات کو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر امور عامہ اور جماعت کی قابل احترام شخصیت مرزا خورشید احمد اور چند دیگر افراد کو بلاجواز غیر قانونی طور پر گرفتار کر لیا۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کی چند واجب الاحترام شخصیات کی بلاجواز گرفتاری انتظامیہ کی ایک ایسی اشتعال انگیز کارروائی تھی کہ اگر جماعت احمدیہ کے افراد جبکہ ہزاروں کی تعداد میں ملک کے طول و عرض سے بھی ربوہ میں جمع تھے۔ نظم و ضبط اور صبر و تحمل کا مظاہرہ نہ کرتے تو نتائج کچھ بھی ہو سکتے تھے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اس قسم کی کارروائی کا مقصد اس کے سوا اور کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ شدید ہیجانی اور اشتعال انگیز کیفیت پیدا کر کے ملک میں بدامنی پیدا کی جائے اور اس طرح جمہوری عمل کو نقصان پہنچایا جائے۔ تاہم جماعت نے انتہائی صبر و تحمل سے کام لے کر اس سازش کو ناکام بنا دیا۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ ایسی چنیوٹ نے ۱۹ اکتوبر کو اپنی ایک مشتعل تحریر دی۔ جس کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی زیر ہدایت دی گئی اجازت واپس لی جا رہی تھی۔ گویا ۱۹ اکتوبر کی اس تحریر سے قبل اجتماع کو روکنا سراسر غیر قانونی تھا۔ ۲۱ اکتوبر کے اس تحریری حکمنامہ کے بعد اجتماع ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے۔ کہ جماعت کے انتہائی پُرامن اور تربیتی نوعیت کے اجتماع پر پابندی آئین میں دیئے گئے تحفظات اور بنیادی انسانی حقوق کی صریح اور کھلم کھلا خلاف ورزی ہے اور جماعت کے سرکردہ افراد کی گرفتاری بلاجواز اور غیر قانونی ہونے کے علاوہ شورش پسند عناصر کی پشت پناہی کرنے کے مترادف ہے۔ جماعت کی ان قابل احترام شخصیات کو بلاجواز گرفتار کر کے حراست میں رکھنے سے نہ صرف دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدیوں کی شدید دل آزاری ہوئی ہے۔ بلکہ بین الاقوامی برادری میں پاکستان کے وقار کو بھی زبردست دھچکا لگا ہے۔

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

۸ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ، ۱۰ اخاء ۱۳۶۸ ہش، ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء سہ شنبہ | ۲۳۴

جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین کے دو احمدی احباب کی گرفتاری

دو سال قبل فوت ہونیوالے احمدی کی قبر پر کلمہ لکھا ہونے کا الزام

منڈی بہاؤالدین کی جماعت احمدیہ کے تین افراد پر مقدمہ درج کر کے ان میں سے دو کو اس لئے گرفتار کر لیا گیا کہ دو سال قبل فوت ہونے والے ایک احمدی کی قبر پر جو کتبہ لگا ہوا ہے اس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ مقامی مجسٹریٹ نے درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ گرفتار شدگان میں سے ایک احمدی بزرگ کی عمر ۸۰ سال ہے۔

تفاصیل کے مطابق دو سال قبل منڈی بہاؤالدین میں شیخ طاہر حسین ابن شیخ منور حسین کی قبر پر کتبہ لگایا گیا جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ اس بناء پر جماعت کے تین افراد مکرم مظہر حسین جاوید ابن شیخ منور حسین، مکرم اللہ لوک صاحب آف داسو اور مکرم محمد روشن صاحب آف داسو پر ۶ اکتوبر کو ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کیا گیا اور دو افراد اللہ لوک آف داسو اور محمد روشن آف داسو کو گرفتار کر کے ختم نبوت کے علماء اور پولیس نے یہ کتبہ اکھاڑ لیا۔ شیخ مظہر حسین جاوید صاحب نے عبوری ضمانت قبل از گرفتاری کروالی۔ دونوں کی درخواست ضمانت مجسٹریٹ نے رد کر دی۔ ان میں سے محمد روشن صاحب کی عمر ۸۰ سال ہے

ایک مثبت کاوش

یوں تو ہر کام کا اپنا ایک انداز ہوتا ہے مگر الٰہی جماعتوں کے کام خواہ وہ عبادات سے متعلق ہوں' یا دنیاداری سے اپنا ایک خاص انداز رکھتے ہیں۔ ہم یہاں جس انداز کی بات کرنے چلے ہیں وہ ہے جماعت احمدیہ فرینکفرٹ کے ایک حلقہ کی طرف سے منعقد کردہ سیمینار جس کا عنوان تھا "ہمارے بچے اور ان کا مستقبل"۔ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء کو احمدیہ سینٹر بونامیس میں منعقد ہونے والے اس سیمینار میں حلقہ کے احباب کے علاوہ جماعت کے بعض عہدیداروں کو بھی مدعو کیا گیا تھا تاکہ اس بات پر غور وخوض کیا جائے کہ کس طرح ہم اس معاشرہ میں رہتے ہوئے اپنے بچوں کی صحیح اسلامی رنگ میں تعلیم و تربیت کر سکتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کیسے اس یورپی معاشرہ کے بداثرات سے اپنے بچوں کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے' اس سیمنار کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ نشست اوّل میں ARBEITS-AMT-BERUFBERATER کی طرف سے دو نمائندگان کو مدعو کیا ہوا تھا جنہوں نے احباب کو جرمنی میں نظام تعلیم اور بچوں کو مختلف پیشوں کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ جرمن نمائندگان نے تفصیل سے روشنی ڈالی کہ کس طرح بچہ پرائمری سے ہائی سکول اور پھر کالج میں تعلیم حاصل کر سکتا ہے اور کیسے کوئی پیشہ سیکھ سکتا ہے۔ اور اس مقصد کے لیے کتنی مدّت درکار ہوتی ہے۔

سیمینار کی دوسری نشست نماز عصر کے وقفہ کے بعد دوبارہ شروع ہوئی اس میں بعض صاحب علم اور تجربہ کار احباب کو مختلف عناوین کے تحت مقالہ پڑھنے کے لیئے مدعو کیا گیا تھا۔ مقالہ جات کا مرکزی نقطہ یہی تھا کہ ہمارے بچوں کا مستقبل نیز یہ کہ ہماری بچیاں کیسے اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتی ہیں' اور اگر انہیں بفرض محال نوکریاں کرنی پڑیں تو کون کون سی نوکریاں وہ اسلامی پردے میں رہتے ہوئے کر سکتی ہیں۔

ان صاحبان اور سامعین کے درمیان بعض اہم پہلوؤں پر گفت و شنید بھی ہوئی اور بعض ایسے سوالات بھی سامنے آئے جن کا والدین کے لیئے بچوں کی تربیّت کے سلسلہ میں جاننا فائدے سے خالی نہ تھا۔

اس سیمینار کو وقت کی کمی کی وجہ سے ختم کرنا پڑا، ہمیں امید ہے کہ ایسے نہایت دلچسپ سیمینار آئندہ بھی منعقد ہوتے رہیں گے بلکہ ہماری تو خواہش ہے کہ دیگر جماعتیں بھی اپنے ہاں ایسی نشستوں کا اہتمام کیا کریں جس میں نہ صرف احباب بلکہ خواتین کو بھی مدعو کیا جائے۔

اس سِٹنگ کے بارہ میں اگر غور کیا جائے تو یہ وہی نشست ہے جسے مرکز نے یومِ والدین کا نام دیا ہے اور اس دن کو منانے کے لیئے باقاعدہ مرکزی ہدایات موجود ہیں۔ ہم اپنی تلخ نوائی پر معذرت خواہ ہیں کہ یہاں اوّل تو ہماری تنظیموں نے اسے بھلایا ہوا ہے لیکن اگر کبھی کبھار یہ دِن منایا بھی جاتا ہے تو والدین کی دلچسپی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے

دُوسری بات یہ ہے کہ ایسے علمی مباحث میں ایسے نازک مسائل کو موضوعِ بحث بنا لینا کسی طور پر بھی موزوں نہیں جِن پر خلفاء کے واضح ارشادات موجود ہوں کیوں کہ طے شدہ امور پر کئی آراء کا پیدا ہو جانا کسی طرح بھی سُود مند نہیں' بہرکیف کہنے کا مطلب تو یہی ہے کہ قومیں وہی زندہ رہا کرتی ہیں جو اپنی نسلوں کی حفاظت کرنا جانتی ہوں اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کر سکتی ہوں۔ بچے ایک قیمتی سرمایہ ہیں اور اس سرمایہ کی ذمہ داری سب سے زیادہ والدین پر عائد ہوتی ہے اور اس لحاظ سے یہ (سیمینار) ایک مثبت کاوش ہے۔ تربیت اولاد سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہو گی (باقی صفحہ ۱۸)

ماہنامہ
اخبارِ احمدیہ
مغربی جرمنی

نومبر دسمبر ۸۹ء

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرتِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو

خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو

- ★ خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ
- ★ خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو (ازالہ اوہام)
- ★ نیک عملی اور راستبازی اور تقویٰ میں آگے قدم رکھو۔ خدا ان کو جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ضائع نہیں کرتا۔ (رازِ حقیقت)
- ★ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو (ملفوظات جلد دوم)
- ★ نفسانی جھگڑوں کو دین کا رنگ مت دو، خدا کے لئے ہار اختیار کر لو اور شکست قبول کر لو تاکہ بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ (لیکچر سیالکوٹ)
- ★ آپس میں اخوّت اور محبّت کرو، درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو (ملفوظات جلد اوّل)
- ★ دُعاؤں میں بلا شُبہ تاثیر ہے اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دُعا سے، اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے، اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دُعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ)